اُردو ترجمہ

آٹھواں حصّہ

امراض امعاء (آنتوں کی بیماریاں)

تالیف

ابوبکر محمد بن زکریا رازی

۸۶۵ء-۹۲۵ء

امراض ، اسباب امراض اور معالجات کی
شہرۂ آفاق تالیف "الحاوی الکبیر فی الطب" کا اردو ترجمہ

کتاب الحاوی

موسوم بہ

حاوی کبیر

آٹھواں حصہ
امراض امعاء (آنتوں کی بیماریاں)

تالیف

ابوبکر محمد بن زکریا رازی

۸۶۵ء - ۹۲۵ء

شائع کردہ

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

(محکمہ ہندوستانی طریقہائے علاج وہومیوپیتھی)
وزارت صحت وخاندانی بہبود، حکومت ہند، نئی دہلی

ناشر:

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

۶۱-۶۵-انسٹی ٹیوشنل ایریا جنک پوری،

نئی دہلی- ۱۱۰۰۵۸

:

تعداد اشاعت	:	ایک ہزار
سن اشاعت	:	۲۰۰۰ء
قیمت		روپے

کمپیوزنگ : امجد علی

طابع : علی کارپوریشن آف انڈیا، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

فہرست مضامین

پیش لفظ

ہندوستان میں مشرقی علوم وفنون کی جو اشاعت اور سرپرستی ہوتی رہی ہے وہ تاریخ کا ایک حصہ ہے۔ ان علوم میں طب یونانی بھی شامل ہے جس نے اس ملک کو اپنا مستقل مستقر بنایا۔ آج دنیا میں طب یونانی کی نمائندگی کرنے والا اگر کوئی ملک ہے تو وہ ہندوستان ہے جہاں کے عوام کے مزاج اور طبیعت میں اس فن کے ذریعہ معالجہ سے استفادہ کرنے کا رجحان بدرجہ اتم پایا جاتا ہے اور یہی اس ملک میں طب یونانی کی مقبولیت کا ایک سبب بھی ہے۔

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن، ہندوستان میں طب یونانی کی تحقیق کا ایک ایسا ادارہ ہے جسے اپنے ملک میں تو مرکزیت حاصل ہے ہی لیکن یہ بین الاقوامی شہرت کی حدود کو چھونے لگا ہے۔ علمی تحقیق اس کونسل کے تحقیقی کاموں کا ایک ایسا گوشہ ہے جس کے ذریعہ قدیم طبی ذخائر کو منظر عام پر لانے کا کام انجام دیا جارہا ہے۔ اہم طبی مآخذ کی ترتیب وتدوین اور تراجم کا کام بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اسی ضمن میں اپنے دور کے ایک عظیم قد آور طبیب ابوبکر محمد بن زکریا رازی (۸۶۵۔ ۹۲۵ عیسوی) کی کتاب الابدال' (ترتیب وترجمہ معہ حواشی) اور کتاب المنصوری (اردو ترجمہ) شائع ہو چکی ہیں۔ کتاب الفاخر، (ترتیب وتدوین) کا کام آخری مراحل میں ہے اور کتاب الحاوی (جسے دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدرآباد نے ترتیب وتدوین کے بعد تئیس جلدوں میں شائع کیا تھا) کے اردو ترجمے کا کام جاری ہے۔ سات جلدوں کا ترجمہ شائع کیا جاچکا ہے اور اب آٹھویں جلد کا ترجمہ آپ کے پیش نظر ہے۔

کتاب الحاوی، اتنا عظیم کام ہے جسے دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ اس کتاب کی علمی وعملی حیثیت پوری دنیا میں تسلیم شدہ ہے، مختلف بیماریوں کی جزئیات تک کو بہت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں قدیم اطباء کے حوالے کثرت سے دینے کے باوجود زکریا رازی نے اپنے ذاتی تجربات کو بھی اس میں شامل کیا ہے۔

اس آٹھویں جلد میں جن موضوعات سے بحث کی گئی ہے وہ آنتوں کے امراض، اسباب، علامات اور علاج سے متعلق ہیں۔ چنانچہ قروح امعاء، زحیر، ان کے درمیان فرق، خونی اسہال، آنتوں کا ورم،
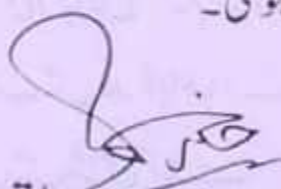
مروڑ، پیچش، قولنج، ایلاؤس، قولنج اور گردہ کی پتھری کے درد کی تشخیص فارقہ، اسہال کبدی اور اسہال معوی کی تشخیص فارقہ، نفخ شکم، ریاحی شکایت وغیرہ پر سیر حاصل گفتگو کرتے ہوئے اسباب، علامات اور علاج کا بیان کیا گیا ہے۔ آنتوں کی بیماریوں کے علاج کے سلسلہ میں حقنہ سے متعلق تفصیلی معلومات فراہم کی گئی ہیں اور حقنہ کے اصول و قوانین اور طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ ان دواؤں کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے جن سے مختلف حالتوں میں حقنہ کیا جانا چاہئے۔ ان حالات و امراض میں استعمال کرائی جانے والی غذائیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

زکریا رازی نے اطباء متقدمین، دیسقوریدوس، جالینوس، روفس، بولس، حنین، ابن ماسویہ وغیرہ کے حوالے کثرت سے دیئے ہیں اسی لئے کہیں کہیں مضامین میں تکرار پائی جاتی ہے جس سے بہر حال استفادے کے بہت سے پہلو سامنے آتے ہیں۔

ترجمہ ایک مشکل فن ہے اور وہ بھی کسی قدیم فنی کتاب کا۔ اس لیے عجب نہیں کہ بعض مقامات پر مترجم سے تسامحات ہوئے ہوں۔

بہر حال آئندہ علمی کام کرنے والوں کے لیے راہیں کھلی ہوئی ہیں کہ وہ اس ترجمے کی بنیاد پر تحقیقی کاموں میں کتنی پیش رفت کرتے ہیں۔ کونسل کی کوشش ہے کہ تئیس جلدوں کے اس ترجمے کا کام جلد مکمل ہو کر سامنے آئے۔ آٹھویں جلد کے ترجمے کی اشاعت کے ساتھ اس پروجیکٹ کا ایک تہائی کام مکمل ہو گیا۔ اب تک کے کام کی پزیرائی ہوئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ بھی اہل علم کی جانب سے ہماری حوصلہ افزائی ہوتی رہے گی۔

مجھے یقین ہے کہ اردو میں منتقل ہونے کے بعد یہ طبی دستاویز، جو ایک انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے، طلباء، اساتذہ، معالجین اور تحقیق کاروں کے لیے بہت مفید ثابت ہو گی۔

(حکیم محمد خالد صدیقی)

ڈائرکٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد اور اس کی آل واولاد پر لاکھوں درود و سلام

پہلا باب

قروح امعاء اور زحیر نیز تمام اسہال دموی کے درمیان فرق، مغص اور ورم امعاء نیز گوشت کی دھوون جیسے اسہال کا بیان۔

مغص۔ کی دو قسمیں ہیں :

1۔ ریحی۔ اس کا علاج دردوں کی بحث اور معدے کی بحث میں دیکھیں جہاں کہ نفخ ان کے درمیان علامت فارقہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

2۔ غیر ریحی۔ اس کے لیے قوانین قروح باطنہ اور نفخ کا بیان دیکھیں۔

بڑی آنتوں کے زخموں میں اکثر حقنہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور پتلی یا چھوٹی آنتوں کے زخموں میں منہ کے ذریعہ و حقنہ دونوں طریقوں سے دوا دینے کی ضرورت ہوتی ہے کیوں کہ اس کی دوری مبرز اور منہ سے برابر ہے۔ (حیلۃ البُر۔ باب چہارم، جالینوس)

قروح امعاء اور ذرب کے مریضوں کے لیے ایسی روٹی تجویز کی جاتی ہے جس کو سرکہ کے ساتھ گوندھ کر پکایا گیا ہو۔ (حیلۃ البُر۔ باب ہشتم)

مریضوں کے لیے نفع بخش اور سہل الحصول یہ ہے کہ انڈا لے کر اسے پانی سرکہ اور سماق میں خوب اچھی طرح ابال کر اس کی زردی مریض کو کھلائی جائے اور ایسے مریضوں کو کم غذا دینا بہتر ہے۔ اگر آنتوں میں شدید چبھن ہو تو بطخ اور مرغ کی چربی سے حقنہ کیا جائے۔ اگر یہ میسر نہ ہو تو بھیڑ کی چربی سے اور اگر یہ بھی میسر نہ ہو سکے تو پھر میٹھا تیل اور مصفی موم لیں۔ (مؤلف)

قروح امعاء کے مریض کو بکری کی چربی کے حقنہ اور قیروطی کے استعمال سے ان کا قرحہ اچھا نہیں ہوتا خصوصا ایسا قرحہ جس میں کچھ عفونت بھی ہو بلکہ اس کے استعمال سے ٹیس، چبھن اور درد سے سکون

ملتا ہے اور اگر بدن شدت درد سے مضمحل و نڈھال ہو چکا ہوتا ہے تو اسے راحت و قوت محسوس ہوتی ہے اور اگر مریض کے اندر قوت و طاقت محسوس ہوتی ہے تو اکثر ہم اس کا قوی علاج بالضد کرتے ہیں جس سے مرض جڑ سے چلا جاتا ہے۔ اگر درد بہت شدید ہو تو مریض کو حقنہ ایسی چیزوں سے کریں جو حد درجہ چبھن پیدا کرنے والی ہوں کیوں کہ اکثر لوگ اپنی جرات و ہمت اور صبر و استقامت کی وجہ سے نسبتاً زیادہ طویل مدت اور محفوظ طریقہ علاج کے مقابلے میں ایسا قومی و شدید علاج پسند کرتے ہیں جس میں کم وقت درکار ہوتا ہے۔ ایک طبیب آنتوں کے زخموں کا علاج بڑے دھڑلے سے کرتا تھا جس سے بڑی جلدی ایک ہی دن میں خاصے لوگوں کو اچھا کر دیتا تھا اور بعض مریضوں کو مار بھی ڈالتا تھا۔ وہ کرتا یہ تھا کہ مریض کو روٹی کے ساتھ پیاز کھلاتا اور پانی کم پینے کی ہدایت کرتا۔ پھر اگلے روز صبح سویرے اٹھا کر مریض کو پانی اور نمک سے حقنہ کر دیتا اس کے بعد قوی درجہ کی دوا سے حقنہ کرتا تھا۔ تو جس مریض کے اندر اس کی قوت برداشت ہوتی وہ تو ایک ہی دن میں مکمل شفایاب ہو جاتا لیکن جس کے اندر اس کو جھیلنے کی طاقت نہ ہوتی اسے تشنج ہو جاتا یا شدت درد سے بدن پر ہلکا پسینہ آکر غشی ہو جاتی اور وہ مر جاتا۔ (بارہواں باب)

اگر آنتوں میں شدید درد اٹھنے کی وجہ سے غشی ہے تو اس کو بکری کی چربی سے حقنہ کریں۔ دفاعی علاج نہ کرو کہ اس کی طاقت جواب دے جائے اور وہ مر جائے۔ ہاں حقنہ کرنے میں جلدی کرو کیوں کہ یہ تعدیل خلط کے ذریعہ بھی فائدہ کرتا ہے۔ جب درد سے سکون ہو جائے اور قوت بحال ہو جائے تب بھی مریض پر نظر رکھو کیوں کہ بسا اوقات درد تو دوبارہ نہیں ہوتا کیوں کہ مادہ وہاں سے نکل چکا ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی عود کر آتا ہے لہٰذا اگر کوئی زخم ہو تو اس کو ٹھیک کرنے کی تدبیر کرو اور مریض کی طاقت کے اعتبار سے علاج کرو۔
(مؤلف)

اگر اسہال کے ساتھ آنتوں کا کچھ حصہ باہر نکل آئے جس کا عرض چھوٹی آنتوں سے زیادہ ہو تو امکان ہے کہ وہ موٹی آنتوں کا حصہ ہو۔ ایک مریض کی آنتوں میں چبھن کی شکایت تھی۔ وہ کافی دیر تک کے لیے رفع حاجت کو جاتا تو فاسد رطوبات کے ساتھ براز خارج ہوتا۔ یہ شکایت اس کو سقمونیا استعمال کرنے کے بعد ہوتی تھی تو میں نے سمجھا کہ اس کی بالائی آنتوں کو سقمونیا نے نقصان پہنچایا ہے۔ چنانچہ میں نے اسے قابض اشیاء کے کھانے کا مشورہ دیا تو اس کی شکایت دور ہو گئی اور اگر اس وقت وہ لذع محسوس کرتا اور رفع حاجت کے لیے اٹھ کھڑا ہوتا تو میں سمجھتا کہ مرض زیریں آنت میں ہے۔ (آلا عضاء الالمہ)

زخم بالائی آنتوں میں ہے یا زیریں میں اس کا اندازہ آنوں (خراطہ) سے کیا جائے۔ زیریں آنتوں میں زخم موجود ہونے کی صورت میں چھلکے بڑے اور موٹے ہوتے ہیں اور بالائی آنتوں میں زخم ہو تو چھلکے چھوٹے اور

پتلے۔ اگر مریض کو رفع حاجت کی ضرورت درد کے کچھ دیر بعد معلوم ہو تو مرض کو بالائی آنتوں کے اندر سمجھا جائے اور اگر براز کسی چیز کی ملاوٹ کے بغیر ہو اور آنوں، خون اور درد مقعد کے قریب اس مقدار میں ہو جتنی کہ براز کی آنوں سے اختلاط میں ہوتا ہے تو تشخیص یقینی ہے کہ زخم اوپر کہیں ہے اور براز کے بہت زیادہ مل کر آنے سے آنتوں کے بالائی حصے میں زخم کی تشخیص ہوتی ہے۔

امراض کبد سے ہونے والے قروح امعاء کی تدبیر :

براز میں خون خارج ہونے سے ہمیشہ آنتوں کے زخم نہیں سمجھنے چاہئیں بلکہ دیکھنا چاہئے کہ خون کس طرح کا ہے، اعراض لازمہ پر غور کرنا چاہئے اور ماؤف اعضاء کا پتہ کرنا چاہئے کیونکہ کبھی کبھی ضعف کبد میں بھی تازہ ذبیحہ کے گوشت کے پانی جیسا دست ہوتا ہے۔ لہٰذا جب تم خونی دست دیکھو تو اول جگر اور تلی کی کیفیت پر توجہ کرو اور پتہ کرو کہ مریض کا کوئی عضو تو نہیں کٹ گیا ہے مثلاً ہاتھ یا پیر کیوں کہ بہت سے لوگوں کا جب کوئی عضو یا ان کے ہاتھ کٹ جاتے ہیں تو وہ خون جس کو یہ اعضاء بہ طور غذا لیتے تھے فضلہ بن کر جسم سے خارج ہوتا ہے۔ رہا بواسیر وغیرہ میں خونی دست کا معاملہ تو مجھے اس سلسلے میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ امراض جگر میں اسہال دموی کی چند صورتیں ہیں جن کے لیے 'باب الکبد' اور 'الاعضاء الآلمہ' کے پانچویں مقالے کا وہ حصہ پڑھو جس میں آخر تک جگر کی بیماریوں کا ذکر ہے اور رہا وہ خون جس کو طبیعت شدید جسمانی طاقت وصحت اور امتلاء کی وجہ سے جسم سے دفع کرتی ہے وہ اچھا خون ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ کسی طرح کا کوئی درد نہیں ہوتا۔ (پانچواں مقالہ۔ الاعضاء الآلمہ)

امراض طحال میں اسہال دموی :

کبھی کبھی تلی خون کو ایسا فضلہ بنا کر بدن سے خارج کرتی ہے جو بالکل سیاہ دردی ہوتا ہے اور بغیر درد کے خارج ہوتا ہے۔ یہ جسم کا زائد خون ہوتا ہے۔ (چھٹا مقالہ)

جب کبھی بھی جسم سے خون خارج ہو اعضاء کی کیفیت دیکھ لینی چاہئے کہ آیا درد کے ساتھ خارج ہو رہا ہے یا بغیر درد کے۔ خون کی کمیت اور کیفیت کیا ہے۔ شکم کا کوئی عضو علیل تو نہیں ہے اور مریض کی ماضی کی روداد بھی معلوم کر لینی چاہئے۔ تاکہ تشخیص میں کوئی غلطی نہ ہو سکے۔ (مؤلف)

قروح امعاء وکبد کی تفصیل :

یہ جاننا ضروری ہے کہ قروح امعاء میں ہونے والا دموی اسہال دفعتہً نہیں ہوتا جیسا کہ دوسری جگہوں پر ہوتا ہے اور مرض کے شروع میں حد درجہ لذع وچبھن کے ساتھ صفراوی اسہال ہوتا ہے اس کے بعد آنتوں

آنے کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد آنتوں سے آنوں اور چھیچھڑے سے خارج ہوتے ہیں پھر اس کے بعد آنوں و چھیچھڑے کے ساتھ تھوڑی مقدار میں خون خارج ہوتا ہے۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب زخم مستحکم ہو چکا ہوتا ہے۔ اگر چھیچھڑوں کے ساتھ پتلی چربی جیسی کوئی چیز خارج ہو تو اس کا مطلب ہے کہ زخم موٹی آنتوں میں ہے اگر آنوں اور فضلہ کے ساتھ خون خارج ہوتی ہے تو خون اور آنوں کی نوعیت دیکھ کر پتہ کیا جائے۔ یعنی اگر خون فضلہ سے بہت زیادہ مل کر آرہا ہو اور رہندھا ہوا آرہا ہو تو اس کا مطلب ہے کہ زخم بالائی آنتوں میں موجود ہے اور اگر خون سیال تازہ ہو اور براز سے مل کر نہ آئے تو زخم زیریں آنتوں میں مانا جائے۔ اسی طرح آنوں کو دیکھا جائے کہ آیا یہ براز سے خوب ملی ہوئی آرہی ہے یا نہیں۔ اس کا حساب سے علاج معالجہ کیا جائے۔ اسی طرح اگر اسہال میں زخم کے چھیچھڑے خارج ہوں اور بڑے ہوں اور فضلات سے ملے ہوئے آئیں تو انہیں بڑی آنتوں کا سمجھا جائے اور اگر زخم بالائی آنت میں ہو تو دوا کو منہ کے راستے استعمال کرنا مفید ہے اور زیریں آنت میں ہو تو حقنہ کرنا مفید ہے اور اگر درمیان میں ہو تو دونوں ہی طریقہ علاج مفید ثابت ہوتے ہیں۔

اسہال، قروح امعاء اور درد جگر کے درمیان فرق :

کبدی دموی اسہال اور معوی دموی اسہال کے درمیان فرق یہ ہے کہ جگر کی کسی علت سے ہونے والا دموی اسہال زمانہ ابتداء میں گوشت کی دھوون جیسا ہوتا ہے اور زمانہ تزاید میں اسہال کے ساتھ شراب کے تلچھٹ جیسا غلیظ مادہ خارج ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ آنوں کی جنس کی کوئی چیز نہیں نکلتی۔ کبدی اسہال کے کئی درجات اور مراحل ہوتے ہیں جس میں دو تین روز رک کر پھر دوبارہ ہوتا ہے اور پہلے سے زیادہ بدبودار اور گاڑھا ہوتا ہے۔ ایسا کچھ قروح امعاء کی صورت میں نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ قروح امعاء میں خون کثیر مقدار میں دفعۃً خارج ہوتا ہے اور اس کا اسہال دوروں اور باریوں سے نہیں ہوتا۔

زحیر کا معاملہ یہ ہے کہ وہ زخم جو معاء مستقیم کے اندر ہوتے ہیں اور جن کو زحیر کہا جاتا ہے اس میں شدید زور لگانا اور اینٹھا پڑتا ہے اور ہر گھڑی مریض کو رفع حاجت کے لیے جانے کی خواہش ہوتی ہے لیکن سوائے تھوڑی سی چیز کے علاوہ کچھ نہیں نکلتا۔ شروع شروع میں یہ رقیق ہوتا ہے لیکن کچھ عرصہ گزر جانے پر آنوں جیسی کوئی چیز نکلتی ہے اور جو کچھ بھی نکلتا ہے، براز میں ملا ہوا نہیں ہوتا۔ بعض لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ زیادہ زور لگانے اور اینٹھنے پر پتھری خارج ہوتی ہے حالانکہ میں نے ایسا نہ کبھی دیکھا اور نہ ہی کسی انسان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اس نے ایسا کچھ خارج ہوتے دیکھا ہے۔ (جوامع الاعضاء الآلمہ)

اغشیہ کی مانند بڑے اور چھوٹے آنوں کے ٹکڑوں کا خارج ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ مرض موٹی

آنتوں میں ہے اور بھوسی کی مانند پتلے اور چھوٹے آنوں کے ٹکڑوں کا خارج ہونا چھوٹی آنتوں میں مرض کی دلیل ہے۔(جوامع الاعضاء الآلمہ)

زحیریا تو بہت زیادہ ٹھنڈک لگ جانے سے ہوتی ہے دوم یا جرم امعاء کو صفراء سے خراش پہنچنے کی باعث۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے مراد مروڑ ہے۔(مؤلف)

اسہال دموی کبدی دو طرح کا ہو سکتا ہے یا تو تازہ ذبیحہ کے گوشت کی دھوون کے مانند اور یا کسی تلچھٹ کی مانند۔ ایسا جگر کے اندر خون کے زیادہ دیر تک رکے رہنے اور نیچے اترنے اور وہاں سے آگے جاری ہونے میں دقت ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ وہ خون وہاں جل کر سیاہ ہو جاتا ہے اور لوگ اسے مرۂ سودا سمجھ لیتے ہیں جب کہ اس میں سوداء کی رمق نہیں ہوتی۔ کبھی کبھی ایسے میں آنتوں کے زخم کا شبہہ ہو جاتا ہے کیوں کہ یہاں بھی اسی طرح آنتوں میں چبھن محسوس ہوتی ہے جیسے کہ قروح امعاء میں، کیوں کہ یہ خون جلا ہوا گرم ہوتا ہے۔ کہا گیا ہے کہ اسہال دموی چار طرح کا ہوتا ہے۔

1۔وہ خون جو متعین باریوں اور دوروں سے خارج ہوتا ہے اور جوان لوگوں کو عارض ہوتا ہے جن کا کوئی عضو کٹ گیا ہو اور جس نے ورزش وغیرہ کرنا ترک کر دیا ہو۔

2۔گوشت کی دھوون کے مشابہہ خون۔

3۔خون کے تلچھٹ جیسا خون جس میں کسی قدر چمک ہو، ان تینوں شکلوں میں خون کثیر مقدار میں اور دفعۃً خارج ہوتا ہے۔

4۔وہ خون جو قروح امعاء کی صورت میں خارج ہوتا ہے۔ یہ تھوڑا تھوڑا اور وقفہ وقفہ سے خارج ہوتا ہے۔ یہ کبھی تو خالص خون ہوتا ہے اور کبھی لوتھڑے کی مانند ہوتا ہے اور کبھی پیپ آمیز ہوتا ہے اور اس سے زخموں کے قشور اور اجسام غشائیہ ملے ہوتے ہیں۔ یہ آنتوں کے حصے ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی براز کے بعد خون کے چند قطرے خارج ہوتے ہیں۔ جگر کے امراض میں خون کا سودا کی طرح اور تازہ گوشت کی دھوون کے مانند ہو جانے کا سبب ہم نے 'باب الکبد' میں ذکر کر دیا ہے۔ دردی دموی اسہال کے ساتھ مرض سل ہو جاتا ہے کیوں کہ دردی یا تلچھٹ کی مانند ہو جانے والا خون آگے جاری نہیں ہو پاتا لیکن اس کے ساتھ ضعف کبد کی علامتیں موجود نہیں ہوتیں اور جب گوشت کی دھوون جیسا خون خارج ہوتا ہے تو ضعف کبد کی علامات موجود ہوتی ہیں جس کا ذکر انشاء اللہ ہم آئندہ کریں گے۔(العلل والامراض)

سیاہ خونی اسہال کے علاج میں سدے کھولے جائیں تاکہ خون جاری ہو سکے اور جب گوشت کی دھوون جیسا اسہال ہو تو جگر کو گرمی پہنچانے کی تدبیر کی جائے کیوں کہ ان دونوں کا تعلق آنتوں کے زخموں سے نہیں ہے۔ رہے

قروح اور باریوں سے آنے والے اسہال دموی تو یہ ظاہر ہیں۔(مقالہ ششم العلل والاعراض)

یہ اسہال دموی مرہ سوداء سے مشابہ ہوتے ہیں اور مرہ سوداء سے ہونے والے آنتوں کے زخم مہلک ہوتے ہیں لہذا ان دونوں کے درمیان تفریق درد و تکلیف سے کی جائے اگر کسی پرانے مرض کبد کی صورت میں یہ شکایت ہو اور بخار بھی رہتا ہو اور اگر اس خون میں حدت اور چپک ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سوداء نہیں ہے۔(مؤلف)

رباز حیر کا معاملہ تو یہ معاء مستقیم کا زخم ہے اور یہ آنتوں کے زخموں میں سب سے زیادہ شدید ہوتا ہے۔
اسہال دموی کی ایک صورت اور ہوتی ہے جو ذوبان کبد کے نتیجہ میں عارض ہوتی ہے۔اس میں اسہال دموی پیپ جیسا ہوتا ہے ایسا جگر میں کسی علت کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ ذوبان اخلاط، رقت اخلاط اور گوشت کے گھل جانے اور اس کے ذوبان کی وجہ سے ہوتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ جسم تو کمزور ہو جاتا ہے لیکن جگر کمزور نہیں ہوتا۔
جس کسی کو پیچش کی شکایت ہو جائے اور اس کو ملین دوا استعمال کرانے کی ضرورت پڑ جائے تو تخم خطمی کا لعاب، تخم اسپغول مغشٰی کے ساتھ پلایا جائے۔(ابن ماسویہ)

وہ قرص اور دوائیں جن کا ذکر ہم نے کہیں نفث الدم کی بحث میں کیا ہے۔ان میں سے کچھ قابض مقوی مخدر اور لطیف درجہ کی گرم دواؤں کو تحریر کر رہے ہیں۔قروح امعاء میں استعمال کی جائیں بہت مفید ہیں۔(المیامر)

اسہال دموی اور قروح امعاء کے لیے بہترین قرص :

زر گل، طراثیث، گلنار، طباشیر، گل مختوم، صمغ عربی، کندر، بزرالبنج، افیون یہ سب دوائیں لے کر حسب دستور عصارہ بارتنگ میں گوندھ لی جائیں اور سات سات گرام کے برابر ٹکیاں بنا کر ایک ایک ٹکیہ استعمال کی جائے۔بہت جلد خونی دستوں کو روکتی ہے۔مزید تفصیل کے لیے المیامر کا ساتواں باب دیکھیں۔
اس میں قروح امعاء کے لیے مفید ٹکیوں اور مخدر و قابض اور کچھ موقعوں پر ادرار بول کرنے والی اشیاء کا ذکر موجود ہے۔افیون کے استعمال سے زحیر کے درد اور آنتوں کے زخموں میں سکون پہنچتا ہے۔

قرص برائے قروح امعاء :

بزرالورد، افیون، اقاقیا، صمغ گلنار، طراثیث ایک ایک جزء، بارتنگ اس کے ہم وزن۔رسوت اس کے ہم وزن۔سب کو لے کر حسب دستور ساڑھے چار گرام کے برابر قرص تیار کی جائے(المیامر)

جالینوس کے بقول خودان کے معمول مطب کی ایک دوا :

مازو، مائیں خورد، افیون ہموزن لے کران میں سے سوادو گرام کے برابر استعمال کریں۔

ایک دوسری دواکا نسخہ جو معلق کے نام سے جانی جاتی ہے :

قاقیا 25 جز، اجوائن خراسانی دس جز، سماق نوے جز، کندر ایک جز سب کو کوٹ پیس کر کسی قابض مشروب کی مدد سے قرص بنالی جائے۔

آنت کے زخموں کے لیے ایک بہترین معجون :

قاقیا، جھاؤ، زعفران، افیون، میعہ سب کو لے کر شہد میں معجون بنالی جائے۔اس کی مقدار خوراک تین گرام ہے۔

ایک ہی خوراک میں اسہال روکنے والی عجیب الاثر قرص :

انڈوں کے جلائے ہوئے چھلکے 15 حصہ، حب الآس 25 حصہ، افیون، عفص دس دس حصہ، ریش برگد کا عصارہ، بیخ یبروج بارہ حصہ، گل مختوم اور کندر دس دس حصہ، تخم کرفس دس حصہ، اجوائن خراسانی دس حصہ، قاقیا پانچ حصہ سب کو جوشاندہ سماق میں ملالیں اور مریض کو پانی کے ہمراہ یا کالی قابض شراب کے ساتھ پلایا جائے۔

قرص زرانیخ برائے حقنہ :

کاغذ سوختہ، پھٹکری، زرنیخ سرخ، انگور کارس، تانبہ کا میل، زعفران، افیون، بغیر بجھا چونا سب کو لے کر جوشاندہ حب الآس میں گوندھ کر قرص بنالی جائے اور پھر اس میں سے ساڑھے تیرہ ماشہ کے برابر لے کر عصارہ بارتنگ کے ہمراہ حقنہ کیا جائے۔

چونا، رال، قاقیا اور مازو لے کر سرکہ میں چند دنوں تک کے لیے رکھ چھوڑا جائے پھر اس سے قرص بنائی جائے اور پھر اس سے آب بارتنگ یا ماء العسل کے ہمراہ حقنہ کیا جائے یہ مقدار ایک خوراک بھر ہے۔(مؤلف)

اقراص زرانیخ کو استعمال کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ اسے چندروز کے لیے انگور کے ذخیرہ کی تہہ میں دفن کر دیا جائے تاکہ اس کی قوت حال رہے، ختم نہ ہو۔

خلفہ اور قروح امعاء کو ایک گھنٹہ کے اندر ختم کرنے والی گولی :

مازو خام چار جزء، افیون دو جزء، نانخواہ ایک جزء، تخم کرفس کو ہی سب کو لے کر چنے کے برابر گولی بنالی

جائے اور بوقت ضرورت استعمال کی جائے۔

خلفہ اور قروح امعاء میں پیٹ پر طلا کرنے کا نسخہ :

قاقیا، طراثیث، افیون، تخم کرفس سب کو لے کر حسب دستور قرص تیار کر لی جائے اور بوقت ضرورت جو شاندۂ انگور میں حل کر کے اس سے طلاء کیا جائے۔

اکثر لوگ متعفن قروح امعاء کی صورت میں نمک کے پانی سے حقنہ کرتے ہیں جس طرح کہ اس سے خارجا زخموں کو دھوتے ہیں۔ جب اس کی صفائی ہو جاتی ہے اور اس سے مادے نکل جاتے ہیں اور زخموں کی عفونت ختم ہو جانے کا اندازہ ہو جاتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ پھر اسی عمل کو دہراتے ہیں اور عفونت کی اصلاح کرنے والے حقنے کرتے ہیں اور کبھی کبھی نمک کے پانی کے ساتھ آنتوں کے بڑے بڑے قشور خارج ہوتے ہیں۔ (الاخلاط الاولیٰ)

یہ طریقہ حقنہ زرنیخ کا بدل ہے کیوں کہ یہ زخموں کو صاف کرتا ہے پھر حسب دستور مجففات اور مقویات سے حقنہ کیا جائے۔ (مؤلف)

مغص اس صورت کا نام ہے جس میں بغیر کچھ خارج ہوئے آنتوں میں چبھن اور ٹیس اٹھتی ہے اور تمام مفسرین کتب کا بقراط کے کلام کے باب میں کہنا ہے کہ مغص اگر ناف کے نیچے ہو تو شفایابی بہت آسانی ہے اور اگر ناف کے اوپر اور چھوٹی آنتوں میں ہو تو بہت مشکل ہے۔ (جالینوس)

یہ بات محل نظر ہے کیونکہ زحیر اور قولنج میں شدید درد ہوتا ہے اور دست نہیں ہوتے۔ (جالینوس)

جالینوس نے یہ بات محض مغص کے اشتراک کی وجہ سے ان لوگوں پر آشکارا کرنی چاہی ہے، حالانکہ قولنج کے درد اور مغص کے درمیان بہت فرق ہے اسی طرح درد قولنج اور زحیر کے درمیان بھی فرق ہے اور وہ یہ کہ زحیر اجابت کے لیے زور لگانے یا اینٹھنے کا نام ہے اور قولنج اس درد کا نام ہے جس کے ساتھ براز نہیں خارج ہوتا۔ رہا مغص تو یہ وہ ریاح ہے جو رطوبت کے ساتھ مل کر گھومتی ہے جس سے مریض کو اجابت کا وہم ہوتا ہے لیکن کچھ خارج نہیں ہوتا یا خارج بھی ہوتا ہے تو اندازے سے بہت کم۔ (مؤلف)

مغص شدید لذع و چبھن اور آنتوں کے اندر غلیظ ریاح کے بند ہو جانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (الفصول)

ضروری ہے کہ اس کے اگلے پچھلے اسباب پر غور کر لیا جائے کیوں کہ اگر مغص کسی گرم مادے سے عارض ہوا ہے تو گرم دواؤں کے استعمال سے مریض کو سخت نقصان ہوگا اور ادویہ ماسکہ جیسے مرغی کی چربی

اور چربیلے شوربے کی ضرورت پڑے گی۔ ایسا اکثر اسہال وغیرہ کے بعد ہوتا ہے اور دوسرے تخمہ وامتلاء کے بعد غلیظ ریاح کی وجہ سے مغص ہوتا ہے۔ (مؤلف)

اسہال دموی کی شروعات اگر مرہ سوداء سے ہو تو یہ مہلک ثابت ہوتی ہے۔ (بقراط)

زیادہ تر اسہال دموی جو صفراء کی وجہ سے ہوتا ہے کیوں کہ یہ آنتوں میں کثرت سے گزرنے کی وجہ سے آنتوں کو چھیل دیتا ہے لیکن اکثر وبیشتر یہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔ رہا وہ سحج وخراش جس کی ابتداء مرہ سوداء سے ہوئی ہو وہ اچھا نہیں ہوتا کیوں کہ یہاں سرطان یا کینسر ہونے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں اور جب جسم کے ظاہری حصے پر کینسر کا ٹھیک ہونا مشکل ہوتا ہے تو اندرونی کینسر کا ٹھیک ہونا بدرجہ اولیٰ مشکل ہو گا کیوں کہ یہاں تک دوا کا اثر بھی نہیں پہنچ پاتا اور ان پر سے فضلات بھی برابر گزرتے رہتے ہیں اور اگر قروح امعاء کی صورت میں کچھ ٹکڑے خارج ہوں تو سمجھنا چاہئے کہ مرض مہلک ہے۔ قروح امعاء کے درجہ ابتداء و درجہ تزاید میں کچھ شحمی اجسام خارج ہوتے ہیں پھر اس کے بعد اگر اسہال بند نہ ہوں تو شحمی اجسام اور آتوں خارج ہوتے ہیں۔ یہ آتوں آنتوں کی اندرونی سطح کی ہی کوئی چیز ہوتی ہے۔ پھر اس کے بعد خاص جوہر امعاء سے کوئی چیز علاحدہ ہو کر خارج ہوتی ہے اس وقت تک قرحہ جاری ہو چکا ہوتا ہے۔ پس اگر براز میں جوہر امعاء سے ایسی کوئی بڑی چیز خارج ہو جسے گوشت کا ٹکڑا کہا جاسکتا ہو تو اس زخم کا بھرنا، مندمل ہونا اور اچھا ہو جانا ممکن نہیں ہے۔ (جالینوس)

مروڑ کی شکایت دو اسباب سے ہو سکتی ہے یا تو کثیر مقدار میں پیٹ کے اندر ریاح بند ہو جانے اور نکلنے کا راستہ نہ پائے یا تو خلط لذاع ہو۔ (حیلۃ البرء)

مروڑ کا پہلا سبب نفاخ ماکولات ومشروبات سے پیٹ بھر لینے، زیادہ سکون وآرام اور کم چلنے پھرنے کی وجہ سے عارض ہوتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اس کے برعکس تدابیر اختیار کی جائیں۔ (مؤلف)

مزمن اسہال دموی میں کھانے سے رک جانا خطرناک ہے اس کے ساتھ اگر حمی کی بھی شکایت ہو تو اور بھی زیادہ خطرناک ہے۔ (حیلۃ البرء)

سحج امعاء پہلے پہل اس خلط حاد کی وجہ سے ہوتا ہے جو اس وقت آنتوں میں سے ہو کے گزرتا ہے اور یہ آنت کے بیرون میں ہوتا ہے پھر کچھ عرصہ بعد اس کی گہرائی بڑھ جاتی ہے اور اکثر اس میں عفونت ہو جاتی ہے تب آنتوں سے مشارکت رکھنے کی وجہ سے معدہ بھی الم وتکلیف محسوس کرتا ہے اور اسے ہضم غذا کے فعل میں ضرر لاحق ہوتا ہے۔ پھر مرض آگے بڑھ کر فم معدہ تک پہنچ جاتا ہے کیوں کہ فم معدہ معدہ سے

مشارکت رکھتا ہے۔ اس حالت میں مریض کی بھوک مر جاتی ہے کیوں کہ جگر سے معدہ میں ایسے فضلات پہنچتے ہیں جن کے بارے میں ہم نے کہا ہے کہ وہ آنتوں کو چھیل کر خراش پیدا کر دیتے ہیں اور معدہ وفم معدہ کے اندر پہنچ جاتے ہیں خصوصاً اس وقت جب کہ وہ صفراوی ہوں۔ (جالینوس)

بعض اوقات تیج امعاء کا سبب بلغم مالح ہوا کرتا ہے جس سے بھوک مر جاتی ہے۔ اگر ایسا طویل اسہال دموی کے بعد عارض ہو تو یہ ثانوی طور پر بھوک کے مر جانے کی دلیل ہے۔ اگر اس کے ساتھ حمی بھی عارض ہو تو دو چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ہو سکتی ہے اور وہ یہ کہ یا تو آنتوں میں عفونت ہو گئی ہے یا کوئی بڑا ورم لاحق ہو گیا ہے۔ ایسے میں مریض خطرے کے باہر نہیں ہوتا۔ (مؤلف)

خالص صفراء کے انصباب کی وجہ سے اسہال دموی کا عارض ہونا خطرناک ہے کیوں کہ خالص صفراء جس کے ساتھ دوسری رطوبتیں شامل نہ ہوں۔ بہت تیز ہوتا ہے۔ (حیلۃ البرء)

اسہال دموی کی ایک قسم اور ہے جو قروح امعاء کی وجہ سے نہیں بلکہ جسم میں کثرت خون کی وجہ سے عارض ہوتی ہے اس صنف میں طبیعت فاضل خون کو جسم سے آنتوں کی جانب دفع کرتی ہے جیسے مرض بواسیر میں اور عورتوں میں رحم کی جانب طبیعت فاضل خون کو دفع کرتی ہے۔ (طبیعۃ الانسان)

اسہال دموی کی اس قسم میں مریض کو کوئی درد نہیں ہوتا بلکہ جسم پر امتلاء کی علامتیں واضح ہوتی ہیں اس کا علاج فصد کرنا ہے۔ (مؤلف)

میں نے اکثر لوگوں کو دیکھا جن کی سخت ورزش اور اعمال و حرکات کی عادتیں چھوٹ گئی تھیں، ان کے پیٹ سے بہت زیادہ دموی مادے اور لیسدار رطوبات بول و براز کے ساتھ خارج ہوئیں۔ (طبیعۃ الانسان، جالینوس)

قروح امعاء کی شکایت میں بائیں کان کے پیچھے مٹر کے دانے کے مانند کالی پھنسی کا نکل آنا اور اس کے ساتھ شدید پیاس کا لگنا مریض کے بیس دنوں کے اندر اندر مر جانے کی علامت ہے۔ اس سے شفایابی ناممکن ہے الا یہ کہ مشیت ایزدی کچھ اور ہو۔ (الموت السریع)

بواب میں ورم لاحق ہو جانے کی صورت میں دائیں جانب شدید درد ہوتا ہے اور اجابت بہت دیر میں اور شدید اپھارہ کے بعد ہوتی ہے اور قولون صائم میں ورم لاحق ہو جانے کی صورت میں درد بائیں جانب ہوتا ہے اور اجابت دیر میں ہوتی ہے اور چونکہ ورم قولون کے مریض کو بائیں جانب تلی اور پشت کی جانب درد ہوتا ہے تو اطباء یہ سمجھ لیتے ہیں کہ یہ درد طحال یا جگر یا گردے یا پشت میں ہے۔ ایسی حالت میں شدید پیاس کی

شکایت ہوتی ہے، بھوک کم ہو جاتی ہے، ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں، پسینے کی کثرت، قبض، درد سر، قراقر اور قے ہوتی ہے۔ غشاء مستوی کے ورم میں مریض کو رفع حاجت کے وقت شدید درد ہوتا ہے اور پشت میں گرانی، غشی اور عسر بول کی شکایت ہوتی ہے اور اگر حقنہ کیا جائے تو شدید درد ہو کر صرف تنہا حقنہ کی دوا خارج ہو جاتی ہے اور آنتوں میں غلیظ مادہ رک جائے تو مریض کو لرزہ، حمیات مختلفہ اور احتباس بول اور درد عارض ہوتا ہے، اسہال معوی کئی طرح کا ہوتا ہے۔ پہلی چیز خون ہے جو خارج ہوتی ہے پھر اس کے بعد بدبو دار پاخانے ہوتے ہیں اور جب معاملہ بڑھ جاتی ہے تو اسہال تلچھٹ سے مشابہ یعنی بدبو دار سوداوی خون خارج ہوتا ہے اور جب درد شدت کا ہوتا ہے تو بھوک زائل ہو جاتی اور پیاس بڑھ جاتا ہے۔ حمی حادہ اور شدید کرب و بے چینی عارض ہوتا ہے اور کبھی کبھی قراقر شکم، تناؤ، تمدد، اینٹھن، عسر بول، غثیان اور شراسیف میں نفخ کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور زبان خشک ہو جاتی ہے، رنگت بدل جاتی ہے اور جسم لاغر و کمزور ہو جاتا ہے۔ (کتاب العلامات)

زحیر کی علامت یہ ہے کہ مخاطی شے خارج ہوتی ہے اور مقعد کے مقام پر شدید درد کے ساتھ لذع و سوزش اور بار بار اجابت کی حاجت ہوتی ہے اور پشت میں تمدد و کھنچاؤ ہوتا ہے۔ گندے بدبو دار قرحہ امعاء میں حرارت سب سے کم ہوتی ہے اور دست تلچھٹ کی مانند بدبو دار ہوتے ہیں اور دستوں کے جاری ہونے سے بیماری میں افاقہ نہیں ہوتا اور اگر قرحہ امعاء صاف ہو تو درد زیادہ تیز ہوتا ہے کیوں کہ صاف جراحت میں حس زیادہ موجود ہوتی ہے یہاں دستوں کے جاری ہونے میں بیماری میں افاقہ ہوتا ہے اور بخار انتہائی تیز ہوتا ہے۔ آنتوں کا گندہ بدبو دار زخم بڑی مشکل سے جاتا ہے اور آنتوں میں گوشت خورہ آکلہ جیسے زخم کی صورت میں رفع حاجت کے وقت شدید درد ہوتا ہے اور بار بار خلفہ ہوتا ہے۔ یہ خلفہ تلچھٹ کی مانند کالے رنگ کا ہوتا ہے اور گوشت جیسا یا گوشت کی دھوون جیسا اور بدبو دار نہایت گدلا ہوتا ہے ان دونوں صورتوں میں تیز حقنہ کرنا مناسب ہوتا ہے عفن اور آکلہ کے درمیان فرق کر لینا ضروری ہے۔ (کتاب العلامات)

آنتوں کے زخموں میں عارض ہونے والے شدید درد اور لذع کے لیے جو مقشر اور خشخاش کو لے کر پانی میں اس قدر پکایا جائے کہ دودھ جیسا ہو جائے پھر اس میں افیون اور روغن گل خام شامل کر کے حقنہ کیا جائے۔ اچھا کام کرتا ہے، درد میں سکون بخشتا ہے اور اسہال رک جاتے ہیں۔ آنتوں سے اگر خراب مادے خارج ہوں تو بہت جلد نمک درانی اور پانی سے حقنہ کیا جائے اس سے اگر فائدہ نہ ہو اور اگر مادہ سوداوی ہو اور دست تلچھٹ کی طرح ہوں تو نمک درانی ایک حصہ، شوکہ مصریہ تین حصہ اور کنگی سیاہ دو حصہ لے کر پہلے شوکہ اور کنگی کو جوش دیں پھر اس میں نمک کو شامل کر کے اس سے حقنہ کیا جائے اور خون کا رنگ اگر گدلا

ہو تو یہ حقنہ استعمال کیا جائے اور اگر مادے کی عفونت اور ردائت کی وجہ سے اسہال کا سلسلہ زیادہ دنوں تک قائم رہ جائے تو بھی یہ حقنہ استعمال کیا جائے جب اسہال میں کمی آجائے اور اس کا رنگ بدل جائے تو اسے چھوڑ کر شربت آس اور اقاقیا جیسی قابض دواؤں کا استعمال شروع کر دیا جائے۔ اگر کچھ حدت کی ضرورت محسوس ہو تو اس کے ساتھ کاغذ سوختہ شامل کر لیا جائے اور قرص اندرون وباسیرن سے حقنہ کیا جائے کیوں کہ یہ چیزیں آنتوں کے زخموں کو ٹھیک کرتی ہیں اور اس خون کو جو جگر سے آتا ہے، روکتی ہیں۔ جگر سے خون آنے سے جسم کمزور ہو جاتا ہے اور جسمانی رنگت بدل جاتی ہے اور بھوک کم لگتی ہے اور ظاہر جسم پر بھی کمزوری آجاتی ہے کیوں کہ یہ مادے اخلاط کا کچھ حصہ بنتے ہیں۔ گرم روغنیات وغیرہ کے استعمال سے خلفہ میں افاقہ ہوتا ہے۔ کھانے میں بارد اور قابض چیزیں استعمال کی جائیں کیوں کہ ایسی چیزیں خلفہ کو دور کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ (کتاب الحُمّیٰ)

آنتوں کے زخموں کو سکھانے کی تدابیر اگر جلدی نہ اختیار کی جائیں تو ان میں حرارت ور طوبت کی وجہ سے بہت جلد عفونت لاحق ہو جاتی ہے۔ (اختصار حیلۃ البرء)

تیزی سے پھیلنے والے آنتوں کے زخم کا علاج اس طرح کیا جاسکتا ہے کہ پہلے حسب دستور مریض کو تیز ماء العسل سے کئی بار حقنہ کیا جائے تاکہ زخم صاف ہو جائیں پھر نمک کے پانی سے حقنہ کیا جائے پھر اس کے بعد بار تنگ میں گل مختوم شامل کر کے حقنہ کیا جائے اور اس میں سے کچھ لے کر اس میں خوب زیادہ پانی میں ملے ہوئے سرکہ کے ساتھ پلایا جائے۔ (ادویہ مفردہ)

اسہال دموی کو جب ایک لمبا عرصہ ہو جاتا ہے تو اس سے بدبودار شے خارج ہوتی ہے لیکن مرض زحیر میں ایسی کوئی بدبو والی شے نہیں خارج ہوتی، کیوں کہ اس کا زخم مقعد سے قریب ہوتا ہے اور اسہال دموی کی صورت میں زخم مقعد سے اوپر دور ہوتا ہے۔ (ابیذیمیا)

مرض زحیر اکثر بلغمی مزاج والوں کو عارض ہوتا ہے کیوں کہ تحدر اس بلغم عفن کی وجہ سے ہوتا ہے جو روزانہ جا جا کر معاء مستقیم میں عفونت پاتا ہے تو جب اس میں عفونت پیدا ہو جاتی ہے تو مریض کو ہیجان ہو جاتا ہے اور وہ بار بار بیت الخلاء کی طرف جاتا ہے اور اسہال دموی کے مقابلے میں زحیر میں اینٹھن و مروڑ زیادہ ہوتا ہے کیوں کہ بلغم مشکل سے نکلتا ہے مرہ صفراء کی طرح آسانی سے نہیں نکلتا بلکہ جرم امعاء سے ایسا چپک جاتا ہے کہ نہ اس میں سے باہر نکل پاتا ہے اور نہ اندر سرایت کر پاتا ہے۔ آنتوں کے صفراوی زخم حاد ہوتے ہیں اور اس کی حدت کی وجہ سے لاغری ہو جاتی ہے۔ (حیلۃ البرء)

مزمن اسہال دموی کی صورت میں بھوک لگنا بند ہو جائے تو ایک خراب علامت ہے کیوں کہ یہ معدے کی قوت ختم ہو جانے کی دلیل ہے اور اس میں معدہ میں آنت میں موجود براز کی وجہ سے تکلیف پہنچتی ہے۔اس مرض میں فم معدہ کے اندر فضلات جمع ہونے کی صورت میں عدم اشتہا کا ہونا ممکن نہیں ہے کیونکہ اس مرض میں جسم کے اندر کوئی بھی فضلہ ایسا نہیں ہوتا جس کا رخ فم معدہ کی طرف ہو بلکہ سب کا میلان اور بہاؤ نیچے کی جانب ہوتا ہے۔ تو عدم اشتہا کی محض مذکورہ وجہیں ہیں۔ مزمن اسہال دموی کے ساتھ بخار کی بھی موجودگی خطرناک ہے کیوں کہ یہ ورم کے بڑے ہونے کی علامت ہے۔ (حیلۃ البرء)

صفراء کی رگڑ اور تیزی وحدت کی وجہ سے آنتوں میں پیدا ہونے والے زخم کی مدت دو ہفتہ ہوتی ہے اور بلغم مالح کی وجہ سے ہونے والے زخم کی مدت تیس دن اور سودا کی وجہ سے ہونے والے زخم کی مدت چالیس دن کبھی کبھی اس سے زیادہ کئی مہینے لگ جاتے ہیں جس کی کوئی مدت متعین نہیں ہوتی۔ مقعد میں زخم ہو پیٹ میں مروڑ نہ ہو تو یہ زحیر ہے اور معاء مستقیم کا زخم مقعد کے پاس ہو، آنوں اور ریاح خارج ہوں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ زخم چھوٹی آنتوں کے اندر ہے اور اس کی کثرت و غلظت بڑی آنتوں میں زخم موجود ہونے کی دلیل ہے۔ بالائی آنت کے اندر زخم موجود ہونے کی صورت میں درد شدت کا ہوتا ہے اور ناف کے اوپر ہوتا ہے اور شحم کے ساتھ آنوں کا خارج ہونا زیریں آنت میں سبب مرض کی موجودگی کی علامت ہے۔ رفع حاجت کے وقت مروڑ کا احساس بھی زیریں آنت میں سبب مرض کی موجودگی کی علامت ہے۔ زحیر کا مریض قروح امعاء کے مریض کے مقابلے میں بہت زیادہ پے در پے رفع حاجت محسوس کرتا ہے۔ مخاطی اجزاء کا پاخانے سے پہلے خارج ہونا زخم کا مقعد سے قریب ہونے کی علامت ہے اور بستہ پاخانہ سے قبل خراطہ کا آنوں ہونا مرض کے مستحکم ہو جانے کی دلیل ہے اور پاخانہ کے بعد آنوں کا خارج ہونا زخم کے اچھا ہونے کی علامت ہے۔ آنتوں کے زخم میں جتنا کچھ بزور کا استعمال کیا جائے سب ہمراہ آب سرد کیا جائے۔ آب نیم گرم کے ہمراہ نہیں۔ اسی طرح رب یا شراب کے ہمراہ استعمال کرنا ہو تو وہ بھی سرد ہو گرم نہیں ہونا چاہئے۔ غذاؤں میں شاہ بلوط کا مستقل استعمال ہونا چاہئے اور چاول کے پانی کو پکا کر گاڑھا کر کے استعمال کرایا جائے اور بھنی ہوئی گرم گرم مچھلی کا کھانا فائدہ مند ہے۔ مرض بڑھ جائے اور مزمن ہو جانے پر حقنہ زرانح کا استعمال کیا جائے۔ (یہودی)

نسخہ شافہ برائے زحیر:

افیون، پوست کندر اور دم الاخوین، اقاقیا اور مردار سنگ کو آب بارتنگ میں گوندھ کو شافہ بنالیا جائے۔ (مجہول)

زحیر کیلئے ایک عجیب وغریب مجرب نسخہ جس کے استعمال سے خاصے مریض شفایاب ہوئے :

بھُنا ہوا حرف ابیض ، بھُنا ہوا اسپغول ، بھُنا ہوا ابہل ہر ایک سات ماشہ ۔ کمون کرمانی اور تخم کراث اور تخم شبث ، خشخاش ، انیسون ، تخم کرفس ، بج ہر ایک تقریباً پونے نو گرام ، افیون تقریباً 14 گرام اور ایک دانگ ۔ سب کو لے کر کوٹ پیس کر ان کو آپس میں ملالیا جائے اور پھر ان میں سے جوان بالغ مرد کے لیے مقدار خوراک ساڑھے تین گرام اور بچے کے لیے دو دانگ بنا کر استعمال کرائی جائے تو بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔

زحیر کے درد میں روغن گل کو ہلکا گرم کر کے پیٹ پر ملنا فائدہ مند ہوتا ہے اس کے علاوہ تخم شبث ، تخم کتاں ، میتھی ، خطمی کے جوشاندہ میں بٹھانا بھی فائدہ کرتا ہے ۔ (اہرن)

جب درد ایک گھڑی میں ساکن ہو جاتا ہو اور دوسری گھڑی میں تیز تو ایسا چھوٹی آنتوں کے درد میں ہوتا ہے ۔ یہ بات بھی ذہن نشین کر لینے کی ہے کہ بسا اوقات مری اور معدہ کے زخم کی صورت میں بھی پیپ اور خون خارج ہوتے ہیں اس کی تفریق و تشخیص مقام درد اور اس کی دیگر علامات کو سامنے رکھ کر کی جائے اور بواسیر و شقاق کے مریض میں زحیر کی شکایت خاص طور سے پائی جاتی ہے ، مقام زخم کا پتہ مقام درد سے اور اس کی شدت کا پتہ شدت درد اور فضلہ کی مدت سے کیا جائے ۔ چھوٹی آنتوں کا درد نسبتاً تیز ہوتا ہے اور درد کے فوراً بعد دستوں کا ہونا بالائی آنتوں میں زخم کی موجودگی کا پتہ دیتا ہے اور بالائی آنتوں سے آنے والا خون نسبتاً زیادہ صاف اور زیادہ ملا ہوا ہوتا ہے اور زیریں آنت کے زخم کی صورت میں درد جیسے ہی اٹھتا ہے مریض رفع حاجت کے لیے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اس کا خون گاڑھا اور براز سے کم ملا ہوا کرتا ہے بلکہ اس براز کے ساتھ بہت زیادہ چربی اور آنتوں کے ٹکڑے یا میل کچیل ہوتی ہے ۔ اس میں بندھا ہوا پاخانہ نہیں ہوتا ۔ یا کبھی کبھی تھوڑا بہت ہوتا بھی ہے اور رباز حیر کا مریض تو وہ بار بار اجابت کو جاتا اور زور لگاتا و اینگھتا ہے لیکن صرف تھوڑی مقدار میں خالص آنوں جیسی چیز کے علاوہ دوسری کوئی چیز خارج نہیں ہوتی ۔ (طبری)

آنتوں کے زخم میں اجابت مروڑ کے ساتھ ہوتی ہے اور مقعد کے اردگرد کے زخم میں زیادہ زور لگانے اور اینگھنے سے ۔ (مؤلف)

بہترین تخمیات :

بھُنا ہوا اسپغول ، تخم ریحان ، تخم مرو ، طباشیر ، گل ارمنی ، صمغ ، حب الحماض بزرالبنج کا استعمال رب آس کے ہمراہ یا فلونیا نارسیہ پستہ کے دانے کے برابر ٹھنڈے پانی کے ہمراہ استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے ۔

بہترین مسکن درد حقنہ :

آب کشک الشعیر و جو اور چاول کا گاڑھا پانی، ہر طرح بکری کی چربی، روغن گل، صمغ عربی، اسفیداج، اور انڈے کو لے کر سب کو ملا لیا جائے یہاں تک کہ جب وہ خلوق رطب جیسا آمیزہ بن جائے تو اس سے حقنہ کیا جائے۔ درد زیادہ شدید ہو تو اس میں گلاب اور افیون کا اضافہ کر لیا جائے۔

مغص اور سوء ہضم کے لئے ایک بہترین قرص :

حب الآس، گلنار دو دو جزء نانخواہ کند، بزر البنج، ج افیون ہر ایک آدھا جزء لے کر حسب دستور اس سے ٹکیاں بنالی جائیں اور مروڑ و سوء ہضم کی شکایت میں آب سفرجل کے ہمراہ استعمال کیا جائے۔ (مؤلف، اہرن)

کھانے اور حقنہ کے لئے مستعمل قرص افیون :

اقاقیا، صمغ گلنار، افیون، گل مختوم، خرگوش کا پنیر سب کو لے کر چاول کی پیچ کی مدد سے ساڑھے چار ماشہ کے برابر کی ٹکیاں بنائی جائیں اور رب الآس کے ہمراہ استعمال کی جائیں۔

دوسری قرص یوں بنائیں کہ عفص، انار کی چھال، گلنار، سماق، خرنوب، نبطی، ثمر الینبوت، کندر، مر، صمغ اور افیون کو لے کر عصارہ حب الآس کے ساتھ گوندھ کر ٹکیاں بنالی جائیں۔ اس کی مقدار خوراک سات ماشہ ہے۔

مقعد میں استعمال کے واسطے ایک بہترین فتیلے کا نسخہ :

اقاقیا اور مر، سلارس کے ساتھ کندر پگھلا کر اور افیون، شبث اور صمغ کو لے کر اس سے فتیلہ تیار کر لیا جائے۔ فتیلہ میں ایک دھاگا لگا دیا جائے اور پھر روغن گل کے ہمراہ استعمال کیا جائے۔

ایک دوسرے فتیلے کا نسخہ :

افیون، اقاقیا، کندر کے ریزے سب کو لے کر فتیلہ بنا کر روغن گل کے ساتھ استعمال کیا جائے۔

فوری قبض پیدا کرنے والی ٹکیہ :

کرمارک سماق، حب الآس ایک ایک حصہ، اقاقیا افیون آدھا آدھا حصہ، عصارہ سفرجل میں گوندھ کر ٹکیاں بنالی جائیں اور استعمال کی جائیں۔ مزمن مرضمیں فائدہ کرتی ہے۔ یہ نسخہ بھی بہت مفید ہے کہ گائے کے دودھ کو لوہا گرم کر کر کے بار بار اس میں اس قدر بجھایا جائے کہ وہ ایک تہائی رہ جائے پھر اس میں ساڑھے تین ماشہ صمغ اور اسی کے برابر گل ارمنی حل کر کے ایک ہفتہ تک پلایا جائے یہ ایک عجیب الاثر نسخہ ہے۔

کبھی کبھی کسی دوا کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ صرف سرکہ وسماق میں ابلے ہوئے انڈے کھانے سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ مرض زحیر میں جو مقعد کے اندر شدید درد ہوتا ہے اس کے علاج کے لئے پھٹکری، تخم کتاں، خطمی اور میتھی کے جوشاندہ میں مریض کو بٹھانا فائدہ مند ثابت ہوتا ہے اس مرض میں اکثر یہ درد ہو جاتا ہے اور مہلک ثابت ہوتا ہے اس کے لئے یہ عمل بہتر ہوتا ہے۔ آنتوں کے پرانے زخموں کے علاج میں زرانخ کے حقنے کرنا ضروری ہے۔ اس سے حقنہ اور نمک کے پانی سے حقنہ محض آنتوں کی صفائی کے لئے کیا جائے۔ صفائی کے بعد قابض اور مقوی ادویہ کے حقنے کئے جائیں۔

شدید اسہال میں مندرجہ ذیل ضماد نفع کرتا ہے یہ حد درجہ تیز ہوتا ہے اور آزمودہ ہے :

مر، لوبان کی گرد، مصطگی، اقاقیا، پھٹکری، عصارہ لحیۃ التیس، عفص، مامیثا کا عصارہ، فیلزہرج، افیون، پوست یبروج، اجوائن خراسانی سفید۔ ان سب کو کوٹ پیس کر اس قدر سرکہ میں ملایا جائے کہ خلوق کی مانند ہو جائے پھر اسے پورے پیٹ پر کولھوں اور کمر پر لگا کر اس پر روئی باندھ دی جائے اور مریض کو چلنے پھرنے نہ دیا جائے روئی اسی پر پڑی رہنے دی جائے۔ یہ بہترین دوا ہے۔ (اہرن)

سور کے ٹخنے کی ہڈی جلا کر کے استعمال کرنے سے قطعی طور سے مروڑ ختم ہو جاتا ہے اسی طرح کی افادیت زراوند مدحرج اور پرانی خالص شراب کے استعمال میں ہے۔ چھوٹی آنت میں سخت اور خشک براز ٹھہر کر مروڑ اور زحیر کا سبب بنتا ہے۔ اس کا زحیر کی دواؤں سے علاج کرنا درد و تکلیف میں اضافہ کر دیتا ہے اور شہد و نمک کے جیسے تیز حقنے منہ کے ذریعہ پاخانہ لانے والی دواؤں کے استعمال سے بندھا ہوا پاخانہ خارج ہوتا ہے اور درد سے فوراً سکون مل جاتا ہے اور کبھی کبھی مقعد میں گرم ورم کی وجہ سے زحیر کا مرض پیدا ہو جاتا ہے اور جب اس میں ہیجان ہوتا ہے تو مریض گمان کرتا ہے کہ وہاں براز جمع ہے۔ لیکن وہاں سے تھوڑے سے مخاطی مادے کے علاوہ کچھ نہیں خارج ہوتا۔ اس صورت میں اس ورم کا علاج ادویہ مرخیہ سے کریں اور روغن اور آب نیم گرم اور نیم گرم روغن گل اور روغن آس سے نطول کیا جائے اور انہیں چیزوں کو پشت اور کولھوں پر لگایا جائے اور مقعد میں چپکے ہوئے ان مخاطی مادوں کا تنقیہ شہد، گرم پانی اور نمکین پانی کے حقنہ سے کیا جائے۔ ایک اونس پانی میں ساڑھے تین ماشہ کے برابر نمک کی مقدار ہونی چاہئے۔ مخاطی مادوں سے مقعد کا تنقیہ ہو جانے پر درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ پھر اس کے بعد میتھی، تخم کتاں اور خطمی کے جوشاندہ میں مریض کو بٹھایا جائے۔ اس سے بڑا نفع ہوتا ہے۔ اگر حرکت مستقل اور زیادہ ہو اور ورم داخلی ہو تو اس صورت میں ماء الشعیر اور چاول کے پانی، عرق گلاب اور روغن گل سے حقنہ کیا جائے اور اگر بہت زیادہ پے در پے دست آئیں تو مریض کو قابض پانی میں بٹھایا جائے اور اسی سے حقنہ کیا جائے اور شدید درد کے

ساتھ آنوں اور خون کا پاخانہ سے مل کر آنا چھوٹی آنتوں میں گرہ پڑنے کی علامت ہے اور بغیر آنوں اور مروڑ ہوئے گوشت کی دھوون جیسی چیز کا خارج ہونا ذوسطاریا دموی کہلاتا ہے اس کا سبب ضعف جگر ہوتا ہے اور کسی سیاہ رنگ کی چیز کا خارج ہونا جگر کی قوت ماسکہ کی کمزوری کی علامت ہے۔ اس صورت میں پیٹ کی تکلیف والا علاج کیا جائے اور گل مختوم کو خاص طور سے استعمال کرایا جائے کیوں کہ یہ ذوسطاریا کو شفا دیتی ہے گرچہ آکلہ ہو چکا ہو۔ حقنہ کی شکل میں استعمال کیا جائے یا شربا۔ لیکن اس سے پہلے نیم گرم نمکین پانی اور شہد سے آنت کو دھو لیا جائے اور عصارہ خرفہ سے علاج کیا جائے مفید ہے اور اگر سرکہ کے ساتھ پکا کر کھلایا جائے تو بھی مفید ہے۔ اسی طرح بار تنگ بہت مفید ہے۔ جو شاندہ بیخ خطمی ولحیۃ التیس اور وہ سب دوائیں جو پیٹ کے مریضوں کو فائدہ کرتی ہیں اور وہ دودھ جو گرم لوہے سے پکایا گیا ہو اور جلائی ہوئی ہڈیاں بہت خوب کام کرتی ہیں۔

مندرجہ ذیل قرص فائدہ مند ہے :

سماق اٹھارہ گرام، مازو نو گرام، اقاقیا نو گرام، صمغ ساڑھے چار گرام، افیون ساڑھے چار گرام لے کر اس سے ٹکیہ بنائی جائے۔ اس کی مقدار خوراک شربت مازو ممزوج کے ہمراہ سوا پانچ گرام ہے اور اگر صرف خون آئے تو عصی الراعی کے عصارہ اور بار تنگ کے عصارہ، اقاقیا اور طراثیث وغیرہ سے حقنہ کیا جائے اور اگر پیٹ سے مسلسل بہت زیادہ اور خالص خون خارج ہو تو ان چیزوں سے حقنہ کیا جائے جو قاطع دم ہیں مثلاً جلائی ہوئی اون، زفت رطب میں ڈبو کر یا گدھے کی لید کے عصارہ سے یا قرص اندرون وغیرہ کے ذریعہ حقنہ کیا جائے۔ (بولس)

اگر صرف خالص خون خارج ہو رہا ہو تو دونوں ہاتھوں کی رگوں کی فصد کھولی جائے اور دونوں ہاتھوں کو بغل کے مقام پر سے باندھ دیا جائے اور ٹھنڈی و قبض پیدا کرنے والی چیزیں کھلائی جائیں اور مریض کو ٹھنڈے ماحول میں رکھا جائے اور کہربا، گل ارمنی، افیون، عصارہ باذروج، کافور، زاج، مازو وغیرہ سے حقنہ کیا جائے۔ (مؤلف)

حقنہ کے لئے مستعمل دوائیں :

قرظ، مسور، گلنار، گلاب، طراثیث، ببول کی پھلی، سماق، شاذنہ، گل ارمنی و رومی اور کہرباء اور جب پیپ کی کثرت ہو تو کاغذ سوختہ، ماء العسل، اور ماء الملح وغیرہ جیسے دوسرے منقیات اور اسفیداج، رصاص اور شاذنہ یہ دوائیں منقی و ملحم ہیں۔ زخموں کی صفائی کر کے ان کو بھرتی ہیں۔

اجابت کے وقت درد و تکلیف کے مریض کے لئے فتیلے کا استعمال بہتر ہوتا ہے اور عفونت کا پتہ خارج

ہونے والی چیز کی بدبو اور مدت مرض کو دیکھ کر کیا جاسکتا ہے۔ ایسے میں گرم قرص اور قابض پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ گرم قرصوں کو قابض پانی میں حل کر کے اسی سے حقنہ کیا جائے اور پیٹ پر وہ ضمادات لگائے جائیں جس کا ذکر شکم کے مریضوں کی بحث میں ہو چکا ہے اور جس میں صمغ، کندر، سریشم، مُر، اقاقیا اور بلوط شامل ہیں۔ ایسے مریضوں کے لئے برف کا پانی گھونٹ گھونٹ پینا فائدہ کرتا ہے۔ (یہ بات محل نظر ہے)۔ ان کو حمام کرانا مفید ہوتا ہے اور اس سے اگر بہت زیادہ اسہال ہو جائے تو شراب کے ساتھ قبض پیدا کرنے والے ضمادات لگائے جائیں اور ضمادات کے ساتھ حمام کرایا جائے۔ (بولس)

بہت سے لوگوں نے تیج امعاء کو کوئی اہمیت نہیں دی اور اس کا کوئی علاج نہیں کیا یہاں تک کہ درد مستحکم ہو گیا اور شدید ہو گیا اور اس میں ایسے زخم ہوئے کہ مریض کو مار ڈالا۔ (الاسکندر)

اس سے اس بات کی آگاہی ہوتی ہے کہ علاج میں کوتاہی اور لاپرواہی نہیں کرنی چاہئے۔ (مؤلف)

اگر درد شدید زحیر کے ساتھ زیریں اطراف میں ہو اور اجابت میں خارج ہونے والی چیز خون آمیز نہ ہو بلکہ خون قطرہ قطرہ براز کے بعد نکلے اور درد شدید طور سے نشتری نوعیت کا ہو تو اس کا مقام مرض موٹی آنت کو مانا جائے گا اور اگر خارج ہونے والی شے گوشت کی مانند ہو تو مقام مرض چھوٹی آنت میں ہوگا اور اگر درد زیادہ تیز اور نشتری نوعیت کا نہ ہو تو چھوٹی آنت کا ہوگا اور اگر درد شدید قسم کا ہو جائے اور اجابت کے ایک یا دو گھنٹے بعد ہو اور اجابت کے بعد مروڑ اور شدید درد بھی ہو اور براز کے بعد خون ظاہر نہ ہو بلکہ گوشت جیسا نظر آئے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ زخم چھوٹی آنت کے اندر واقع ہے۔ چھوٹی اور بڑی آنتوں کے درمیان میں اگر زخم واقع ہو تو براز کے ساتھ نہ خون خارج ہوتا ہے اور نہ آنوں۔ چھوٹی اور بڑی آنتوں کے درمیان زخم ہونے کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ اجابت کے وقت نہ تکلیف ہوتی ہے اور نہ زور لگانا پڑتا ہے اور درد مستقل نہیں ہوتا۔ پاخانہ آنے کے اسباب پر غور ضروری ہے کیوں کہ بسا اوقات یہ ایسی خلط لذاع کی وجہ سے ہوتا ہے جو کمیت میں تھوڑی ہوتی ہے اور بسا اوقات کثرت اخلاط کی وجہ سے ہوتا ہے تو اگر اس کا سبب کثرت اخلاط ہو اور ایسا امعاء وسطی میں ہوتا ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ پہلے فصد کی جائے اور خون تھوڑی تھوڑی مقدار میں کئی بار نکالا جائے تاکہ مریض کو کمزوری نہ لاحق ہو جائے پھر بعض مقوی چیزوں کے ساتھ سقمونیا اور صبر جیسی مسہل دواؤں کو کئی بار تھوڑی تھوڑی مقدار میں استعمال کرایا جائے۔ یہ چیزیں شفابخش ہیں اور اگر زخم معاء مستقیم میں ہو، مریض کو سخت مروڑ کی شکایت ہو اور بڑی مشکل اور کوشش کے بعد کچھ خارج ہوتا ہو تو اس کو معتدل ملین سبزیاں اور نرم چیزیں استعمال کرائی جائیں۔ نمکین اور کھٹی چیزوں سے پرہیز کرایا جائے۔ میں نے کچھ لوگوں کو پایا کہ ان کی بڑی آنت میں زخم تھا چنانچہ انہوں نے بہت زیادہ آلو بخارا کھالیا اور اچھے

ہو گئے۔ مرض سے نجات مل گئی کیوں کہ ان کے کھانے سے بندھا ہوا پاخانہ خارج ہونے میں بڑی آسانی ہو گئی تھی اور کچھ دوسرے لوگ تھے جنہوں نے انگور کھایا تو اچھے ہوئے۔ ایک طبیب کو مریض سے سابقہ تدابیر بھی معلوم کر لینا ضروری ہوتا ہے۔ صرف خارج ہونے والے مادے کو دیکھ کر اسی پر اعتماد نہیں کر لینا چاہئے کیوں کہ بسا اوقات بدن سے ایسی لیسدار چیزیں خارج ہوتی ہیں کہ ان کو دیکھ کر بلغم کا گمان ہوتا ہے لیکن تدابیر معلوم کرنے پر پتہ چلتا ہے کہ وہ صفراوی اخلاط ہیں تو پھر اسی لحاظ سے علاج و معالجہ کیا جاتا ہے۔ پیٹ کے شدید درد میں جب کہ معلوم ہو کہ خلفہ بارد اور بلغمی ہے، روغن بابونہ اور مرغابی کی چربی سے طلاء کرنا درست نہیں ہے بلکہ اس وقت شراب پلانا اور گرم چیزوں کا کھلانا بہتر ہوتا ہے۔ (الاسکندر)

اس بحث میں مزید گفتگو اور نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ (مؤلف)

اگر زخم بھرتا ہو تو حقنہ میں مستعمل اشیاء کے ساتھ کندر کا استعمال کیا جائے۔ کندر مفید ہے۔ اگر کسی مریض کو سخت خلفہ کی شکایت ہو، بے خوابی اور شدید درد کا عارضہ ہو اور ضعف و لاغری بھی ہو تو اس کے لئے مندرجہ ذیل فتیلے خوب ہیں:

زعفران، کندر، اقاقیا، مر، رسوت، حفض تقریباً پونے تین تین تولہ اور افیون تقریباً ساڑھے پانچ تولہ۔ سب کو شراب کے ساتھ گوندھ کر شیاف بنا لئے جائیں اور پھر ان کو استعمال کیا جائے۔ درد کی مدت طویل ہو جائے یا درد مستحکم ہو جائے تو حقنہ زرانخ دینا ضروری ہو جاتا ہے۔ چونا، زرنخ، گلنار، اقاقیا، افیون، اور زنگار کو شراب کے ساتھ دھوپ میں بہت دنوں تک پینے کے بعد، بنی ہوئی قرص کے بارے میں گمان ہے کہ تمام زرانخ کے حقنوں سے بہتر ہے، زیادہ مفید ہے اور رہے مقوی حقنے تو جو شاندہ، عدس مقشر، جاؤشیر، چاول، گلنار، اور لحیتہ التیس پر مشتمل ہوتے ہیں اور مقوی حقنے، چاول کی پیچ میں نشاستہ، گل مختوم اور اسفیداج شامل کر کے تیار کئے جاتے ہیں اور چھوٹی یا پتلی آنتوں کے زخم میں شرباً استعمال ہونے والی چیزوں سے علاج کیا جائے اور سرکہ اور اس دودھ کے پینے کے بعد گل مختوم کا استعمال بہتر ہے جو گرم پتھروں کے ذریعہ اس قدر پکا لیا گیا ہو کہ اس کی مائیت ختم ہو گئی ہو۔ لوہے کے ذریعہ پکانے سے بہتر ہے کہ پتھر سے پکایا جائے۔ یہ قبض پیدا کرنے کے لئے زیادہ فائدہ مند اور زیادہ موزوں ہوتا ہے اور کبھی کبھی پکانے کے بعد اس میں کتے کا پاخانہ شامل کر لیا جاتا ہے اور ذوسطاریا کے مریض کو خرفہ کا ساگ کھانا فائدہ مند ہوتا ہے اور اس کے لئے بارتنگ اور کئی مرتبہ کی جوش دی ہوئی عدس مقشر، شاہ بلوط، ساق، کچے انگور اور حب الآس کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ ایک شخص کو آنوں اور خونی اسہال ہونے کی چار مہینے سے شکایت تھی اس کے ساتھ سخت مروڑ اور پشت و عانہ میں تکلیف بھی رہتی تھی۔ چنانچہ اس نے مولی کے ساتھ روٹی کھائی تو تھوڑا ٹھیک ہوا

پھر اس نے جب کئی بار ایسا کیا تو بالکل ٹھیک ہو گیا۔

آنت کے زخم کے لئے ایک بہترین نسخہ :

انیسون، تخم کرفس ایک ایک حصہ، افیون نصف حصہ، شوکران اس کے برابر وزن۔ بخار نہ ہو تو شراب کے ساتھ اور بخار ہو تو پانی کے ساتھ استعمال کرایا جائے خاص طور سے اگر بے خوابی کی شکایت ہو تو بہت مفید ہے۔ (الاسکندر)

پیٹ کے مریض اور قروح امعاء کے لئے نسخۂ ضماد :

بزرنج سفید تقریباً گیارہ تولہ، انیسون، مر، گلاب، سماق، لحتیہ التیس، گلنار ہر ایک تقریباً ساڑھے پانچ تولہ، افیون اور زعفران لم اوقیہ سب کو لے کر رب آس میں گوندھ کر ضماد بنالیا جائے اور پیٹ پر لیپ کیا جائے۔ قروح امعا کی ایک نوع وہ ہوتی ہے جس میں اخلاط جسم کے مختلف حصوں سے انصباب پا کر بدن سے خارج ہوتے ہیں اور جسم دبلا ہو جاتا ہے۔ اس مرض میں پہلے اس کے مقام کو دیکھا جائے پھر اس کو روکنے کی کوشش کی جائے۔ ان سب صورتوں میں زرنیخ کے حقنے بالکل ممنوع ہیں گرچہ مدت مرض طویل ہو گئی ہو کیوں کہ اس سے اخلاط خشک ہو جاتے ہیں اور جسم لاغر ہو جاتا ہے ہاں زرنیخ کا فائدہ وہاں ہوتا ہے جہاں عفونت ہو اور بدبودار پیپ ہو۔ ایک شخص کو پرانا آنتوں کا زخم تھا۔ وہ اسی زرنیخ کے ذریعہ علاج کرتا تھا تو اس سے حالت اور بگڑ جاتی۔ چنانچہ میں نے اس سے اجتناب کرنے کا مشورہ دیا اور حمام لازم قرار دیا اور تربوز کی مانند ٹھنڈے اور تر میوے کھانے کی ہدایت دی تو وہ اچھا ہو گیا۔

زحیر میں مدرسہ جندی شاہ پور کا معمولِ مطب :

گلنار، عفص، مر، انار کی چھال ہر ایک چودہ ماشہ، افیون سات ماشہ سب کو لے کر کوٹ پیس کر باریک چھان لیا جائے۔ بالغ جوان مرد کے لئے اس کی مقدار خوراک تقریباً پونے دو ماشہ، عورت کے لئے دو دانگ اور بچے کے لئے آدھا دانگ حد درجہ مفید ہے۔ (مجہول)

آنت کے زخم میں کھٹی چیزوں کا حقنہ کرنا ممنوع ہے اس کے استعمال سے اس کا اچھا ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ (شمعون)

کیوں کہ یہ زخم سوداوی کی طرح ہوتا ہے۔ (مؤلف)

تو اگر گوشت خورہ کی علامات ظاہر ہوں تو قلقدیس کے ذریعہ حقنہ کیا جائے۔ (شمعون)

زحیر کے مریض کو قابض ادویہ کے جوشاندہ میں آبزن کرایا جائے اور مقعد کا درد تیز ہو تو روغن گل

میں بٹھایا جائے اور اسفیداج اور چونا مغسول کو ۹ مثقال پیس کر موم و تیل کے ساتھ اس کا لیپ کیا جائے اور کبر وسنام کی دھونی دی جائے۔ (شمعون)

مرض ذوسطاریا میں بالون خالص بریاں کو دودھ میں اتنا پکایا جائے کہ نصف رہ جائے۔ پھر اس میں روغن گل ملا کر پلایا جائے تو فائدہ کرتا ہے۔ (شمعون)

دوسرا نسخہ :

کندر، نانخواہ، افیون، بزرنج، عفص، جندبیدستر کی گولیاں بنالی جائیں اور بوقت خواب کھلائی جائیں۔ کندر، مر، افیون، گلنار سے شیاف بنا کر استعمال کرنا بھی پیٹ کے مریض کو فائدہ کرتا ہے۔ خراش کے علاج میں ساڑھے دس ماشہ صمغ عربی کے ہمراہ مکھن کھلایا جائے یا نو ماشہ صمغ عربی اور بیس تولہ دودھ کے ہمراہ جوش دے کر پلایا جائے۔ مرض زحیر صرف معاء مستقیم میں ہوتا ہے اور اکثر ذوسطاریا کے بعد ہوتا ہے۔ اگر ذوسطاریا کے بعد نہ ہو تو بہت جلدی ٹھیک ہو جاتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ اس کا مریض اجابت کے لئے ہمیشہ تیار کھڑا رہتا ہے لیکن صرف معمولی سی مخاطی شئے ہی خارج ہوتی ہے۔ مرض زحیر کی وجہ سے ورم مقعد بھی ہو سکتا ہے یا مقعد، یا کانچ کے نکلنے کی وجہ سے ہی ہو سکتا ہے کہ وہ باہر نکل آئے تو جب تک تکمید نہ کی جائے اندر واپس ہی نہ ہو۔ یا اس میں حرارت پہنچ جانے اور اس میں پھنسی پیدا ہو جانے سے بھی ہو سکتا ہے جس میں مریض کو اپنی مقعد میں بورق یا نمک چھڑک دیئے جانے کا وہم ہوتا ہے یا کسی زخم یا شقاق یا بواسیر کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ یہاں صرف ذوسطاریا کے بعد واقع ہونے والی زحیر کا علاج تحریر کیا جارہا ہے باقی آخر الذکر کا علاج باب البواسیر میں مذکور ہے۔ (کناش الاختصارات)

ایسے مشروبات کا پینا جن میں کسی قدر مٹھاس ہو مثلاً رب سفرجل وغیرہ، پیٹ کے مریض کی پیاس میں اضافہ کر دیتا ہے اور بعد میں سوزش پیدا کرتا ہے اور زخم ڈالنے والے پانی قبض پیدا کرتے ہیں۔ (مؤلف)

زحیر، قروح امعاء اور عام اسہال کے درمیان فرق یہ ہے کہ قروح امعاء کا دست بدبودار ہوتا ہے اور زحیر میں کوئی بدبو نہیں ہوتی کیوں کہ یہ قرحہ دبر سے قریب ہوتا ہے۔ (رسائل ابیذیمیا)

چھوٹی آنتوں کے زخم کی صورت میں دست بہت زیادہ بدبودار ہوتے ہیں کیوں کہ وہ جگہ بہت گرم ہوتی ہے اور وہاں عفونت زیادہ ہوئی ہے۔ (مؤلف)

اسہال دموی کے بعد بخار کا عارض ہونا خطرناک علامت ہے کیوں کہ یہ آنتوں کے اندر کسی بڑے ورم گرم کی موجودگی کی دلیل ہے۔ (ابیذیمیا)

اسہال دموی کی چار اصناف ہیں۔ ایک یہ کہ گاڑھا خون مریض کی اجابت میں خارج ہو۔ یہ اس مریض کو ہوتا ہے جس کا کوئی عضو کٹ گیا ہو یا اپنی ریاضت کا معمول ترک کر دیا ہو جسے طبیعت فاضل خون سمجھ کر دفع کرتی ہے۔ یہ وہ فاضل خون ہوتا ہے جو اس عضو کی غذا میں صرف ہوتا ہے جو کٹ گیا ہے یا جو استفراغ میں صرف ہوتا تھا۔ دوسرے یہ کہ جگر کی قوت مغیرہ ضعیف ہو جانے کی صورت میں گوشت کے دھوون کی مانند خارج ہو۔ تیسرے یہ کہ شوخ سیاہ رنگ کا اسہال ہو ایسا سدہ کبد کی صورت میں ہوتا ہے یا اس ورم کی وجہ سے ہوتا ہے جو رگ اجوف میں خون کے جاری ہونے میں رکاوٹ ڈالتا ہے اور پھر وہ خون وہیں ٹھہر کر گرمی پاتا اور متحرق ہو جاتا ہے اور جب جگر میں کسی قسم کی اذیت پہنچتی ہے تو وہ اس خون کو آنت کی طرف دفع کر دیتا ہے اور چوتھے یہ کہ تھوڑے تھوڑے وقفہ سے تھوڑی تھوڑی مقدار میں کوئی شئے خارج ہو اور کبھی خالص خون ہو اور کبھی اس میں قرحہ یا زخم کے قشور اور آنوں ملے ہوئے ہوں یہی صورت حال اگر بغیر زور لگائے ہوئے پیش آئے تو اسی کا نام اختلاف قرحۃ الامعاء یعنی آنتوں کے زخم کی وجہ سے دست ہو جانا ہے اور اگر تر خر تمدد اور کھینچاؤ کے ساتھ ہو تو یہی زحیر ہے۔ (جوامع العلل والاعراض)

قروح امعاء کے علاج میں روٹی کے خیساندہ سے حقنہ کیا جائے۔ (اوریباسیوس)

اس کا استعمال کرنا آسان بھی ہے اور زبردست مغری بھی ہے۔ یہ روٹی خمیری نہیں ہونی چاہئے اور اس میں وہ چیز ڈالی جائے جو چاول باجرہ اور مسور پکانے میں اور حقنہ زرنیخ میں ڈالی جاتی ہے۔ (مؤلف)

اور حقنہ زرنیخ کا استعمال شدید ضرورت کے وقت ہی کیا جائے کیوں کہ یہ آنت کا ایک استر اکھاڑ پھینکتا ہے جیسے ادویہ حادہ کرتی ہیں اور کوئی بعید بات نہیں ہے کہ یہ آنتوں کو بھی چھید ڈالے۔ اس کا حقنہ اگر استعمال کرنا ہو تو زخم بڑھنے سے پہلے کیا جا سکتا ہے کیوں کہ اس وقت آنت کو چھد جانے کا خطرہ نہیں ہوتا۔ (مؤلف)

کسی عام آدمی نے مجھے بتایا کہ ایک شخص کو ایک زمانہ سے اسہال اور قروح امعاء کی شکایت تھی تو اس کے پیٹ پر اس قدر پچھنے لگوائے گئے کہ پورا پیٹ اس سے بھر گیا۔ چار گھنٹے تک اس کو ایسا ہی رکھ کر چھوڑ دیا گیا جس سے وہیں اس کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ (مؤلف)

زحیر کا علاج:

زحیر کے شروع میں مریض کو کولہے اور اس کے آس پاس اور پیڑو کے مقام پر روغن حب الآس یا روغن گل گرم شراب کے ساتھ لگایا جائے یا اس میں تھوڑے سفوف زیرہ کو ملا کر اس سے سینکا جائے اور روغن کنجد کے ذریعہ حقنہ کیا جائے اور مریض سے کچھ دیر حقنہ کی دواء کو اندر روکنے کے لئے کہا جائے اور

سدہ کی باجرہ سے سینکائی کی جائے اور ادویہ قابضہ کے جوشاندے میں آبزن کرایا جائے۔
یہ مرض مقعد کے آس پاس معاء مستقیم میں ہوتا ہے۔ اس کا سبب کبھی ورم ہوتا ہے اور کبھی زخم۔ (اوریباسیوس)

ورم کا علاج تو وہی ہے جس کا اوپر ذکر ہوا اور زخم کا علاج فتیلے اور محلل حقنے کے ذریعہ کیا جائے۔ (مؤلف)

اسہال دموی کبدی ابتداء میں گوشت کے پانی جیسا ہوتا ہے پھر آخر میں کالے رنگ کی تلچھٹ کی مانند ہوتا ہے اور بلا کسی درد و تکلیف کے خارج ہوتا ہے اور بیچ میں ایک دو دن کے لئے منقطع ہو جاتا ہے پھر پہلے کی بہ نسبت زیادہ مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ ایسا قروح امعاء کی صورت میں نہیں ہوا کرتا۔ قروح امعاء کی صورت میں درد و اینٹھن کے ساتھ مرہ خارج ہوتا ہے اور اس کے ساتھ اگر بہت زیادہ چکنائی خارج ہو تو قرحہ زیریں آنت میں ہونے کی علامت ہے۔ اس میں خراب بات یہ ہے کہ بھوک مر جاتی ہے اور اگر اس کے ساتھ بخار ہو جائے تو اور زیادہ خرابی اور برائی ہے۔ مرض شدت اختیار کر لے تو پھر یہ مندرجہ ذیل قرص استعمال کرائی جائے۔ انتہائی قابض ہے۔

دم الاخوین، زعفران، لاذن 500 ملی گرام، پھٹکری مصفی ساڑھے چار گرام، عفص ساڑھے چار گرام، اقاقیا اٹھارہ گرام، گل مختوم اٹھارہ گرام، گلنار اٹھارہ گرام، کندر نو گرام، طرائیث نو گرام، جفت بلوط تقریباً پونے 35 گرام، تخم حماض تقریباً 35 گرام سب کو لے کر کوٹ پیس کر رب الآس کی مدد سے قرص بنالی جائے اس کی مقدار خوراک سوا دو گرام ہے۔ (تیاذوق)

زرانخ کے حقنے تب استعمال کئے جائیں جب اجابت میں خارج ہونے والا مادہ سارا کا سارا خون ہو یا پیپ ہو۔ مرض کے اوائل میں حقنہ کرنا ممنوع ہے۔ (ساہر)

ایسے مریضوں کا سب سے اچھا علاج غذا کم کر دینا ہے اور یہ غذا ایسی ہونی چاہئے جو خرابی پیدا نہ کرے اور بوجھ بالکل نہ ڈالے۔ ساڑھے چار ماشہ کے برابر خرگوش کا پنیر دغیرہ شراب کے ساتھ استعمال کرنا بڑا فائدہ کرتا ہے یا اس سے حقنہ کیا جائے تو بھی بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ (فلیغریوس)

مرض کے شروعات میں جب کہ قوت و طاقت جسمانی موجود ہوتی ہے لطیف تدابیر اختیار کرنا ممکن ہوتا ہے لیکن جب طاقت نہ ہو اور لطیف تدابیر ممکن نہ ہوں تو زود ہضم اور جید الکیموس غذائیں تھوڑی تھوڑی مقدار میں دی جائیں جیسے فربہ مرغی کی کلیجی، بیضہ مرغ اور تھوڑی سی میدے کی روٹی اور خالص انڈے کی زردی۔ (مؤلف)

غلیظ ریاح کی وجہ سے ہونے والے مغص کی علامت نفخ اور اس ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہے

اور غلیظ بلغمی مادے کی وجہ سے ہونے والے مغص کی علامت اس کا ایک جگہ ٹھہراؤ اور پیاس کم لگنا ہے اور سخت و غلیظ اشیاء کے ماضی میں استعمال کرنے اور اس کے آنتوں میں احتقان پانے کی وجہ سے عارض ہونے والے مغص کی علامت یہ ہے کہ دست نہیں ہوتا اور بھوک نہیں لگتی۔ اس کا علاج حقنوں کے ذریعہ کیا جائے اور صبر سے اسہال لایا جائے۔ یا اس کے ساتھ سوزش اور شدید پیاس کی شکایت ہوتی ہے لہذا ایسی صورت میں اسپغول، تخم خرفہ، تخم خیار اور روغن گل اور عرق گلاب کا استعمال کیا جائے۔ مغص کی وجہ اگر قروح امعاء ہو تو پہلے اس کا ازالہ کیا جائے اور ریحی مغص میں حب بلساں، فلفل، نانخواہ، حب البان، حماما، قطوریون کبیر، زیرہ اور جندبید ستر کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔ (الکمال والتمام)

مغص کے علاج میں ایک نافع تریاق حنین :

عصل، غاریقون، مر، زراوند، فنجنکشت، فودینہ کوہی، نانخواہ، کمافیطوس، فلفل، جنطیانا، وج، قردمانا، دوقو، جاوشیر، جندبید ستر اور پرانی شراب۔

ریحی اور بلغمی مغص کے لئے ایک مؤثر دوا :

ساسالیوس ساڑھے دس ماشہ، انیسون چودہ ماشہ، تخم کرفس کوہی و بستانی، تخم شبت، پودینہ کوہی، ریوند چینی، کمافیطوس، اور کمازریوس ساڑھے دس دس ماشہ، سداب، اشقیل، وج ساڑھے دس دس ماشہ، حب بلسان کوٹ چھان کر شہد مصفی کے ساتھ معجون بنائی جائے اس کی مقدار خوراک ساڑھے چار ماشہ ہے ہمراہ نبیذ کہنہ خالص حار۔ (الخ)

ادویہ مفردہ میں ان تمام دواؤں کو میں نے ریحی مغص میں مفید پایا ہے انہیں باب القولنج میں ذکر کرنا چاہئے تھا اور مغص کے اسباب کو تقسیم کر کے اس کا استقصاء کرنا چاہئے تھا اور پھر قولنج کو بیان کرنا چاہئے تھا۔ یہ اس سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔ اسپغول، تخم ریحان، تخم خرفہ، تخم مر، تخم سپنداں، تخم کتاں بھونا ہوا، گل ارمنی، صمغ عربی، بلوط، تخم خیار، گلاب، کزبرہ بھونا ہوا سب کا سفوف بنالیا جائے اور قروح امعاء کے ابتدائی درجے میں استعمال کیا جائے۔

اسپغول اور تخم خرفہ دونوں بھونے ہوئے گل ارمنی، صمغ عربی، بلوط، اور گلاب سب کا سفوف بنا کر استعمال کیا جائے مفید ہے۔ اگر شدید حرارت ہو اور صفراء کی علامتیں موجود ہوں تو تخم کاہو اور تخم خشخاش بھون کر شامل کرلیں۔ اس کی شروعات میں صرف قابض چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ آنت مضبوط ہو سکے اور اس کی چھوٹی چھوٹی رگیں پھٹنے سے محفوظ رہ سکیں اور مغری چیزوں کی بھی ضرورت پڑتی ہے مثلا

طین، صمغ، گلنار، اقاقیا، بزرنج، اسپغول، تخم خشخاش بہت مفید ہیں۔ لہذا ان پر اور ان کے مثل دوسری دواؤں پر اعتماد کر کے علاج کیا جائے اور انڈے کی زردی، گل ارمنی اور جوش دیئے ہوئے دودھ کے ہمراہ کھلایا جائے اور حقنے کئے جائیں۔ خرگوش کا پنیر اور عمدہ پنیر بہت مفید ثابت ہوتے ہیں اگر امتلاء کی علامتیں موجود ہوں تو فصد کا ارادہ ترک نہ کیا جائے کیوں کہ یہ مثل نزف دم ہے۔ شروع میں فصد ہلکے درجے کی کی جائے اور خاص طور سے کی جائے اور اگر خون بہت زیادہ خارج ہو تو قابض اشیاء وادویہ کا استعمال کیا جائے اور اگر آنتوں غالب ہوں تو ادویہ مغریات کا استعمال کیا جائے۔ (مؤلف)

جب آنتوں بالکل سفید رنگ کی خارج ہو، اس کے ساتھ بخار کی شکایت نہ ہو اور نہ ہی صفرا کا انصباب ہو اور نہ ہی شدید پیاس ہو تو ایسے مریض کا علاج حقنہ زرانخ سے کیا جائے۔ (الخ)

زحیر کے علاج میں شافہ :

کندر، دم الاخوین، اقاقیا، اسفیداج، افیون، گلنار کو کوٹ پیس کر کسی گوند کی مدد سے شافہ بنالیا جائے اور بوقت ضرورت حمول کیا جائے۔

اگر اسہال گوشت کے دھوون کی مانند بغیر مروڑ وا یٹھن کے ہو اور پیٹ میں کوئی درد نہ ہو، جسم میں دبلا پن نہ ہو، رنگت میں تبدیلی نہ ہو، اور نہ ہی سوء مزاج واقع ہو اور یہ شکایت اگر پرانی ہو تو سمجھنا چاہئے کہ اس کی وجہ ضعف کبد ہے۔ اس کا علاج تسخین و تقویت کبد ہے۔ بالچھڑ، زعفران، تج، پوست پستہ تین تین حصہ، بیخ اذخر اور اذخر کی کلی تین تین حصہ، پودینہ، اجوائن، انیسون، تخم کرفس، پانچ پانچ حصہ، جنگلی گاجر کا تخم، زیرہ کرمانی جس کو نبیذ میں ایک دن ایک رات بھگو لیا جائے اور تھوڑا سا بھون لیا جائے۔ ساڑھے سترہ ماشہ حب الغار پوست سمیت، ایکس ماشہ چھل کر تھوڑی بھونی ہوئی وج، شیرہ انار 35 ماشہ، اسارون 24 ماشہ، اشنہ 35 ماشہ۔ ان میں سے سات ماشہ کے بقدر صبح کو اور سات ماشہ شام کو شراب ریحانی کے ساتھ پلایا جائے۔ افسنتین، سنبل، چرائتہ، مصطگی، پوست کندر اور سک، یاست آملہ کو شراب ریحانی اور پرانے خالص شہد میں ملا کر ضماد تیار کر لیا جائے اور پھر اس کا جگر پر لیپ کیا جائے اور تیتر پر کر دیا، زیرہ، سنبل، قلفل ڈال کر بھون کر مریض کو کھلایا جائے اور پستہ اور اس کا تیل استعمال کیا جائے۔ خراش (تجج) کا سبب یا تو وہ مرہ صفراء ہوتا ہے جو آنتوں میں انصباب پاتا ہے یا بلغم مالح ہوتا ہے یا مرہ سوداء ہوتا ہے اور یا آنتوں کو بو جھل بنادینے والی اشیاء کے کھالینے اور اس کے خارج ہونے کی وجہ سے بھی خراش ہو سکتی ہے مثلاً مردار سنگ، خبث الحدید اور پارہ۔ اس کی علامت یہ ہے کہ خراش کے مقام پر درد ہوگا اور پاخانہ آنتوں سے ملا ہوا خارج ہوگا۔ اس کے علاج میں مریض کی سابق تدابیر کو بھی جان لینا ضروری ہوتا ہے کیوں کہ اس کا سبب اگر آنتوں میں انصباب

پانے والا مرہ صفراء ہے تو خراش اس وقت تک اچھی ہی نہیں ہو گی جب تک کہ جگر پر ٹھنڈے لیپ نہ کئے جائیں، رگ باسلیق کی فصد نہ کھولی جائے اور صفراء کی تیزی وحدت کو توڑنے کے لئے ٹھنڈی غذائیں نہ کھلائی جائیں اور اگر جگر کا کوئی حصہ بیکار یا منقطع ہو جائے تو خراش کی طرف فوراً دھیان دیا جائے اور بھنا ہوا نشاستہ، تخم خیار، تخم خطمی، تخم ریحان اور اسپغول ہر ایک ساڑھے باون ماشہ حاصل کر کے اس کا ایک تہائی صبح کو اور ایک تہائی شام کو استعمال کرائیں اور چاول کے پانی سے کئی بار اس کی دھلائی کریں۔ زیت انفاق میں سفید رومالی روٹی کے ٹکڑے باریک کر کے اس کا شوربہ استعمال کرائیں اور اگر مریض کو بخار نہ ہو تو تیہوج، تیتر کا گوشت اور انڈے کا حریرہ کھانے کے لئے دیں اور حقنہ زرانغ تب تک استعمال نہ کریں جب تک کہ سفید سخت و غلیظ اور لیسدار مادہ نہ خارج ہو۔ آنوں کے بعد کثیر مقدار میں خون خارج ہو تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ زخم کافی گہرا ہو گیا ہے آنتوں کی پرت اور اس کے جرم تک اثر کر گیا ہے اور آنتوں کی رگوں کو کھول دیا ہے۔ براز کے ساتھ باہر خارج ہونے والا مادہ اگر رقیق نرم و ملائم ہو تو اسے آنتوں کی اندرونی جھلی سمجھنا چاہئے اور اگر غلیظ ہو تو اس کا مطلب ہے کہ بیرونی جھلی سے خارج ہو رہا ہے اور ایسی حالت پیدا ہونے کا مطلب ہے کہ آنت میں پھٹن ہو چکی ہے اب شفایابی نہیں ہو سکے گی۔ اس میں طبیب کی کوشش یہ ہونی چاہئے کہ آنتوں کی چھوٹی چھوٹی رگوں کے منہ کو بند کیا جائے جس سے خون ضائع نہ ہو اس کے علاوہ خارج شدہ جرم امعاء کا بدل پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اسپغول، بارتنگ، پرسیاؤشاں، آب خرفہ اور گل ارمنی خون خارج ہونے کی صورت میں مفید ہیں۔ (ابن ماسویہ)

اس حالت میں قابض مخدر ادویہ کے استعمال کی ضرورت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

جب آنتوں میں عفونت بڑھ جائے اور بہنے لگے تو اس وقت حقنہ زرانغ کام میں لائے جائیں۔ آنوں اور خون کے اخراج میں یہ تدبیر بھی مفید ہے کہ تازہ نکالے ہوئے دودھ کا مکھن نکال کر علاحدہ کر لیا جائے پھر اسے دودھ کو گرم لوہے سے پکا کر گاڑھا کر لیا جائے اور پھر مریض کو پلایا جائے۔

زحیر کے علاج میں فم معدہ کو آب قمقم (کچی کھجور کا پانی) سے تقویت پہنچائی جائے۔ اگر لذع و سوزش یا شقاق کی شکایت ہو تو مرہم اسفیذاج اوپر بھی اور اندر بھی لگایا جائے اور اگر اس میں بہت زیادہ پیپ پڑ گئی ہو تو دم الاخوین، کندر، اسفیداج، اقاقیا، اور افیون خاص طور سے کام کریں گے اور اگر زخم یا قرحہ گندہ ہو، بہت زیادہ سفیدی لئے ہوئے ہو تو اس کے ساتھ قرص زرانغ بھی استعمال کی جائے۔ مصنف کا کہنا ہے کہ ایسے مریضوں کے لئے وہ جوذاب (میٹھے چاول جس میں دودھ اور گوشت شامل ہو) جو بغیر شکر کی روٹی سے بنائے گئے ہوں مفید ثابت ہوتے ہیں۔ مغص کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ ریحی مغص : اس کا علاج باب النفخ اور باب المعدہ میں دیکھیں۔

2۔ صفراوی مغص۔ (مؤلف)

صفراء کی وجہ سے عارض ہونے والے مغص کے علاج کے لئے اسپغول سات ماشہ کو روغن گل سات ماشہ اور آب سرد کے ہمراہ یا آب انار ترش چار اونس روغن گل ساڑھے تین ماشہ کے ہمراہ استعمال کرایا جائے۔ اسی طرح آب خیار کے ساتھ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بلغمی اور ریحی مغص میں آب گرم یا ماء العسل کے ہمراہ سات ماشہ ایرسا کا شربا استعمال مفید ہوتا ہے۔ اسی طرح پیسا ہوا ہالون، انیسون، وج مر، کالی زیری، قرد مانا، تخم کرفس، عود بلسان، حب بلسان، زراوند، قطوریون غلیظ اور کمافیطوس میں سے سات ماشہ لے کر آب گرم کے ہمراہ استعمال کرنے سے ریحی مغص دور ہو جاتا ہے۔ (الکمال فی المتقیہ)

مالخولیا کے بیان میں روفس نے کہا ہے کہ کبھی کبھی قرحہ امعاء کے مریض کے اسہال میں کالے رنگ کے غذائی اجزاء خارج ہونے لگتے ہیں اور یہ موت کی علامت ہے۔

قروح امعاء میں گل مختوم کا استعمال منہ کے ذریعہ یا براہ حقنہ مفید ہوتا ہے اور اگر اس میں عفونت وسڑاند پیدا ہو جائے تو اس کے استعمال سے پہلے نمک کے پانی سے اس کی دھلائی کر دی جائے پھر گل رومی، گل مختوم سے حقنہ کیا جائے اس سے آنت کا زخم اچھا ہو جائے گا۔ (المسائل)

کچھ لوگوں میں، میں نے دیکھا کہ انہیں بواز وروں کی مروڑ وا ینٹھن ہوئی اور انہیں قبض کی شکایت تھی اور قولنج سے مشابہ امراض لاحق تھے اس کے کچھ ہی دنوں بعد آنتوں میں خطرناک قسم کے زخم ہو گئے۔ ایک چیز میں نے نوٹ کی کہ ایسا صرف صفراوی اور سوداوی مزاج کے لوگوں کو ہی لاحق ہوا اور ان میں بھی سوداوی لوگوں کے زخم بالکل اچھے نہیں ہوئے۔ لہذا ہمیشہ پہلے مرض کے بارے میں صحیح تشخیص کے بعد علاج کیا جائے۔ (مؤلف)

پاخانہ لگنے کا بار بار اور شدید احساس ہو اور اجابت میں مخاطی شئے پھر خون کی کچھ پھٹکی سی خارج ہو تو اس کو زحیر کہا جاتا ہے۔ ایسا یا تو اس گرم فضلہ کی وجہ سے ہوتا ہے جو اس مقام پر پہنچ کر لذع و سوزش پیدا کرتا ہے اور پے در پے انسان کو براز خارج کرنے پر مجبور کرتا ہے یا آنت کے اندر کسی ورم کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے جس میں مریض کو پاخانہ لگنے کا وہم ہوتا ہے۔ (سرابیون)

آنتوں میں حاد فضلات کے انصباب پانے کی وجہ سے ورم اور حدت کی علامات موجود ہوں تو مریض کو دو روز تک بھوکا رکھا جائے فاقہ کرایا جائے تاکہ فضلات سے منقیہ ہو جائے اس کے بعد ہلکی غذائیں دی

جائیں، تازہ دودھ کو پکا کر گاڑھا کر کے اس میں روٹی بھگو کر کھانے کو دی جائے۔ یا چاول حندروس (جوار اور باجرہ سے بنا ہوا حریرہ) اگر اس سے افاقہ نہ ہو، پاخانہ آتا رہے تو انڈے کی زردی، روغن گل، انڈے کی سفیدی اور نشاستہ شامل کر کے اس سے حقنہ کیا جائے اور خاص طور پر پوست کندر، دم الاخوین، زعفران، افیون، صمغ، شافہ بنا کر اسے حمول کیا جائے۔ زحیر کا سبب آنت کا ورم ہو تو خون اور مخاطی شئے نہیں خارج ہو گی بلکہ مریض کو ہمیشہ اجابت کا احساس موجود رہے گا اور مریض کو گرانی کا وہم ہو گا جب کہ فی الواقع ایسا نہیں ہوتا۔ (مؤلف)

ایسے مریضوں کا علاج یہ ہے کہ تکمید کی جائے۔ تھوڑی سی شراب میں روغن گل ملا کر ہلکا گرم کر لیا جائے اور اس میں اون یا روئی بھگو کر اس سے سنکائی کی جائے۔ اس کے بعد رانوں، پیڑوں اور شکم، پر لگائیں اور فوطوں اور حلقہ مقعد پر بھی یہ تیل لگایا جائے۔ اگر درد مستقل رہے تو گرم روغن کنجد سے حقنہ کیا جائے اور کچھ دیر تک اسے روکے رکھا جائے کیونکہ اس طرح ورم تحلیل اور درد ختم ہو جاتا ہے۔ میتھی، تخم کتاں اور بیخ خطمی کے جوشاندے میں مریض کو آبزن کرانے سے بھی ورم تحلیل ہوتا ہے۔ کرم کلہ کو انڈے کی زردی اور روغن گل کے ساتھ پکا کر کھانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اسی سے ضماد تیار کر کے مقعد پر لیپ کیا جائے۔ اگر ورم میں انتہائی کیفیت پیدا ہو جائے تو اس میں مکو، روغن گل اور انڈے کی زردی شامل کر لی جائے۔ ایسا ہی کبھی کبھی بواسیر میں بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ تو مندرجہ ذیل جوارش استعمال میں لائی جاتی ہے۔
ہلیلہ کابلی، آملہ، بلیلہ، تقریباً پونے تین تین تولہ لے کر آب سفرجل میں گوندھ لیا جائے اور کچھ روز کے لئے رکھ چھوڑا جائے پھر ہوا میں خشک کر لیا جائے اور پھر روغن گاؤ کے ساتھ کسی برتن میں اس قدر جوش دیا جائے کہ وہ خشک ہو جائے تب پھر اس کو خوب اچھی طرح ملا جائے اور بھون لیا جائے۔ اس کے بعد بھونی ہوئی تخم کتاں اور بھونی ہوئی تخم کراث یا بھونا ہوا تخم سپداں اور مصطگی ہر ایک آدھ اوقیہ اور گل ارمنی ایک اوقیہ یعنی تقریباً پونے تین تولہ لے کر حسب دستور جوارش بنائیں اس کی مقدار خوراک تین درہم رب سفرجل کے ہمراہ ہے اور اگر عمل ہضم ناقص ہو تو مقدار خوراک نصف اوقیہ ہو گی اور اسی نسخہ میں زیرہ کرمانی ایک دن ایک رات سرکہ میں بھگو کر بھون لینے کے بعد شامل کرنا ہو گا۔ یہ جوارش اس صورت میں کام صحیح کرتی ہے جب کہ حرارت نہ ہو اور زحیر کے ساتھ بواسیر بھی تنگ و پریشان کر رہی ہو۔

اگر اجابت کا احساس برابر قائم رہے لیکن کوئی چیز خارج نہ ہو اور یہ شکایت ایک عرصہ سے ہو تو قیف کے ذریعہ گردہ کی چربی میں گوندھی ہوئی گندھک کی دھونی دی جائے تاکہ درد شدت نہ اختیار کرے پھر بھی اگر درد میں شدت آ جائے، سکون نہ ہو تو پہلے روغن زیتون سے چھانے ہوئے پانی سے حقنہ کر کے حرقت پیدا

کی جائے اور داغ دیا جائے پھر اس کے بعد اسہال دموی میں مستعمل مسکن الم چیزیں استعمال کی جائیں۔
اسہال دموی کی ایک نوع اور بھی ہوتی ہے جسے ذرسطاریا دموی کہا جاتا ہے یہ مورندارس جیسی ہوتی ہے، کیوں کہ یہ اس وقت عارض ہوتی ہے جب جسم کے اندر خون کی مقدار بڑھ جائے۔ اس سے چھوٹی آنتوں یا بڑی آنتوں کی رگیں کھل جاتی ہیں اور خون اسہال کی شکل میں نکلنے لگتا ہے۔ جگر کی کمزوری میں گوشت کے پانی جیسے خونی اسہال کو بھی ذوسطاریا دموی کہا جاتا ہے۔ سوء مزاج کبد میں ردی اخلاط کے آنتوں کے اندر انصباب پانے یا جگر کے اندر کسی گرم ورم پیدا ہو جانے کی وجہ سے کبھی کبھی آنتوں میں زخم پیدا ہو جاتے ہیں اگر آنتوں کی خراش صفراء کی حدت کی وجہ سے ہو تو اس کا ٹھیک کرنا آسان ہوتا ہے۔ بہ نسبت سوداء کی وجہ سے ہونے والی خراش کے۔ لہذا جب بھی دموی اسہال کی صورت پیش آئے جگر کی کیفیت ضرور معلوم کر لینی چاہیے۔ اکثر طبیب اس طرف دھیان نہیں دیتے اور اسہال دموی کا علاج کرنے لگتے ہیں جس سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ (سرابیون)

وہ ذوسطاریا دموی جو رگوں کے منہ کھل جانے یا جگر کی کمزوری کے باعث ہوتا ہے اس کے درمیان اور اس صفراوی ذوسطاریا کے درمیان فرق جس میں آنتیں چھل جاتی ہیں اور ان سے خون خارج ہونے لگتا ہے:

ذوسطاریا دموی میں	ذوسطاریا صفراوی میں
۱ درد نہیں ہوتا	1 درد ہوتا ہے۔
۲ شروع سے آخر تک صرف خون خارج ہوتا ہے	2 پہلے صفراوی مادہ پھر ردی، خراب مادے پھر خون اور قشور خارج ہوتے ہیں۔
۳ خون دوروں اور باریوں سے خارج ہوتا ہے	3 کوئی دورہ یا باری نہیں ہوتی
۴ جسم کے اندر کمزوری آجاتی ہے	4 کمزوری نہیں ہوتی
۵ جگر میں درد ہوتا ہے	5 آنتوں میں درد ہوتا ہے

اگر زحیر میں گٹھلیاں یا سدے خارج ہوں اور حرارت کی شکایت نہ ہو تو حب مقل یا صمغ بطم کا استعمال کیا جائے اس کے استعمال سے وہ آسانی سے خارج ہو جائیں گے اور خراش و پیچ اگر ہو گیا ہے تو اس میں بھی فائدہ ہوگا اور اگر حرارت کی شکایت موجود ہو تو مغز خیار شنبر، رب السوس اور کتیرا سے مرکب گولی استعمال کی جائے اور وہ زحیر جو ریاح غلیظ کی وجہ سے عارض ہوتی ہے وہ نیچے سے تناؤ پیدا کرتی ہے اور اس کے علاج میں جالسات سے فائدہ ہوتا ہے اور بسا اوقات نیم گرم روغن وغیرہ سے حقنہ کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اس حد تک کہ سدے خارج ہو جائیں۔ (مؤلف)

چھوٹی آنتوں اور بڑی آنتوں کے زخموں کی علامات فارقہ :

1۔بڑی آنتوں کے زخم وخراش میں بڑے بڑے اور موٹے موٹے چھلکے سے خارج ہوتے ہیں اور چھوٹی آنتوں کے زخم میں پہلے ناف کے اوپر درد زور مارتا ہے پھر اس کے بعد چھوٹے چھوٹے اور پتلے پتلے چھلکے سے خارج ہوتے ہیں اور اس کے برعکس۔

2 -چھوٹی آنتوں سے آنے والے چھلکے دوسرے مادّوں سے بہت زیادہ لت پت ہوتے ہیں اور بڑی آنتوں سے آنے والے اس کے برعکس بہت زیادہ لت پت نہیں ہوتے۔

3۔بڑی آنتوں سے خارج ہونے والے مواد میں چکنائی موجود ہوتی ہے۔

علاج :

سب سے پہلے اس امر کا جائزہ لیں کہ آنتوں میں گرنے والے مادے کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے اور صرف اس کا اثر باقی رہ گیا ہے یا اس کا گرنا ابھی مستقل جاری ہے اگر جاری ہو اور فاسد مادہ پورے جسم کے اندر پھیل چکا ہو تو اس کو ختم کرنے کی طرف دھیان دیں اور اس کا استفراغ کریں۔

مادے کے برابر گرنے اور جاری ہونے کی علامت یہ ہے کہ براز میں فاسد مواد خارج ہوتے ہیں اور اگر جگر وغیرہ کی کمزوری یا سوء مزاج کی وجہ سے ایسا ہو تو پھر اس طرف خاص طور سے دھیان دینے کی ضرورت ہے۔ ہاں جب یہ مرض مستحکم ہو جائے تو اس وقت نفس قرحہ کو ٹھیک کرنے کی تدبیر کریں۔ مریض کو دو روز تک غذا نہ دیں اگر بخار نہ ہو تو تیسرے روز لوہے سے دودھ پکا کر گاڑھا کر کے اسے بہ طور غذا دیں یہ اس کے لئے بہت مفید ہے۔ پھر اس کے بعد آب انار ترش میں روٹی تر کر کے کھانے کے واسطے دیں پھر اس کے لئے ایسا حریرہ کھانے کو تجویز کیا جائے جو چاول اور گیہوں کے آٹے اور دودھ سے تیار کیا گیا ہو اور چربی کی جگہ بکری کی چربی استعمال کرائیں یا باجرہ سے تیار کیا ہوا حریرہ استعمال کرنے کی ہدایت دیں۔ جس میں صمغ، خشخاش اور نشاستہ ملا لیا جائے اور سوکھی نان آب سفر جل اور آب انار گوند ملا ہوا کے ساتھ لینے کی ہدایت کی جاسکتی ہے۔(مؤلف)

اگر بخار کی شکایت نہ ہو تو اس کے ساتھ چوپایوں کے پائے پکا کر کھلائیں اور رہا گوشت کا استعمال تو یہ آنتوں کے زخموں کے لئے مضر ہے۔ اگر مدت مرض طویل ہو جائے اور قوت وطاقت جسمانی کمزور ہو جائے تو خشک پرندوں کے گوشت کھلاؤ مثلاً تیتر، چکور، بگلہ اور چوپایوں میں خرگوش اور ہرن کا گوشت اور اگر یہ میسر نہ ہو سکیں تو بھیڑ کا گوشت اور اس کے ساتھ کچھ قابض اور ممسک اشیاء شامل کر لیں اور پھلوں میں ناشپاتی،

امرود، سفر جل اور اسی جیسے دوسرے قابض پھلوں کے علاوہ دیگر پھلوں سے پرہیز کیا جائے اور پینے کے لئے بارش کا پانی استعمال کرنے کی ہدایت کی جائے۔ اگر مزید کمزوری ہو جائے تو سفر جل اور اس جیسا کوئی اور شربت پلائیں اور اگر ضعف بہت زیادہ لاحق ہو مگر بخار اور حرارت نہ ہو تو قابض پرانی شراب تھوڑی مقدار میں پلائیں اور دواؤں کے استعمال میں جلدی کریں اور جب تک مریض کی طاقت باقی رہے رب سفر جل کے ساتھ ان تخموں کا جوشاندہ پلائیں مثلاً اسپغول، تخم کنوچہ، تخم خرفہ، تخم ریحان، تخم بارتنگ، زرورد، تخم حماض بھونا ہوا، تخم خطمی، طباشیر بھونا ہوا، نشاشتہ، صمغ عربی اور طین۔ چار اجزاء اور سب کو لے کر اچھی طرح بھون لیا جائے اور ایک ساتھ جمع کر کے اس میں سے ساڑھے سترہ ماشہ لے کر گل ارمنی کے ساتھ نقوع صمغ کے ہمراہ استعمال کرائیں اور اگر بخار کی شکایت ہو تو رب سیب کے ہمراہ قرص طباشیر استعمال کرائیں اور رات کو سات ماشہ بھونا ہوا اسپغول، گل ارمنی کے ساتھ استعمال کرائیں اور اگر زخم زیریں حصے میں ہو تو حقنہ کریں اور اگر بغیر درد کے خون زیادہ مقدار میں خارج ہو تو قبض پیدا کرنے والی چیزیں استعمال کرائیں اور اگر درد شدید ہو تو سمجھو کہ اس کا مادہ گرم اور لذاع ہے لہذا ایسے میں معدل اخلاط اشیاء استعمال کرائیں اور حقنہ کرتے وقت ہوا کو اندر داخل ہونے سے بچانا چاہئے کیوں کہ یہ مضر ہے۔

ایسا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ عضو ایسی پیپ سے لت پت ہوتا ہے وہ اس سے پاک نہیں ہو پاتا اور اگر اس سے چپک جائے تو بالکل حل نہیں ہو پاتا۔ حقنہ کرتے وقت انبوب یا نلکی میں موم اور تیل لگایا جائے اور اگر کچھ اندیشہ ہو تو حلقہ مقعد کو ہلکا گرم کر لیا جائے اس سے بہت دیر تک حقنہ کی دوا اندر رہتی ہے۔ اس مقصد کے لئے قابض شراب میں صاف ستھری روئی بھگو کر اس سے سنکائی کی جائے اور اگر آنت کے اندر سڑاند ہو جائے جس کی علامت یہ ہے کہ پاخانہ میں بغیر خون کے صرف پیپ خارج ہوتی ہے تو ادویہ محرقہ کے استعمال کی ضرورت پڑتی ہے اور اگر خون خارج ہو رہا ہو تو اس کا استعمال قطعاً ممنوع ہے کیوں کہ یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ ظاہری زخم اور بدبو دار اور متعفن زخم کے علاج میں ان دواؤں کا استعمال نہ کیا جائے بلکہ حاد دوا کی طرف توجہ کی جائے۔ قبل اس کے کہ زخم مزید پھیلے اور بڑھے جب تک زخم سے صرف پیپ بہے قرص زرانیخ کا استعمال لازم ہے۔ پونے دو ماشہ کے بقدر لیکر اس سے حقنہ کیا جائے۔

نسخہ قرص زرانیخ :

ہڑتال تقریباً سوا آٹھ تولہ، ان بجھا چونہ تقریباً ساڑھے سولہ تولہ، قرطاس چار جز، اقاقیا چار جز ان سب کو لے کر آب بارتنگ میں گوندھ لیں اور قرص بنا کر سایہ میں خشک کر لیں۔ کبھی کبھی اس میں طراثیث تقریباً ساڑھے پانچ تولہ کا اضافہ کر لیا جاتا ہے۔ اس میں سے پونے دو سے ساڑھے تین ماشہ تک لے کر اس سے

حقنہ کیا جائے اس کا طریقہ یہ ہے کہ چھ اوقیہ (نصف رطل) آب بارتنگ اور کئی بار دھوئے ہوئے چاول کی پیچ کو گلاب میں حل کرنے کے بعد حقنہ کیا جائے اور چونکہ اکثر و بیشتر زیریں اور بالائی دونوں آنتوں میں درد رہتا ہے۔ اس لئے دوا کا استعمال بذریعہ حقنہ اور منہ کے ذریعہ دونوں طریقوں سے کیا جائے۔ اگر زخم معاء مستقیم میں اس جگہ پر ہو جہاں فتیلے پہنچ سکتے ہیں تو اس کے لئے دم الاخوین، قاقیا، گل ارمنی، اسفیداج کو بہ طور فتیلہ استعمال کیا جائے اور مریض کو قبض پیدا کرنے والی دواؤں کے جوشاندے میں آبزن کرایا جائے۔ (مؤلف)

شدید بخار کے ساتھ اسہال دموی کی شکایت میں ایک بہترین نفع بخش دوا:

خشک گلاب چودہ گرام، صمغ، بسد ساڑھے دس دس ماشہ، زعفران، طباشیر، گلنار، قاقیا، سماق، گل مختوم، لحیۃ التیس ساڑھے تین تین گرام، اسپغول سات ماشہ، حب الحماض مقشر سات ماشہ، افیون دو دانگ، مصطگی پونے دو ماشہ، کافور دو دانگ، خشخاش سفید سات ماشہ۔ سب کو عصارہ بارتنگ میں گوندھ کر حسب دستور دوا تیار کر لی جائے۔ (قرابادین حبیش) الاولی من الفردات۔

وہ لیسدار اور مغری چیزیں جو حدت و گرمی کو ختم کرتی اور چبھن پیدا کرنے والے فضلات کی وجہ سے پیدا ہونے والی حرقت و سوزش امعاء میں فائدہ کرتی ہیں شرباً استعمال کی جائیں یا ان سے حقنہ کیا جائے۔ بطخ کی چربی عصارہ خندروس، مرغابی کی چربی اور بکری کی چربی ان سب چیزوں میں سب سے زیادہ نفع بخش بکری کی چربی ہے کیوں کہ یہ چربی آنتوں کی لذع و سوزش کو تسکین پہنچاتی ہے ان پر اپنی جمودی خصوصیت کی وجہ سے اور بہت تیز مغری ہونے کی وجہ سے۔ صدیدی دموی اسہال کی ایک قسم ذوبان کی وجہ سے ہوتی ہے جو تازہ گوشت یا ان اخلاط میں واقع ہوتا ہے جن میں رقت نہیں ہوتی کہ گردے اسے جذب کر سکیں لہذا اس کا رخ آنتوں کی طرف پھر جاتا ہے۔ (العلل والاعراض)

جیسا کہ کتاب العلامات میں ہے اسہال دموی کے ساتھ بخار اور پیٹ میں مَیس کی شکایت ہو تو سمجھو کہ آنتوں کے اندر زخم کے ساتھ ورم موجود ہے اور اگر پیٹ سے خارج ہونے والا مادہ بدشکل ہو اور اس کے ساتھ بدبودار پیپ بھی نکلے تو سمجھو کہ آنتوں میں عفونت ہے۔ اس کے اور کبدی اسہال کے درمیان فرق یہ ہے کہ کبدی میں بدبو نسبتاً کم ہوتی ہے بلکہ کبھی کبھی تو بالکل نہیں ہوتی اور اس کی شکایت سے پہلے درد جگر اور پیاس لگنے کا عارضہ رہا ہو گا باقی کوئی دوسرا درد نہیں ہوتا اور قرحہ خبیثہ میں بہت تیز درد ہوتا ہے اور بہت بدبو بھی۔ اس صورت میں ہڑتال سے حقنہ کر دینے کو بہتر سمجھتا ہوں۔ اگر گوشت کے ٹکڑے خارج نہ ہوں لیکن اگر خارج ہوں تب بھی حقنہ کر دیا جائے تو ٹھیک رہے گا کیوں کہ شاید اسی سے مرض ٹھیک ہو جائے۔

میں نے بعض مریضوں میں دیکھا کہ اس عمل کے بعد فضلہ خارج ہوتے ہی صحت ہو گئی مگر یہ کہ وہ کبدی اسہال تھے اور کبدی اسہال میں ہڑتال سے حقنے نہ کئے جائیں ہڑتال سے حقنے اسی صورت میں کئے جائیں جب کہ بدبو ہر چیز پر غالب ہو یا خارج ہونے والا مادہ پورا کا پورا اسفید ہو۔ (مؤلف)

اسہال دموی میں ہر علاج سے بہتر تقلیل غذا کا اصول ہے جو بھی غذا لی جائے ہلکی اور زود ہضم ہونی چاہئے۔ (فلیغریوس۔ فی کتابہ الی العوام)

خلط سوداء اور دیگر اسباب سے پیدا ہونے والی خراش کے درمیان فرق یہ ہے کہ اس کے براز میں کھٹی بو ہوتی ہے اور زمین میں جوش آجاتا ہے اس صورت میں مریض اچھا نہیں ہوتا اور کبھی کبھی اسہال سوداوی ہوتا ہے تو مریض شفایاب ہو جاتا ہے اور جگر کے اندر احتراق کی وجہ سے جو اسہال ہوتا ہے وہ بد شکل ہوتا ہے جس میں کوئی کھٹی بو نہیں ہوتی اور نہ ہی اس سے مٹی میں جوش آتا ہے۔ (مؤلف)

جیسا کہ میں نے یہودی کے ہاں دیکھا جب خارج ہونے والا مخاطی اور دموی مادہ پیلے رنگ کا جھاگدار ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے ہونے والی خراش صفراوی کہی جاتی ہے اور جب خارج ہونے والا مادہ چپچپا اور مخاطی ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے ہونے والا زخم بلغمی کہا جاتا ہے اور جب خارج ہونے والا مادہ رقیق اور سیاہی مائل ہوتا ہے اور اس میں سے تیز کھٹی بو آتی ہے تو وہ سوداوی مرض کی دلیل بنتا ہے۔ زحیر بارد کے مریضوں کے لئے جو احتیاط و پرہیز لازم ہے وہ یہاں پر بھی ضروری ہے مثلاً ٹھنڈک سے بچنا خاص طور سے پیٹ پر اور دونوں ٹانگوں میں ٹھنڈک لگنے سے بچا جائے اور غلیظ بلغمی کھانوں سے پرہیز کیا جائے مثلاً ککرمتا، شلجم اور اترج کا گودا، آڑو، شفتالو اور تمام تازہ پھل سوائے قابض پھلوں کے۔ (مؤلف)

قرص طباشیر ممسک کے اجزاء اور طریقۂ تیاری :

طباشیر، گل سرخ، صاف کیا ہوا سماق، تخم حماض مقشر، ان سب اجزاء کو لے کر آب صمغ عربی میں گوندھ کر قرص تیار کر لی جائے۔ یہ پیاس اور حرارت کے ساتھ قروح امعاء کی شکایت میں بہت مفید ہے اور جب پیاس اور حرارت کی شکایت نہ ہو تو کندر، مصطگی، ابہل، نانخواہ، طین، طباشیر اور صمغ سے مرکب قرص تخم سپنداں کے ہمراہ استعمال کی جائے۔

جب تک براز میں خون خارج ہوتا نہ دکھائی دے کسی بھی حقنے میں اقاقیا شامل نہ کیا جائے۔

بواسیر کے ساتھ زحیر کی شکایت میں بھونے ہوئے تخم سپنداں کا استعمال مفید ہوتا ہے اور شکم کے مریض کو سماق اور بلوط کی روٹی کھانے کا مشورہ دیا جائے۔ (یہودی)

اسہال دموی، کندر، شراب قابض اور سرکہ اور اس کے ساتھ اقاقیا اور اس جیسی دوسری دواؤں کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔ زحیر اور مسلسل اسہال کی شکایت میں مقعد کی گرم اور کسیلی چیزوں سے سنکائی کی جائے مثلاً جو شاندہ مازو اور اس سے گرم گرم ضماد کیا جائے اور قوی درجہ کی قابض دواؤں کے ساتھ گرم اشیاء سے ضماد کیا جائے مثلاً ابہل اور اس کے متماثل دوسری دوائیں۔ (بولس)

اسہال دموی یا تو درد کے ساتھ ہوتا ہے یا بغیر درد کے ہوتا ہے اور جو بغیر درد کے ہوتا ہے وہ یا تو صاف خالص خون کی شکل میں ہوتا ہے۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب کہ جسم کا کوئی عضو کٹ جائے یا کوئی معمول کی ریاضت چھوٹ جائے اس صورت میں خون زیادہ مقدار میں دفعتہً خارج ہوتا ہے اور یا تو تازہ گوشت کی دھوون کے مانند ہوتا ہے ایسا جگر میں سردی لگ جانے کی وجہ سے ہوتا ہے اور یا پھر گاڑھے سیاہ خون کی شکل میں خارج ہوتا ہے ایسا جگر کے اندر سدہ پیدا ہو جانے کی وجہ سے ہوتا ہے جس سے وہاں کا خون جسم کے اندر جاری نہیں ہو پاتا بلحہ جگر کے اندر محبوس ہو کر جل اٹھتا ہے اور غلیظ سیاہ ہو جاتا ہے پھر وہی خون آنتوں کی طرف دفع ہوتا ہے۔ (جوامع الاعضاء الآلمہ)

وہ اس وجہ سے سیاہ اور غلیظ ہو کر خارج ہوتا ہے کہ وہ تلیّ سے آتا ہے۔ (مؤلف)

جیسا کچھ یہاں پر ہے مرہ دموی کے اسہال اور قرحہ امعاء کے درمیان اور اسہال دموی کبدی کے درمیان واضح علامت فارقہ کی حیثیت میں درد و مروڑ آنوں اور خون کا ذکر کرنا چاہئے جو ڈھیرے ڈھیرے تھوڑی تھوڑی مقدار میں ہمیشہ قائم رہتے ہیں لیکن اسہال دموی کبدی بغیر درد و مروڑ کے ہوتا ہے اور دوروں وباریوں سے ہوا کرتا ہے اور زیادہ مقدار میں ہوتا ہے۔ رہا زحیر کا معاملہ تو یہ یا تو تیز ٹھنڈک لگ جانے کی وجہ سے ہوتا ہے اور یا جرم امعاء کے اندر پت کے گھس جانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (مؤلف)

میں سمجھتا ہوں کہ زحیر میں مغص کی شکایت زیادہ ہوتی ہے۔ (مؤلف)

جس کسی کو زیریں آنتوں میں کوئی علت ہو اسے صبح و شام جب بھی اجابت ہو، حقنہ لینا چاہئے۔ (جالینوس سے منسوب ایک کتاب سے)

تھوڑی مقدار میں خون کے ساتھ صفراء اور بلغم کا خارج ہونا زخم کی ابتدا کی علامت ہے۔ یہی چیز زیادہ مقدار میں خارج ہونے لگے تو قرحہ کے مستحکم ہونے کی علامت ہے اور اگر اس کے ساتھ خراطہ یا آنوں مل کر آنے لگے تو زخم کے انتہا کی علامت ہے۔ (الاعضاء الآلمہ)

زخم یا قرحہ کے درجہ ابتداء میں مغری اور قابض چیزوں کے استعمال کی ضرورت ہوتی ہے اور درجہ

استحکام میں مقویات کی۔ جب کہ خون کم اور پیپ زیادہ خارج ہو یا بدبو بہت تیز ہو اور پیپ نکلتی ہو تو اس وقت ہڑتال کے استعمال کو ضرورت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

پرانے قروح امعاء کے علاج کے لئے کاوی چیزیں استعمال کی جائیں چونکہ زخم میں عفونت آجاتی ہے۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ کام میں لایا جائے۔

بغیر بجھا چونا 35 ماشہ، ریشمی کپڑے سے چھانا ہوا، ہڑتال زرد کا سفوف ساڑھے سترہ ماشہ اور الکلی اور چونے کو لے کر پانی میں بھگو کر اور تین روز تک رکھ چھوڑیں پھر اس کے ساتھ ہاون میں ذینک اس قدر سحق کیا جائے کہ وہ اس میں حل ہو جائے اور سیاہ پڑ جائے۔ پھر قرص بنا کر اسے خشک کر لیا جائے اور اس میں عدس مقشر اور گل سرخ کا جوشاندہ تین اونس شامل کر کے اس سے حقنہ کیا جائے مغری چیزوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔

اگر مریض کو شدید لذع و سوزش محسوس ہو تو اجزاء کی مقدار حسب استطاعت کم کر دیں اور اگر اس قدر شدید لذع و سوزش ہو کہ مریض پر غشی طاری ہو جانے کا اندیشہ ہو تو نیم گرم تیل سے حقنہ کریں کہ لذع کو سکون آجائے۔ جب تک مریض کو لذع سے سکون نہ مل جائے زخم کی شدت کے اعتبار سے کئی بار حقنہ کریں، اس کی مقدار ہڑتال اور اس میں حل شدہ پانی کے برابر ہونی چاہئے۔ اگر مرض شدید ہو تو نیم گرم تیل کو نمک کے پانی میں ملایا جائے۔ یہ بہت تیز قسم کا ہو جاتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ مسور کی دال، گلاب، مازو اور جفت بلوط کے جوشاندے میں ملایا جائے۔ اس سے اچھی طرح کھرنڈ بن جاتا ہے۔ حقنہ کرنے سے پہلے مریض کی قوت و طاقت کا اندازہ کر لیا جائے، اگر قوت کمزور اور حقنہ کرنے کی ضرورت ہو تو تھوڑا تھوڑا اور کئی بار میں کیا جائے اور اسی قدر کیا جائے جس سے کہ لذع و سوزش کم ہو جائے اور حقنہ کرنے سے قبل مریض کو تھوڑی سی مقدار میں قوی غذا کھلا دی جائے جیسے چکور، قردمانا، آب سماق کے ساتھ اور اسی قبیل کی دوسری چیزیں۔ حقنہ کے لئے قرص زرانیخ کی مقدار نصف درہم سے ایک درہم ہے۔ تین اونس دواؤں کے جوشاندے کے ساتھ ہے۔ اس کے استعمال سے بڑے نقصان کا بھی امکان رہتا ہے چنانچہ اگر اس کے استعمال سے بہت تیز لذع و سوزش ہونے لگے تو اس کا تدارک اس طور پر کریں کہ نیم گرم تیل سے تھوڑا تھوڑا حقنہ کر دیں۔ لذع سے سکون مل جائے اور آنتوں میں جلن نہیں ہوگی۔ (مؤلف)

تج امعاء کے مریض کو اٹھارہ ماشہ صمغ عربی آب سرد میں پیس کر استعمال کرایا جائے اور آب سرد کے ہمراہ فلونیا فارسی پلایا جائے یا چاول کی پیچ اور تازہ دودھ کو لوہے سے گرم کر کے اسے پلایا جائے اور ساڑھے تیرہ ماشہ کے بقدر خرگوش کا پنیر پلایا جائے۔ (جورجس)

اس بات کو سبھی لوگ جانتے ہیں کہ مزمن اسہال دموی میں کچھ عجیب بدبودار مادے خارج ہوتے ہیں اور زحیر میں ایسا کچھ نہیں ہوتا کیوں کہ زیریں آنت کا زخم ہے۔ (تفسیر ثانی ابیذیمیا)

قروح امعاء کے لئے ایک بہترین شربت جو کہ مسکن عطش بھی ہے جیسا کہ المیامر میں مذکور ہے۔ انار دانہ ترش، سماق، غبیرا، نڈی، خرنوب، سفرجل، امرود ہموزن لے کر پکایا جائے یہاں تک کہ سب گل جائیں اور آپس میں مل جائیں تب مریض کو پلایا جائے۔ (مؤلف)

قروح امعاء کے لئے ایک مفید نسخہ :

کندر، اقاقیا، رسوت لے کر اس میں سے ایک مثقال کے برابر استعمال کرایا جائے۔ میں نے قروح امعاء کے لئے کوئی ایسی دوا نہیں دیکھی جس میں افیون یا بنج جیسی کوئی دوسری دوا نہ شامل ہو، یہ درست بھی ہے کیوں کہ یہ مجفف، مدمل اور مخدر و ممسک بطن خصوصیات رکھتی ہیں۔ قرص زرنیخ کی مقدار حقنہ تین یا چار مثقال ہے پانچ اونس قابض چیزوں کے جوشاندہ کے ہمراہ۔ لیکن یہ قرص بہت تیز اور بہت حاد نہیں ہونی چاہئے۔ (ابیذیمیا)

مجھے کاتب نے بتایا : میں نے ایک بار ابن نصیر کو ایک اونس روغن گل خام میں ساڑھے چار ماشہ ذرور اصفر ملا کر حقنہ کیا۔ میں نے اسے قلقندیون مصعد سمجھا تھا۔ پس خلفہ کی تعداد سو سے گھٹ کر دس رہ گئی اور دوسرے روز خلفہ کی شکایت نہیں ہوئی اور پندرہ روز کے بعد ٹھیک ہو گیا، خلفہ پھر عود کر آیا لہذا پھر علاج کیا گیا تو شفاء حاصل ہو گئی۔ (مؤلف)

نسخہ قرص زرنیخ :

ہڑتال سرخ و زرد ایک ایک حصہ، اقاقیا، چونہ نصف نصف لے کر کسی قابض شراب میں گوندھ کر ساڑھے تیرہ تیرہ ماشہ کے برابر کی ٹکیاں بنالی جائیں اور پھر ایک ٹکیہ لے کر قابض پانی کے ہمراہ حقنہ کیا جائے اور اگر قوت کم ہو تو اس کی کم سے کم مقدار میں شراب ممزوج ملا کر حقنہ کریں۔ (المیامر)

قرص زرنیخ کا دوسرا نسخہ :

ہڑتال زرد اور چونہ دو جز، افیون، کندر اور دم الاخوین ایک ایک جزء سب کو لے کر جوشاندہ گلاب میں گوندھ لیا جائے اور پھر جوشاندہ خشخاش اور گلاب میں ملا کر حقنہ کیا جائے اس نسخہ کے استعمال سے کوئی درد نہیں ہوتا اور بغیر ہڑتال کی شمولیت کے یہ نسخہ بھی بہت خوب ہے۔ چھلی ہوئی مسور، گلاب، چاول، گلنار، خشخاش اور چھلا ہوا جو سب کو لے کر پکایا جائے اور اسی میں کندر، دم الاخوین، اسفیداج، رصاص

، شنگرف، اقاقیا ملا کر آب صمغ کی مدد سے قرص بنالی جائے اور پھر چودہ ماشہ کی قرص لے کر تین اونس جوشاندہ میں حل کرلیا جائے پھر نصف اونس روغن گل کے ساتھ حقنہ کیا جائے اور پھر اسہال کو دیکھا جائے اگر اس میں خون غالب ہو تو بکھٹی اور کسیلی دوا و غذا کی طرف توجہ کی جائے اور گلاب، گلنار اور کحل کے حقنے کئے جائیں اور اگر بہت تیز مروڑ اور میس ہو تو ادویہ مغریہ کا استعمال کیا جائے۔ یعنی چاول، جو مقشر ،روغن دہن، بکری کی چربی، اسفیداج کی قرص طین، ابلے ہوئے انڈوں کی زردی اور اسی قبیل کی دوسری چیزیں لے کر اس سے حقنہ کیا جائے اور جب پیپ بہت زیادہ ہو تو ادویہ غسالہ منقیہ کا استعمال کیا جائے مثلاً ہڑتال، کاغذ سوختہ وغیرہ۔ (مؤلف)

شدید لذع و سوزش کی شکایت میں تخم کتاں اور میتھی کے پانی سے حقنہ کیا جائے، بالغوں کے لئے مقدار حقنہ چار اونس ہے اور بچوں کے لئے دو اونس۔ (المیامر)

دوسرا نسخہ :

ہڑتال زرد نو ماشہ، ہڑتال سرخ ساڑھے بائیس ماشہ، ان بجھا چونہ تیں، کاغذ سوختہ چار، ان سب کو لے کر رکھ لیا جائے اور حقنہ کے وقت اس میں سے ساڑھے تیرہ ماشہ کے بقدر لے کر چھ دوارق آب سرد میں ساڑھے تیرہ ماشہ نمک مل کر کے اس سے حقنہ کیا جائے۔ (المیامر)

اس قسم کے علاج کا ذکر کتاب حیلۃ البراء میں موجود ہے اور اس کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جبکہ زخم میں بہت زیادہ عفونت ہو گئی ہو اور مریض خوب طاقتور ہو۔ (مؤلف)

مقعد اور آنت کے زخموں کے علاج کے لئے بہترین قرص :

عفص، مازو خام اور فج کی سرمہ کی مانند باریک پیس لیا جائے اور میدے اور چاول کے آٹے کو ریشمی کپڑے میں چھان لیا جائے اور پھر ان سب کو انڈے کی زردی اور سفیدی میں گوندھ لیا جائے۔ اس میں صمغ عربی بھی شامل کرلیں۔ پھر ان سے چھوٹی چھوٹی ٹکیاں بنائی جائیں اور تنور کی گرمی میں اس قدر جھلسا لیا جائے کہ وہ جل نہ جائیں پھر مریض کو ایک ٹکیہ کھلائی جائے۔ ایک ٹکیہ ساڑھے سترہ ماشہ کے برابر ہونی چاہئے اور اگر بخار نہ ہو تو اس کے ساتھ دو دانگ کالی مرچ اور دو دانگ افیون استعمال کرائی جائے اور قرص زرانج سے حقنہ مریض کو اس کی قوت برداشت، قوت بدنی اور جسمانی ساخت کے مطابق ہی کیا جائے۔ زیادہ سے زیادہ مقدار حقنہ اٹھارہ ماشہ ہے۔ اوسطاً نو ماشہ اور کم از کم ساڑھے چار ماشہ۔ اس کا حقنہ اسی وقت استعمال کیا جائے جب قروح یا زخم پرانے ہو چکے ہوں۔ اس میں زعفران اور افیون شامل کر دینے سے درد سے سکون

مل جاتا ہے اور نیند آجاتی ہے اور مریض کو حقنہ کرنے سے پہلے کچھ کھلا پلا دینا چاہئے۔ ایک اور قرص زرنیخ ہے جس کے بعض اجزاء یہ ہیں۔ بزر بنج، افیون، زعفران اور قبض پیدا کرنے والی چیزیں اور کچھ خوشبودار چیزیں ان سے ٹکیاں بنالی جائیں اور بوقت ضرورت ان کو کسی چیز میں حل کر کے اس سے طلاء کیا جائے میں نے اسی صورت میں پیچش میں استعمال ہونے والے قابض شیافات کا استعمال بہتر پایا ہے۔ یہ میرا تجربہ ہے۔ ان میں سے سب سے بہتر ایک شافہ کا نسخہ مندرجہ ذیل ہے۔:

مازو خام، اسفیداج، رصاص، کندر، دم الاخوین، افیون۔ ان سب اجزاء کو لے کر حسب دستور شافہ تیار کر لیا جائے اور پھر استعمال کیا جائے۔ (مؤلف)

سردی کے ساتھ آنتوں کے زخم کی شکایت ہو تو اس کے لئے نسخہ سفوف :

تخم کتاں، تخم خطمی، بالون، تخم ریحاں، کندر، صمغ، طین، مصطگی، سعد، نانخواہ، ان سارے اجزاء کو سفوف کر لیا جائے پھر استعمال کیا جائے۔ بہت مؤثر نسخہ ہے۔ (مؤلف)

خشخاش سے حقنہ کرنا قرحہ امعاء میں بہت مفید ہے، مسکن درد ہے اور اسہال کو روک دیتا ہے۔ (کتاب الخن)

حقنہ کے لئے مصلح تخمیات :

جو مقشر، چاول، عدس مقشر (چھلی ہوئی مسور)، خشخاش اور اس کے علاوہ گلاب، بلوط، گلنار اور اسی قبیل کی دیگر اشیاء۔ (مؤلف)

زخم جب پرانا ہو جائے اور اس میں سڑاند آجائے اور مریض کے ضعف اور ذکاوت جس کی وجہ سے ہڑتال کا حقنہ کرنا ممکن نہ ہو تو ماء العسل کے ذریعہ حقنہ کریں پھر اس کے چار گھنٹے بعد نمک کے پانی کے ذریعہ حقنہ کریں پھر اس کے بعد نیم گرم پانی میں گل مختوم ملا کر اس سے حقنہ کریں۔ یہی اس کا شافی علاج ہے۔ (مؤلف)

اگر کسی کو قے یا پیشاب میں خون آئے اور اچانک اس کی وجہ سے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جائیں اور زرد پڑ جائیں یا پیٹ پھول جائے اور نبض کی رفتار کم ہو جائے تو سمجھنا چاہئے کہ ان میں سے کوئی چیز اس کے پیٹ میں جم گئی ہے۔ (کتاب العلامات)

اگر سحج امعاء میں صفراء کا عمل دخل ہو، کبھی ٹھیک ہو جاتا ہو اور کبھی دوبارہ پریشان کرنے لگتا ہو

اور خراب قسم کے تیز اسہال ہوں تو اس کا علاج تبرید جگر ہے، دائیں ہاتھ کی رگ باسلیق اور رگ اسیلم کی فصد کھولیں اور مقام جگر پر ادویہ مبردہ رکھیں اور ملین وبارد تخموں کے پانی کے ساتھ انار، کچے انگور اور چوزے کھانے کی ہدایت کریں اور اس کے پینے کے پانی میں گل ارمنی یا صمغ شامل کر لیں۔ ہڑتال سے حقنہ نہ کریں سوائے اسی حالت میں کہ خارج ہونے والی شئے سفید ولیسدار ہو اور جب دموی اور دردی مادہ غالب ہو اور پتلے پتلے بار بار دست ہوں تو اس کا استعمال ہرگز نہ کریں یہاں تک کہ عفونت زیادہ ہو اور خارج ہونے والی چیز سفید رنگ کی ہو اور وہ سخت خراش جس میں آنتوں کی ایک تہہ چھل چکی ہو اس میں بھی ہڑتال کے حقنے استعمال نہ کئے جائیں مگر یہ کہ اس میں عفونت نہ پڑی ہو۔ اس کا سب سے بہترین علاج صمغ اور طین کے ہمراہ لوہے سے پکایا ہوا بکری کا دودھ ہے۔ اگر گائے کا دودھ ہو تو اس کا مکھن پہلے نکال لیا جائے پھر پکا کر استعمال کیا جائے اور اگر اسے بخار تیز ہو تو پھر اسے دودھ نہ پلایا جائے بلکہ جو اور صمغ کا حریرہ بنا کر پلایا جائے۔ (ابن ماسویہ)

سحج کے لئے سب سے زیادہ نفع بخش چیز مکھن نکالا ہوا دودھ ہے تاکہ دست نہ ہونے لگیں۔ (ابن ماسویہ)

سحج کے درجہ ابتداء میں تخمیات اور مغریات کا استعمال بہتر ہے۔ پرانا اور طویل المدت ہو جانے پر مکھن نکال کر لبالا ہوا دودھ ہے۔ مزید وقت گزرنے اور معاملہ بڑھ جانے پر ہڑتال کا استعمال بہتر ہے ان سب حالات میں جگر کے احوال و کوائف کا جائزہ لینا چاہئے کیوں کہ اکثر خراش محض اسی کی خرابی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ (مؤلف)

اگر کسی مریض کو اجابت میں گوشت کے بڑے لوتھڑے خارج ہونے کے بعد پیٹ میں گرانی اور تمدد (تناؤ) کی شکایت ہو جائے اور اجابت کی مقدار کم ہو جائے تو سمجھنا چاہئے کہ آنت پھٹ گئی ہے۔ اگر یہ شکایت زیریں آنت میں ہو تو بسا اوقات اس کی وجہ سے مراق کے اندر ورم ہو جاتا ہے اس میں خشک براز خارج ہوتا ہے اور مریض اسی شکایت کے ساتھ پوری زندگی گزار دیتا ہے۔ یہ شکایت اگر اوپری آنت میں ہو تو وہ زیادہ خطرناک ہے اور خاص طور سے اگر وہ صائم میں ہو۔ مریض لاغر و کمزور ہو کر مر جاتا ہے اور کبھی کبھی کمزوری اور لاغری آنے سے پہلے ہی مر جاتا ہے کیوں کہ گوشت کے لوتھڑے زیادہ شدت کے ساتھ خارج ہوتے ہیں اور وہ کھاتا ہے تو پیٹ میں جگہ خالی نہیں رکھتا کھا کھا کر اپنے پیٹ کو خوب پھلا لیتا ہے اور مر جاتا ہے۔ (مؤلف)

اجابت میں جو کچھ خارج ہو اس کا اچھی طرح معائنہ کرنا چاہئے۔ مریض سے پوچھا جائے کہ کیا آنتوں اور چھلکوں کے ساتھ کچھ زرد رنگ کی بھی چیزیں خارج ہوتی ہیں اور کیا اس سے پہلے مخرج صفراء کوئی دوا استعمال میں رہی ہے۔ اگر جواب مثبت ہو تو سمجھئے کہ خراش (سحج) صفراء کی حدت کی وجہ سے ہوئی ہے یا اس

کی علت نجِ صفراوی ہے۔ اسی طرح اگر پاخانے میں کچھ حریف جماد چیزیں اور مختلف نیلے رنگ کا پت وغیرہ نظر آجائے تو بھی علت نجِ صفراوی ہے اور اگر آنتوں اور چھلکوں کے ساتھ کوئی سفید رنگ کا لزج مادہ پایا جائے تو اس کی علت بلغمی مادہ ہے۔ اور اگر اس کے ساتھ سیاہ خلط ہے تو سمجھئے کہ مرض خطرناک ہے تو اس وقت اس خلط کی کیفیت کے بارے میں معلوم کرنا چاہئے۔ اگر یہ پتہ چل جائے کہ وہ مرہ سودا ہے اگر وہ مزمن ہو چکا ہے تو ٹھیک نہیں ہو سکتا اور اگر مزمن نہیں ہوا ہے تو معدل اور مقوی چیزوں کے استعمال سے اچھا ہو سکتا ہے۔ (مؤلف)

نجِ صفراوی حاد کے مریض کو ایسا دودھ پینے کی ہدایت کی جائے جسے ابال کر گاڑھا بنالیا گیا ہو (ابالتے ابالتے آدھا جلادیا جائے) تین درہم صمغ عربی کے ہمراہ یہ گاڑھا دودھ پلایا جائے۔ بہت مؤثر اور مفید ہے۔ اگر حقنہ کرنا چاہیں تو پہلے اس پانی کو پکالیا جائے اور پکا کر شہد کی مانند گاڑھا بنالیا جائے۔ اگر مریض کو حمام کی ضرورت ہو تو اس سے پہلے اسے قابض شراب یا رب سفر جل میں بھگوئی ہوئی روٹی کھلادی جائے۔ نج (خراش) تین وجہوں سے ہو سکتا ہے۔ 1۔ بلغم مالح-2۔ مرہ صفراء-3۔ سوداء۔ بلغم مالح کی وجہ سے ہونے والے خراش کی علامت یہ ہے کہ اجابت میں سفید رنگ کی لزج قسم کی کوئی چیز بہت زیادہ خارج ہوتی ہے اور اس کے ساتھ حرارت اور پیاس کم لگتی ہے۔ مرہ صفراء کی وجہ سے ہونے والے خراش کی علامت یہ ہے کہ اجابت میں صفراء اور جھاگ خارج ہوتا ہے اور پیاس کی اور حرارت کی شکایت ہوتی ہے۔ سوداوی خراش کی علامت یہ ہے کہ اجابت میں کوئی سیاہ چیز خارج ہوتی ہے جو بہت بدبودار ہوتی ہے۔

جب اسہال کا معاملہ بہت بھیانک ہو جائے تو حقنہ میں کوئی روغن نہ ملائیں مگر بہت کم مقدار میں یا اسے گلاب اور برگ آس کے ساتھ جوش دیا جائے ایسے ہی بُرے گندے زخم کے معاملے میں احتیاط برتی جائے۔ رہے ہڑتال کے حقنے تو اس میں کوئی روغن قطعاً نہ استعمال کیا جائے اور اس سے پہلے پانی اور نمک کے ذریعہ حقنہ کرلیا جائے یہاں تک کہ جب خشک براز خارج ہو جائے اور پانی رہ جائے تب سنکھیا کے ذریعہ حقنے کئے جائیں۔ اسی میں اس کی شفاء ہے۔ (تجارب المارستان)

چھوٹے بچوں کے خونی دست میں صمغ عربی، گل مختوم اور تھوڑا بھنا ہوا نشاستہ، خرگوش کا پنیر مایہ اور طباشیر سب کو لے کر خوب سحق کرلیا جائے اور اس میں سے دو دانگ روزانہ تین بار استعمال کرایا جائے یا دودھ میں صمغ شامل کر کے تھوڑا تھوڑا پلایا جائے۔ (مؤلف)

اسہال دموی کی ایک دوسری قسم نہایت ردی ہوتی ہے جس میں پاخانہ بدبودار تلچھٹ کی مانند ہوتا ہے اس میں جھاگ اور جوش مارتا گرم صفراء ہوتا ہے اور مرہ سوداء کے مشابہ ہوتا ہے لیکن مرہ سوداء نہیں ہوتا

کیوں کہ یہ گاڑھا بدبودار ہوتا ہے اور سوداء رقیق ہوتا ہے اس میں کوئی بدبو نہیں ہوتی۔

یہ اسہال دموی نحیف جسم والوں اور گرم مزاج والوں کو لاحق ہوتا ہے جو گرمی میں بہت زیادہ تعب و تکان والا کام کرتے ہیں اور ان لوگوں کو لاحق ہوتا ہے جو سخت پیاس برداشت کرتے ہیں۔ اس میں طبیب ڈھنگ سے علاج نہیں کرپاتا اور اجابت کی تعداد بڑھ جاتی ہے اور اس کا سبب محض یہ ہے کہ جگر میں بہت زیادہ حرارت پہنچ جاتی ہے اور وہ عروق سے خون جذب کرنے لگتا ہے پھر یہ خون جگر کے اندر محبوس ہوکر کچھ ہی دنوں میں کالا پڑجاتا ہے اور پھر اپنی شدت حرارت سے واضح ہوتا ہے پس جب وہ جگر پر بوجھ بنتا ہے تو اسے وہ شروع شروع میں آنت کی طرف دفع کرتا ہے اور عروق میں سے چھلکے بھی جذب کرتا ہے لیکن صرف اس مرض کے شروعات میں، پھر نہیں اور اس میں اجابت رائب (رائبہ یادہی) کی مانند ہوتی ہے اس کا سب سے مؤثر علاج حد درجہ مبردات کے ذریعہ جگر پر ضماد کرنا ہے اور نہار منہ پینے کیلئے برف کا پانی دیں اور مستقل شربت خشخاش، الثلج، ضمادات اور ماء الشعیر استعمال میں رکھیں اور بدن کی ہلکے ہلکے مالش (دلک رقیق) کریں اور جگر کو کسی بھی وقت ٹھنڈک پہنچانے والی چیز سے خالی نہ چھوڑیں۔ دونوں ہاتھوں کو دونوں بغلوں، پیروں اور جنگلاسوں کے ساتھ باندھ لیں اور ان اعضاء کی اور پورے جسم کی پابندی سے مالش کریں اس سے جسم میں خون کا دوران برقرار رہے گا لیکن جگر میں جانے سے رک جائے گا اور جگر کو ٹھنڈک پہنچے گی اور اس میں خون کے انجذاب کا عمل سست ہو جائے گا یہ حیرت انگیز اور آزمودہ علاج ہے۔ آنتوں کی حس کو کم کرنے کے لئے مخدرات کا استعمال کیا جائے اور آنتوں کے اوپر چپک پیدا کرنے والی دواؤں سے طلاء کیا جائے اور مقام جگر پر مقوی مبرد ادویہ سے طلاء کیا جائے۔ (مؤلف)

آنتوں کے زخموں کے لئے خرفہ کا ساگ کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

اسی سلسلے میں جالینوس نے کہا ہے کہ یہ بارد درجہ سوم اور رطب درجہ دوم ہے اس کے اندر گرمی بجھانے، پیاس مارنے کی زبردست صلاحیت، یہاں تک کہ دق میں بھی جو چیزیں نفع بخش ہیں ان میں سے سب سے زیادہ نفع اسی سے ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے جگر کے اندر حدت کی وجہ سے پیدا ہونے والے قرحہ کے لئے سب میں اس کو حد درجہ مفید مانتا ہوں۔ (مؤلف)

ایک شخص کی آنت میں سوراخ ہو گیا جو کچھ دنوں تک زندہ رہا۔ اس کے براز کا کچھ حصہ پیٹ کے جوف میں رہ جاتا اور کچھ باہر خارج ہو جاتا تھا۔ جس سے اس کا پیٹ پھول کر استسقاء کے مریض کے پیٹ جیسا ہو گیا پھر کچھ ہی روز بعد استسقاء کے مریض کی موت کی مدت سے پہلے ہی مر گیا۔ (مؤلف)

لسان الحمل کا استعمال قروح امعاء میں مفید ہے کیوں کہ یہ حابس و قابض خون ہے۔ خون کے اخراج کو روکنے کی زبردست خصوصیت رکھتا ہے۔ جلن اور سوزش کے لئے مسکن ہے اور ردی اور متعفن زخموں کو ٹھیک بھی کرتا ہے۔ (جالینوس)

اس موقع پر جالینوس کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ بار تنگ آنتوں کے اندر ہونے والے نئے پرانے زخموں کو ٹھیک کر دیتا ہے لہذا اہر تال کی قرص اسی کے پانی کی مدد سے تیار کی جانی چاہئے۔ پہلے اسی کے استعمال کی جانب توجہ کرنی چاہئے ممکن ہے یہی کافی و شافی ہو اور دیگر تخمیات کی جائے اسی کے تخم کا استعمال کرنا چاہئے۔ (مؤلف)

اس کا پھل جالی ہے اس کے اندر جلاء اور پاک کرنے کی خصوصیت ہے۔ (جالینوس)

اگر ایسا ہے تب تو یہ بہتر نہیں ہے بلکہ مفید نہیں ہے لہذا اس کی تحقیق کرنی چاہئے (مؤلف)

گلنار آنتوں کے زخموں میں بہت نفع بخش ہے کیوں کہ یہ زبردست قابض ہے۔ بیخ خطمی کا جوشاندہ قروح امعاء میں مفید ہے۔ (جالینوس)

کیوں کہ یہ مسکن و معدل کے ساتھ ساتھ قابض بھی ہے۔ مازو کا استعمال مفید ہے یہ آنتوں میں سرایت ہونے سے روکتا ہے۔ آنتوں کے زخموں میں لحتیہ التیس کا استعمال بہتر ہے۔ سرکہ کے ساتھ پکایا ہوا باقلا استعمال کرنا قروح امعاء آنتوں کے زخموں کے لئے بہتر ہے۔ (مؤلف)

مندرجہ ذیل چیزوں کا کھانا مفید ہے:

چھلی ہوئی مسور، باقلا، سرکہ کے ساتھ، سرکہ میں گوندھی ہوئی روٹی، سرکہ میں ابلے ہوئے انڈے کی زردی، طیہوج، چکور، کردناک، سماق، انار دانہ کا عصارہ اور خرفہ کا ساگ۔ بڑے چوکے کے تخم کا استعمال قروح امعاء کے لئے کیا جائے مفید ہے اور کندر کی پوست قروح امعاء کے لئے بہت مفید ہے۔ اطباء اس مرض میں کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ رسوت کا استعمال بھی قروح امعاء میں مفید ہے۔ طالیسفر قروح امعاء میں نافع ہے۔ ریوند قروح امعاء میں مفید ہے۔ (مؤلف)

متعفن زخموں میں گل مختوم کا استعمال بہتر ہوتا ہے لیکن اس کے استعمال سے پہلے ماء العسل سے پھر نمک کے پانی سے حقنہ کر لیا جائے تب پھر اس سے حقنہ کیا جائے اور پلایا بھی جائے اس کا حقنہ آب بار تنگ میں تیار کیا جائے اور پلانے کا طریقہ یہ ہے کہ تھوڑے سرکہ اور زیادہ پانی کے ہمراہ پلایا جائے۔ (جالینوس)

وہ دودھ جس کو اس قدر جوش دے دیا گیا ہو کہ اس کی مائیت کم ہو گئی ہو آنتوں سے لگ جاتا ہے اور اس سے چپک جاتا ہے اس طرح صفراء کی حدت اور اس سے خراش کو روکتا اور محفوظ رکھتا ہے اور سب سے بہتر وہ دودھ ہے جو فولاد سے پکایا جائے اور اس کے لئے لوہے کا ٹکڑا لیا جائے اور گرم کر کے دودھ میں داغا جائے یہاں تک کہ شہد کی مانند دودھ گاڑھا ہو جائے پھر اسے پلایا جائے۔ دواؤں میں یہ سب سے بہترین اور مؤثر دوا ہے۔ جب پیٹ میں شدید درد ہو اور پیٹ ملائم ہو اور کوئی صفراوی چیز اجابت میں خارج نہ ہوتی ہو اور پیشاب کا رنگ سفید ہو، اگر رنگ زرد ہو تو بھی اسے یہی چیز پلائی جائے اور درد و مروڑ کا سبب اسی مرہ صفراء کو سمجھا جائے اور اگر اس کے ساتھ بھوک بھی زیادہ ہو تو دیکھنا چاہئے کہ پاخانہ میں سوداء تو نہیں خارج ہو رہا ہے اور سوداوی مزاج کے بارے میں بھی اندازہ کرنا چاہئے کیوں کہ کبھی کبھی ردی خلط اسود اس سے چپک کر آتی ہے اگر ایسا نہ ہو تو قرحہ سرطانیہ پیدا کر سکتا ہے۔

اگر براز میں بلغمی مادہ اور پانی ہو تو مغص و وجع کا سبب بلغم کو مان لیا جائے۔ (مؤلف)

مذکورہ بالا دودھ کو قوی درجہ کا بنانا ہو تو اسی میں ایک درہم کے بقدر اس کتے کی غلاظت ڈال دو جسے قید کر لیا گیا ہو اور اسے صرف ہڈیاں کھلائی جا رہی ہوں یہاں تک کہ اس کی غلاظت بغیر بو کے سفید رنگ کی آنے لگی ہو متعفن قروح امعاء میں مری سے حقنہ کیا جائے۔ (جالینوس)

ایک قسم تج کی سخت صفرا کی وجہ سے ہوتی ہے یہ سخت پتھر جیسے ٹکڑوں میں بدل جاتا ہے اور بہت زیادہ زور لگانے اور اینٹھنے پر ایک ایک کر کے نکلتا ہے اور خراش ڈالتا ہے اس میں سب سے مضر چیز پیٹ کو خشک کرنے والی چیزیں ہوتی ہیں اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کو لعاب دار پھسلن پیدا کرنے والی چیزیں اس قدر پلائی جائیں کہ یہ گانٹھیں سب نکل جائیں۔ نرم ملین شوربے بھی مفید ہیں۔ (مؤلف)

وج کا جوشاندہ مروڑ میں مفید ہے۔ ایرسا مغص میں نافذ ہے۔ مر کا استعمال قروح امعاء اور شدید اسہال میں مفید ہے۔ ماء الشعیر میں زفت یا آس حل کر کے اس سے حقنہ کرنا قروح امعاء میں نافع ہے۔ (جالینوس)

میرا تجربہ ہے کہ تکمید سے زحیر کو زبردست فائدہ ہوتا ہے اس کا ذکر جالینوس نے الجوامع میں جوامع الاعضاء الباطنہ میں کہا ہے کہ زحیر کا سبب یا تو شدید ٹھنڈک ہو سکتا ہے یا جرم امعاء کے اندر صفراء کا نفوذ و سرایت۔ پس جب زحیر اچھی طرح ثابت ہو جائے تو پہلے آنت کو دھویا جائے پھر اس میں تقویت پہنچائی جائے۔ رسوت کا استعمال منہ کے ذریعہ یا بطور حقنہ آنتوں کے زخموں اور مزمن اسہال میں مفید ہے۔ مازو کو جوش دے کر اس سے حقنہ کرنے سے آنت کے زخموں میں فائدہ ہوتا ہے مازو کے جوشاندے کو قروح امعاء کے مریض کے پینے کے پانی میں ملا کر دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

عجیب الاثر قرص :

مازو ایک درہم، پوست کندر نصف درہم، تخم کرفس دو دانگ، افیون ایک دانگ، پنیر مایہ ایک دانگ، حسب دستور ان کی سے قرص تیار کر لی جائے۔ (مؤلف)

مزمن قروح امعاء میں آب رماد (راکھ کا پانی) کے ذریعہ حقنہ کیا جائے۔ انجیر اور بلوط کی راکھ کو پانی میں نتھار لیا جائے اور سات بار صاف کیا جائے پھر اسے پرانا ہونے پر استعمال کیا جائے تو بہت مؤثر ثابت ہو گی۔ موم کی کالی مرچ کے برابر گولیاں بنا کر دس گولیاں کسی شوربہ کے ہمراہ یا حریرہ کے ہمراہ استعمال کرنے سے آنتوں کے زخموں میں فائدہ ہوتا ہے۔ تخم ترشک آنتوں کے زخموں اور اسہال میں مفید ہے۔ ریوند آنتوں کے زخموں میں مفید ہے۔ اسی طرح تخم خرفہ استعمال کرنے سے اسہال رک جاتے ہیں اور آنتوں کو قوت و طاقت پہنچتی ہے۔ کہرباء کے اندر قروح امعاء میں سیلان الدم کو روکنے کی خصوصیت ہے۔ (ابو جریج)

یہ بہت زیادہ حار نہیں ہوتا بلکہ یہ قوی درجہ کا قابض ہے۔ (جالینوس)

قروح امعاء کے شدید درد میں لعاب تخم کتاں، روغن گل میں خوب اچھی طرح ملا کر حقنہ کرنے سے زبردست فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اس پایہ کی کوئی دوسری چیز نہیں ہو سکتی۔ (ماسرجویہ)

جیسا کہ بقراط کی رائے ہے دستوں کے مریض کی قوت ضعیف ہو جائے تو پکایا ہوا دودھ پلایا جائے یہی اس کی غذا ہے اس کے علاوہ یہ اسے بہت زیادہ تقویت پہنچاتا ہے۔ (مؤلف)

بکری کا تازہ دودھ پیا جائے۔ کم مقدار میں زیادہ موزوں ہے۔ تازہ دودھ لے کر اس کا پورا مکھن نکال کر اور ایک لوہے کو گرم کر کے پکا کر شہد کی مانند گاڑھا بنا لیا جائے۔ مائیت اور روغنی مادہ نکال کر استعمال کرنے پر آنوں وغیرہ کا اخراج رک جاتا ہے۔ (روفس)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس مرض میں پنیر کا استعمال حیرت انگیز طور پر فائدہ کرتا ہے۔ ضروری ہے کہ جب وہ اسفیداج کی طرح ہو جائے تو اسے جو کے ستو کے پانی میں ملا لیا جائے پھر پلایا جائے۔ (مؤلف)

قروح امعاء میں تخم مر، کو بھون کر استعمال کرنے سے پیٹ کو ویسا ہی فائدہ ہوتا ہے جیسا تخم کتاں سے فائدہ ہوتا ہے۔ (ابو جریج)

اسپغول تخم بارتنگ، بزر، ترنجان تخم مر، تخم خرفہ اور خردل کے استعمال سے قروح امعاء میں فائدہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

زحیر اور دستوں کی شکایت میں لہسن کا استعمال مضر ہے۔ (شند ھشار)

لہسن زحیر اور دستوں کی شکایت میں نقصان دہ ہے۔ کبھی کبھی پیٹ کے مریضوں میں براز خشک پتھر ہو کہ اخروٹ کی طرح ہو جاتا ہے پس ایسے مریضوں کو پائے کے روغن یا گھی کے ذریعہ حقنہ کیا جائے۔ (یسودی)

اکثر قروح امعاء میں اضطراب اور سخت تکلیف دہ مروڑ ہوتا ہے۔ جب یہ گٹھلیاں نکل جاتی ہیں تو درد بالکل رفع ہو جاتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ یہ تکلیف حرارت اور شدید مرہ صفراء کے ساتھ لاحق ہوئی ہے چنانچہ میں نے گمان کیا کہ اس حرارت کا سبب براز کا سخت پتھریلا ہو جانا ہے تو ایسے میں جب اجابت نہیں ہوتی اور خشکی ہی خشکی ہوتی ہے تو صفراء سے آنت چھل جاتی ہے۔ آنت کے اندر خراش ہو جاتی ہے۔
خشک، پتھریلا براز بڑی مشکل اور تکلیف سے آتا ہے اسی لیے ایسے مریضوں کو حقنہ کرنا اور خشک تخمیات کا استعمال کرانا بہت بڑی غلطی ہوگی بلکہ ضروری ہے کہ پہلے روز ہی اس کی تفتیش کرلی جائے۔ اگر اس چیز کا پتہ لگ جائے تو قابض چیزوں کا استعمال قطعاً نہ کیا جائے بلکہ اسے ملینات کے ذریعہ نرم و ملائم بنایا جائے اور اس کے خارج ہو جانے تک حقنہ لینہ کیا جائے تب اس کے بعد خراش کے علاج کی طرف خصوصی توجہ کی جائے۔ (مؤلف)

آنتوں کے زخموں اور اسہال میں ٹھنڈے پانی کا پینا موافق ہوتا ہے سوائے اس اسہال کے جو سردی کے باعث عارض ہوتا ہے کیوں کہ یہ ممسک بطن ہے اور نیم گرم پانی اس کو کھول دیتا ہے۔ (مؤلف)

وہ شیاف جس میں کندر اور اقاقیا شامل ہوتا ہے باعث حرقت والم ہوتا ہے۔ اقاقیا میں حدت ہوتی ہے جس کا ذکر حنین نے کتاب التریاق میں کیا ہے مگر یہ کہ اسے صاف کرلیا جائے اور بہتر یہ ہے کہ اسفیداج، رصاص، افیون اور صمغ عربی پر مشتمل شیاف ہو کیوں کہ یہ مسکن الم ہوتا ہے، لذع اور سوزش بالکل نہیں پیدا کرتا۔ اسے روغن گل کے ہمراہ استعمال کرنا چاہئے روغن گل دو درہم اور صمغ کی مقدار نصف درہم ہونی چاہئے۔ (مؤلف)

چھوٹی آنتوں کے زخموں کا اچھا ہونا سب سے مشکل ہے کیوں کہ اس کے اعصاب کا مزاج بھی کچھ ایسا ہی ہے اور منہ کے ذریعہ اور براہ مقعد اس تک دوا کا پہونچنا بھی دشوار ہوتا ہے۔ (حیلۃ البرء)

کبھی کبھی ذوسطاریا کے مشابہ اسہال دموی عارض ہوتا ہے اور اس سے پہلے بواسیر ہو چکی ہوتی ہے۔ اس پر غور و خوض کر کے علاج کیا جائے۔ (کتاب الفصول)

اس کی علامت یہ ہے کہ براز میں آنوں اور چھلکے موجود ہوتے ہیں اور تھوڑا بہت سیاہ خون خارج ہوتا

ہے اور جسم کے امتلاء کے اوقات اس کی باریاں ہوتی ہیں۔ (مؤلف)

آنتوں سے خارج ہونے والے مادوں کے مختلف درجات ہوتے ہیں اگر خون کا غلبہ ہو تو ابتداء سمجھنی چاہئے ایسے میں قابض حقنہ کو فوقیت دینی چاہئے۔ لیکن اسے مغری دواؤں سے خالی نہ رکھیں مثلاً یہ قرص سابور۔

قرص کا نسخہ :

مازو، انار کے پھول کی ڈنڈی، گلنار، اقاقیا، طراثیث اور مر ہموزن لے کر آب بارتنگ کی مدد سے قرص بنالی جائیں اور پھر ان کو جوشاندہ آس و گلاب میں حل کر کے اس سے حقنہ کیا جائے تاکہ آنتوں کی رگوں کے منہ بند ہو جائیں۔ اگر چھیچھڑے کا براز میں غلبہ ہو تو سمجھئے کہ ان عروق میں زیادہ پیپ (قیح) نہیں ہے اور آنتوں کی قلعی اتر گئی ہے لہذا اسے تقویت دینے والی چیزیں جیسے صمغ، طین، کہرباء، انڈے کی زردی اور قابضات استعمال کرائیں اور اگر اجابت میں سوداء، بدبو، اور تلچھٹ ہی آئے تو اس میں مزید غور و فکر کرنا چاہئے ایسے میں حقنوں سے بہت زیادہ نفع حاصل ہوتا ہے۔ جگر کے حالات پر بھی نگاہ ہونی چاہئے اور میں نے دیکھا ہے کہ فصد کرنے سے بھی یہ شکایت دور ہوئی ہے۔ (مؤلف)

جب اجابت بہت سفید رنگ کی ہونے لگے تو ہڑتال کے ذریعہ حقنے کریں۔ سفید رنگ کی خارج ہونے والی اجابت کی مقدار اور شدت کا اندازہ کر کے ہی مریض کو سنکھیا کے قرص کے ذریعہ حقنہ کریں۔ (لخ۔ ابن ماسویہ)

جیسا کہ میں نے المیامر کے نویں باب میں دیکھا ہے کہ مریض کو خار ہو تو قرص زرانج میں کچے انگور کا رب خشک کیا ہوا، رسوت، اقاقیا، عصارہ ساق اور گل سرخ کا اضافہ کر دیں اور درد اگر شدید ہو تو افیون اور بنج کا اضافہ کریں اور افیون، بنج، اقاقیا، صمغ، زعفران، رسوت اور مر کو بطور طلاء استعمال کریں بالجملہ مخدرات، مغذات اور مقویات کا استعمال کریں۔

زحیر میں مستعمل سب سے اچھا شافہ کا نسخہ :

افیون، جندبیدستر، کندر، زعفران، اسفیداج سب ہموزن لے کر اس کا حسب دستور شافہ تیار کریں اور مغص و مروڑ جب ہو تب استعمال کریں اور جب اسہال کی شکایت کے ساتھ ہو تو اسے روکنے کی تدبیر کریں اور اگر قبض ہو تو اسہال لانے کی کوشش کی جائے اور اگر نفخ و قراقر شکم کی شکایت بھی ہو تو ہر اس دوا کو کام میں لائیں جو محلل ریاح ہو۔ (مؤلف)

اسپغول بھنا ہوا دو درہم، روغن گل ایک اوقیہ ہمراہ آب سرد دو اوقیہ، صمغ عربی دو درہم پینا صفراوی

مغص کے لیے بہت مفید ہے یا عصارہ خرفہ یا عصارہ لسان الکلب اور عصارہ کزبرۃ البئر پلایا جائے تو فائدہ ہو گا اور مغص اور شدید دائمی زحیر کے لیے ایسے جوشاندہ میں آبزن کرانا نافع ہوتا ہے جس میں آس اور بانس کی شاخیں تین اوقیہ جوش دی گئیں ہوں اور اسی میں جوشاندہ سویا، تخم کتاں، میتھی اور خطمی شامل کر دیا گیا ہو اور کبر، زیتون کی گٹھلی اور اونٹ کے فضلہ کی دھونی دی جائے اور لعابیات اور شحمیات کے ذریعہ حقنہ کیا جائے۔

ایک مفید شافہ کا نسخہ :

مر، زعفران، کندر، افیون، انڈے کی زردی میں گوندھ کر بلالیط (پتھر کی پلیٹ) پر خوب اچھی طرح کوٹ لیں اور اسی میں دھاگا ڈالیں اور رات بھر کے لیے رکھ چھوڑیں اور بوقت ضرورت استعمال میں لائیں ۔ قبض کے ساتھ اگر قروح امعاء ہو جائے تو اسپغول، تخم خطمی، تخم مرد کا لعاب لے کر روغن بادام اور آب نیم گرم کے ہمراہ پلائیں۔ اگر غثیان کی شکایت ہو تو ہمراہ آب سرد پلائیں۔

زحیر بارد اور بواسیر کے لیے نافع سفوف مقلیاثا کا نسخہ :

زیرہ سرکہ میں بھگو کر خشک کر کے بھونا ہوا، ہلیلہ سیاہ گھی میں چرب کیا ہوا، تخم کراث بھونا ہوا ایک ایک جزء، ہالون سفید بھونا ہوا دو جزء، مصطگی اور مقل نصف نصف جزء سفوف بنا کر استعمال کریں۔

یہ اس وقت اچھا کام کرتا ہے جب کہ حرارت ہو اور براز خشک ہو کر جم سا گیا ہو۔ میں امیر کا علاج کرتا تھا چھیچھڑے، خون اور خشک براز کو دیکھ کر اور اس کا اندازہ کر کے۔ خشک براز آنے کی وجہ سے کافی خون نکلتا تھا میں ان کو حب مقل استعمال کراتا تھا اور قوی درجہ کے حقنہ کرتا تھا ایسا جب کئی بار کیا تب ٹھیک ہو گئے پیٹ کی تکلیف کے لئے 24 تولہ لسان الحمل میں اس کے چار گنا پوست ریٹھہ اور مازو سائیدہ کا اضافہ کر کے استعمال کیا جائے۔ (مؤلف)

مقلیاثا تیاذوق :

ہالون بریاں ڈیڑھ رطل، سرکہ میں بھگو کر خشک کیا ہوا، زیرہ چالیس مثقال، تخم کتاں بریاں چار اوقیہ، تخم گندنا بریاں چالیس مثقال، مصطگی ایک اوقیہ، ہلیلہ سیاہ گائے کے گھی میں چرب کیا ہوا تین اوقیہ، اس کی مقدار خوراک تین درہم ہے۔ برودت اور ریاح کے ساتھ زحیر کی شکایت میں حرف ابیض، نانخواہ، ابہل ہموزن لے کر سفوف بنالیا جائے اور ایک گیہوں کے برابر صبح و شام استعمال کرنے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ (طب قدیم)

زحیر و خلفہ کے لئے ایک نسخۂ سفوف :

سرسوں، بزر غرالمسک، بلوط بریاں، بزر البنج، صمغ، طین، اسپغول، گلنار، خرنوب الشوک، ثفل النبرور

بطور سفوف تین درہم استعمال کیا جائے اور سفوف انار دانہ میں نصف درہم بزرالبنج ڈال کر بوقت ضرورت استعمال کرو۔ (مؤلف)

زحیر کے ساتھ خون خارج ہو تو اسپغول بریاں دو درہم، بزرکتاں بریاں ایک درہم، ابہل نصف، بزربنج 1/4 درہم کوٹا ہوا۔ بہ مشکل سفوف استعمال کریں۔

حرارت نہ ہو ریاح ہو تو :

تخم سپنداں بریاں دو درہم، تخم کتاں بریاں دو درہم، ابہل نصف درہم، بزرالبنج چوتھائی درہم، طین ایک درہم، صمغ ایک درہم بطور سفوف استعمال کریں۔

مرض زحیر میں مبتلا افراد اور پیٹ کے مریضوں کے لیے :

مردار سنگ ڈیڑھ دانگ، کافور ایک دانگ حاصل کر کے حسب دستور کسی رقیق روغن کی مدد سے گولیاں بنالیں اور پھر حسب ضرورت استعمال میں لائیں۔ فوری قبض پیدا ہوگا اور مقدار خوراک زیادہ کردیا جائے تو قولنج ہو جائے گا۔

دوا زحیر :

ہلیلہ سیاہ و ہلیلہ کابلی گھی میں ملا کر تھوڑا سا چرب کر لیا جائے اس میں سے تمیں جزء لیا جائے اور ایک دن ایک رات کا سرکہ میں بھگو کر خشک کر کے بریاں کیا ہوا زیرہ بیس جزء، سرسوں بریاں دس جزء، تخم گندنا دس جزء، ابہل، نانخواہ، صمغ، مصطگی، بزرالبنج پانچ پانچ جزء لے کر بہ شکل سفوف استعمال کریں۔

تازہ خراش کے لیے ایک مفید حقنہ :

بغیر ابالے ہوئے تین انڈوں کی زردی ایک صاف ستھرے ہاون دستہ میں لے کر ایک اوقیہ روغن گل خام، نصف درہم مردار سنگ اور ڈیڑھ درہم اسفیداج کے ساتھ پیس لیں پھر ہلکا گرم کر کے حقنہ کیا جائے۔ (بختیشوع)

اگر قروح امعاء اور اسہال کا مریض شدید تکلیف محسوس کرے تو اسے 24 تولے کے بقدر یا اس سے زیادہ حسب ضرورت گائے کی چھاچھ پلائی جائے۔

گوشت کی دھوون جیسے رنگ کے کبدی اسہال کے علاج کے لیے ایک خاص دوا :

گلاب، صندل، سعد، چرائتہ، سب ہموزن لے کر آس کے ڈنٹھل کے پانی میں یا کچے انگور کے رب

میں گوندھ کر رکھ لیا جائے اور مقام کبد پر ضماد کے طور پر استعمال کیا جائے اور رب ریباس اور رب سانق پلایا جائے اور قرص زرانخ ہر اس خلفہ میں مفید ہے جس کی وجہ بواسیر ہو۔ اس کے علاوہ ہر پرانے خلفہ میں اس کا استعمال مفید ہے۔ (جبریل بن بختیشوع)

کبھی کبھی مقعد میں درد ہوتا ہے اور اس سے تھوک کی مانند کوئی چیز خارج ہوتی ہے ایسا بلغم زجاجی کے اس طرف میلان کی وجہ سے ہوتا ہے جو انڈے کی سفیدی کے مثل خارج ہوتا ہے اس سے بسا اوقات استرخاء مقعد کی شکایت ہو جاتی ہے اور اس میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے تو اس وقت باجرہ اور نمک اور تیل یا کوئی روغن جس میں مقل الیہود حل کیا گیا ہو۔ نیم گرم حالت میں اس سے تکمید کرنا اور اس پر بیٹھنا نافع ہوتا ہے اور حب سکبینج اور حب مقل کھلایا جائے (قسطا، کتاب البلغم)

آنت کے زخم کے لیے کیترا کے ساتھ دس سے چودہ ماشہ قرن الایل کا استعمال مفید ہے۔ (ویسقوریدوس)

قرن الایل کو جلا کر دھو دیا جائے پھر اس میں سے دو ملعقہ بھر (چار مثقال) لے کر استعمال کرنا دوسری دواؤں سے زیادہ بہتر ہے یہ آنتوں کے زخموں کو شفا دیتا ہے۔ (جالینوس)

تین ابولسات پنیر مایہ کا پینا آنتوں کے زخموں کے لیے نافع ہے۔ خاص طور سے گھوڑے کا پنیر آنتوں کے زخموں کے موافق ہے۔ بلوط اور جفت بلوط کا جوشاندہ بھی اس میں نافع ہے۔ (ویسقوریدوس)

سرکہ اور پانی میں پکا کر چھلکا سمیت باقلا کھانا آنتوں کے زخموں کے لیے نافع ہے۔ خرفہ آنتوں کے زخموں کے لیے بہت عمدہ چیز ہے چاہے اس کا ساگ پکا کر کھایا جائے یا اس کے جوشاندہ کے ذریعہ حقنہ لیا جائے یہ مواد کو رحم کی جانب جانے سے روکتا ہے اس کی تائید جالینوس نے کی ہے۔ (ویسقوریدوس)

مندرجہ ذیل ''دوائیں'' قروح امعاء میں مفید ہیں :

بسد، جوشاندہ بلوط، بسباسہ قابض خصوصیات پر، اور دودھ کا پنیری مادہ۔ (بولس)

خرگوش پہاڑی بکرے اور بھیڑ یا بارہ سنگھے کا بریاں خون قروح امعاء میں نافع ہے۔

پرانے جنگلی زیتون سے حاصل کیا ہوا پانی تنقیہ و صفائی کرنے میں نمک کی بہ نسبت زیادہ تیز ہوتا ہے۔ متعفن قروح امعاء میں اس کے ذریعہ حقنہ کیا جائے۔ (جالینوس)

ہم نے اس کتے کی غلاظت کو جس کو چند دنوں باندھ کر قید کر کے صرف ہڈی کھلائی گئی ہو یہاں تک کہ

اس کی غلاظت بدبو سے پاک، سفید وخشک ہو گئی ہو، قروح امعاء کے مریض کو لوہے کے گرم ٹکڑے سے پکائے ہوئے دودھ کے ساتھ پلا کر تجربہ کیا ہے یا یہ نہیں تو تازہ مکھن کے ساتھ ملا کر حقنہ کیا جائے آنتوں کے ورم صلب میں عجیب تاثیر رکھتا ہے۔ (بولس وجالینوس)

رسوت کا استعمال چاہے منہ سے کریں یا حقنہ کے ذریعہ، آنتوں کے زخموں کے لیے نافع ہے اور کئی بار گرم لوہے سے بجھایا ہوا پانی بھی آنتوں کے زخموں کے لیے مفید ہے۔ شراب اور لبن (دودھ) کی بھی یہی تاثیر ہے۔ آنت کے زخم کے لیے حی العالم کا عصارہ پلایا جائے اور سقومطرون (سقوطون۔ حی العالم) کا بھی استعمال آنت کے زخم کے لیے کیا جائے (دیسقوریدوس)

تخم حماض بری قروح امعاء میں نافع ہے یہ دوسری دواؤں سے قبضیت میں زیادہ قوی درجہ کا ہوتا ہے اسی خصوصیت کی بناء پر قروح امعاء کو شفا بخشتا ہے خاص طور سے بڑے حماض کے بڑے بیج اور گل مختوم بہت نافع ہے اور کوکب کے نام سے مشہور گل شاموس بھی بہت نافع ہے۔ (جالینوس)

میں نے آنتوں کے متعفن زخم کے علاج میں گل مختوم کو استعمال کیا ہے لیکن اس طرح کہ سب سے پہلے ماء العسل سے پھر نمک کے پانی سے حقنہ کر کے آنت کو صاف کر دیا پھر اس کے بعد آب بارتنگ کے ساتھ گل مختوم ملا کر اس سے حقنہ کیا اور اسی کو تھوڑے سرکہ میں ملے ہوئے پانی کے ہمراہ پلایا بھی۔ گل شاموس کے افعال بھی یہی ہیں لیکن گل مختوم اس کی بہ نسبت زیادہ قوی درجہ کی ہے۔ گل ارمنی آنت کے اندر ہونے والے زخموں کے لیے بہت نافع ہے۔ (جالینوس)

طالیسفر جو سخت قابض ہوتا ہے قروح امعاء میں نافع ہے (جالینوس)

کرم کلہ کے پتوں عصارہ آنتوں کے زخموں کے لیے نافع ہے اور آنتوں میں مغص و مروڑ اور لذع کے لیے جوشاندہ تخم کتاں کے ذریعہ حقنہ کیا جائے اور اسہال دموی کے لیے خشک کزبرہ کا استعمال بہت فائدہ مند ہے۔ (دیسقوریدوس)

فولادی لوہے کے ٹکڑے کو گرم کر کے اس سے پکائے ہوئے دودھ کا استعمال منہ سے یا بذریعہ حقنہ (تنہا اور ماء الشعیر کے ہمراہ) قروح امعاء کے لیے نافع ہے۔ (ابن ماسویہ)

ایسے دودھ کا استعمال لذع و سوزش امعاء کے لیے مفید ہے۔ وہ دودھ جس کی مائیت پکتے پکتے ختم ہو گئی ہو قروح امعاء میں نافع ہے اس کی تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ لوہے کہ ٹکڑے کو خوب گرم کیا جائے اور

اسے پھر دودھ میں بجھادیا جائے۔ یہ عمل اتنی بار کیا جائے کہ دودھ کی مائیت ختم ہو جائے اور دودھ گاڑھا ہو جائے لوہے کو گرم کر کے اس دودھ میں بجھانے میں یہ حکمت ہے کہ لوہے کی قبضیت کی تاثیر دودھ کے اندر آجائے۔ لسان الحمل کا نمک اور سرکہ کے ہمراہ کھانا قروح امعاء کو شفا بخشتا ہے۔ عصارہ بارتنگ کا پینایا اس کے ذریعہ حقنہ لینا قروح امعاء کے لیے مفید ہے کیوں کہ یہ حابس دم ہے اگر وہاں کچھ بھی حرارت اور التہابی کیفیت ہوگی تو یہ اس کی جلن کو بجھائے گا۔(جالینوس)

لحیۃ التیس اور اس کے پھول میں مجفف ہونے کی بناء پر آنتوں کے زخموں کو شفا دینے کی صلاحیت ہے۔ اس کی جڑ میں نسبتاً زیادہ خاصیت وصلاحیت ہوتی ہے۔ قروح امعاء میں خرگوش کا گوشت کھانا فائدہ کرتا ہے۔ (جالینوس)

مصطگی ملا ہوا تیل قروح امعاء میں نافع ہے درخت مصطگی کا عصارہ ورم امعاء کے لیے مفید ہے جیسا کہ نفث الدم کے بیان میں گزر چکا ہے اور یہی فعل اس کی پوست کا ہے۔(ابن ماسویہ)

مصطگی ورم امعاء میں مفید ہے۔ مر کا قروح امعاء کے لیے ڈیڑھ ماشہ کے بقدر شرباً استعمال کیا جائے۔ نمک ملے ہوئے پانی سے حقنہ کرنا آنت کے پرانے پریشان کن زخم اور تیزی سے پھیلنے والے زخم میں مفید ہے۔(جالینوس۔ویسقوریدوس)

بیخ مزمار الراعی کے جوشاندہ کو شرباً استعمال کرنا قروح امعاء کے لیے شافی ہے۔آنت کے گندے اور ردی زخم میں آبکامہ کے ذریعہ اس کو جلانے کے لیے حقنہ کیا جائے۔

موم کے دس دانے جو باجرہ کے دانے کے برابر موم کی گولیاں ہوں انڈے کے شوربے کے ساتھ قروح امعاء میں استعمال کیے جائیں۔ خشک اور نیم پختہ چھوہارے کا کھانا قروح امعاء کے لیے نافع ہے۔بیر کی لکڑی کا برادہ اور اس کا جوشاندہ آنتوں کے زخموں کے لیے نافع ہے۔ نیلوفر اور اس کے بیج بھی فائدہ کرتے ہیں۔ سفید رنگ کے نیلوفر کا فعل زیادہ قوی ہوتا ہے۔ سفرجل بھی نافع قروح امعاء ہے۔رنگدار سماق کے ذریعہ حقنہ کرنا مفید ہے کیوں کہ یہ مجفف ہے اس کو شرباً بھی استعمال کیا جائے اور اس کے جوشاندہ سے آبزن بھی کرایا جائے کچا ہی کوٹ کر شراب کے ساتھ پینا قروح امعاء کے لیے نفع بخش ہے اور رنگدار سماق کو کھانے میں استعمال کرنا قروح امعاء کو جڑ سے ختم کر دیتا ہے۔(ویسقوریدس)

نمکین مچھلی کے پانی سے حقنہ کرنا قروح امعاء میں نافع ہے کیوں کہ یہ آنتوں کے متعفن زخموں کو خشک کرتا ہے۔ سفرجل کو کسی بھی طرح استعمال کیا جائے نافع قروح ہے۔ چاہے پکا کر استعمال کیا جائے یا کچا یا کھانے میں ملا کر لیا جائے یا پانی میں ابال کر استعمال کیا جائے۔(انگور کے گاد کے جوشاندے کے ذریعہ حقنہ

کرنا نافع قروح امعاء ہے۔ حب الزبیب المقلو (چرب کی ہوئی حب مویز) کو کسی بھی طرح براہ دہن استعمال کرنا نافع قروح ہے تنہا مونیر کا کھانا قروح امعاء کو فائدہ کرتا ہے۔ کچے انگور کے پانی کے ذریعہ حقنہ کرنا قروح امعاء میں بہت اچھا کام کرتاہے اس کے استعمال سے اس کی حدت وشدت کا ٹوٹنا لازم ہے۔ (جالینوس)

عصی الراعی (لال ساگ) کا عصارہ قروح امعاء کو شفا دیتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

عود ھندی ذوسطاریا میں نافع ہے۔ (جالینوس)

مسور کو اس کے چھلکوں سمیت ابال کر کھانا قروح امعاء کے لئے ہر کھانے سے زیادہ نافع ہے۔ (بولس)

گوندنی کے پھول کا شربا استعمال نافع قروح امعاء ہے (جالینوس)

آنتوں کے زخموں میں جب تک عفونت نہیں پڑتی حلزون محرق بہت مفید ہے کیوں کہ یہ مجفف ہے۔ قلیل الحرارت اور قروح امعاء کے لیے اچھا کام کرتا ہے۔ حلزون محرق چار جزء، عفص دو جزء اور سفید مرچ ایک جزء سب کو لے کر سفوف کر لیا جائے اور پھر استعمال کیا جائے۔ (جالینوس)

بولس اور جالینوس نے اسے بعینہ ذکر کیا ہے بس اس نے عفص اخضر کا اضافہ کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ اس سے بڑا فائدہ ہوتا ہے ضروری ہے کہ خوب اچھی طرح پیس کر لیا جائے اور کھانے پر چھڑک کر استعمال کیا جائے اور سفید شراب کے ہمراہ پلایا بھی جائے اور یہ رماد غیر مغسول ہوتی ہے۔
سلاجیت کو سیال بنالیا جائے اور پھر ماء الشعیر کے ساتھ ملا کر اس سے حقنہ کیا جائے۔ قروح امعاء میں نافع ہے۔ (بولس وجالینوس)

لاذن کے پودے کے پوھل ذوسطاریا اور دوسرے علل وامراض کو ٹھیک کرتے ہیں۔
انار دانہ ترش کا جوشاندہ نافع قروح امعاء ہے۔ (بولس)

گلنار نافع قروح امعاء ہے۔ ریوند کا شربا استعمال نافع قرحہ ہے۔ (دیسقوریدوس)

بھیڑ کی چربی سب چربیوں میں سب سے زیادہ قابض ہے۔ اسی لیے اس سے قروح امعاء کا علاج ہوتا ہے۔ بھیڑ کی چربی نافع قروح امعاء ہے۔ (دیسقوریدس، جالینوس)

بھیڑ کی چربی کو خوردنی طور پر لیا جائے اور ماء الشعیر کے ساتھ شامل کر کے حقنہ کیا جائے اور اس چربی کا شوربہ بنالیا جائے۔ (دیسقوریدوس)

معاء مستقیم اور قولون کی چبھن کے لیے بکری کی چربی کا حقنہ کرنا چاہئے اس سے آسانی سے دور ہو جاتا ہے اور اسہال دم کی وجہ سے ہونے والی جلن و سوزش کی تسکین کے لیے اس کا استعمال کرنا چاہئے۔ توت اور کچا تربوز کھانا قروح امعاء کے لیے مفید ہے اور پرانی ہری بھری انجیر کی لکڑی کی راکھ کے پانی سے حقنہ کرنا اور ڈیڑھ اونس پلانا بھی نافع قروح امعاء ہے۔(روفس)

لحیۃ التیس کے عصارہ کا شراب کے ساتھ پینا قروح امعاء میں فائدہ کرتا ہے۔(جالینوس)

برگ لحیۃ التیس کے عصارہ کا ماء اللحم کے ہمراہ پینا قاطع قروح امعاء ہے خصوصاً سرخ لحیۃ التیس کا عصارہ کیوں کہ قروح امعاء کو فائدہ کرتا ہے۔(دیسقوریدوس)

لوگوں کا کہنا ہے کہ لحیۃ التیس چھوٹی آنت کے زخم کو بھرتا ہے غافث کے بیج یا اس کے پودے کو شراب کے ہمراہ شرباً استعمال کرنا نافع قروح امعاء ہے۔(جالینوس)

لوگوں کا کہنا ہے کہ لحیۃ التیس قروح امعاء سے واقع ہو جانے والے زخم کو بھرتا ہے اور تخم خطمی کا استعمال قروح امعاء میں بہتر ہوتا ہے اس کا جوشاندہ نافع قروح امعاء ہے۔(دیسقوریدوس)

بید سادہ کے جوشاندہ سے خونی اسہال کے مریض کو حقنہ کیا جائے اس کے عمل کو بڑھانا ہو، تیز کرنا ہو تو اس کے پھول کے جوشاندہ کو سیاہ شراب کے ساتھ پلایا جائے۔(دیسقوریدوس)

خبازی بستانی کے جوشاندہ کے ذریعہ حقنہ کرنا سوزش امعاء میں نافع ہے اور سوزش مقعد میں بھی۔(دیسقوریدوس)

سرکہ میں اگر نمک صالح ڈال کر ایک مدت تک رکھ چھوڑا جائے پھر اس سے آنتوں کے پریشان کن زخموں میں حقنہ کیا جائے تو اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔(دیسقوریدوس)

اسہال دموی میں نمک کے پانی کے حقنہ لینہ کرنا فائدہ مند ہے۔ گل مختوم چاہے شرباً استعمال کی جائے یا بذریعہ حقنہ مفید ہے۔ لوہے سے پکایا ہوا اور دودھ اور سرکہ کے ساتھ ابالے ہوئے انڈے میں عدس اور سماق ملا کر اگر اس کو بھون کر لیا جائے اور پھر کھایا جائے تو اس سے فائدہ حاصل ہوتا ہے اور خرفہ کا ساگ اسہال دموی کے مریض کے لیے بہترین کھانا ہے اور اس کے پانی کا پینا اس کے مناسب حال ہوتا ہے۔ آب خرفہ اور آب بارتنگ کے ذریعہ حقنہ کرنا تیز اثر رکھتا ہے۔(دیسقوریدوس)

پیپ اور خون روکنے کے لیے ایک بہترین حقنہ چاول مغسول ساٹھ درہم، گلنار آس، گلاب کا پھول ڈنٹھل سمیت، عدس بریاں بیس بیس درہم نشاستہ گندم بریاں دس درہم، صمغ عربی پانچ درہم، سویق بریاں

بیس درہم یہ سب لے کر چھ رطل پانی میں پکایا جائے یہاں تک کہ پانی ایک تہائی رہ جائے پھر ابالے ہوئے انڈے کی زردی لے کر علاحدہ سے اس میں شامل کریں اور ایک ایک درہم دم الاخوین اور گل قبرسی و گل ارمنی بھی۔ اور اگر پیپ زیادہ خارج ہو تو اسی میں ایک ایک درہم سفیدہ اور کاغذ سوختہ شامل کرلیا جائے ورنہ نہیں اور اگر خون زیادہ مقدار میں خارج ہو تو اسی نسخہ میں اقاقیا اور طراشیث کا اضافہ کرلیا جائے اور اگر حرارت غالب ہو تو حقنہ کے نسخہ میں پوست خشخاش، بیخ عوسج، حی العالم، بارتنگ، روغن گل اور پہاڑی بکرے کے گردے کی چربی کو جوش دے کر پھر اس سے حقنہ کیا جائے اگر مرض حد کو پہنچا ہوا ہو تو حقنہ کی دوا میں سے روغن الگ نکال لیں اور کبھی کبھی مومیائی کیے ذریعہ حقنہ کیا جاتا ہے اور منہ کے ذریعہ بھی استعمال کرایا جاتا ہے اور گل قبرسی اور صمغ اور لیسدار چیزوں کے ذریعہ حقنہ کیا جاتا ہے اور عضو کمزور ہو اور رطوبت زیادہ ہو تو قابض چیزوں کے ذریعہ۔ کیوں کہ رطوبت زیادہ ہونے کی صورت میں اسہال زیادہ ہوتا ہے اور گل ارمنی اور گل قبرسی پھیر بدل کر کے مستقل استعمال کرائی جائے ایک دن میں ۳۵ گرام اور اس سے زیادہ صمغ کے ساتھ۔ ان دونوں دواؤں کو پہلے سحق کرلیا جائے اور معاملہ بڑھ جائے تو پانچ سے نو ماشہ تک استعمال کرایا جائے اور اگر ان دواؤں کو بریاں کرلیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ ان میں سے جو سب سے زیادہ روغنی اور لیسدار ہو وہ بہتر ہوتی ہے۔

خون اور پھیپھڑے کی شکایت کے لیے نسخہ سفوف :

اسپغول بریاں بیس جزء، تخم کنوچہ بریاں، صمغ عربی، محمس تیس جزء تخم خرفہ دس جزء نشاستہ محمس دس جزء لوبئے کا ساگ بریاں پندرہ جزء، تخم خطمی بریاں، تخم خیار بریاں پانچ پانچ جزء اور اس میں جو چیز بھی شامل کی جائے ضروری ہے کہ اس کے اندر قبض کی صلاحیت ہو اور اس میں چپک ولزوجت ہو اور اس کے ساتھ بریاں بھی ہو عند الضرورت اسی نسخہ میں طباشیر کا اضافہ کرلیا جائے، مفید ہے۔ خاص طور سے اس کے ساتھ اگر حرارت و پیاس کی شکایت ہو۔ حرارت و پیاس کی شدت و خفت کے لحاظ سے اس کی مقدار میں کمی وبیشی کی جاسکتی ہے اگر خون زیادہ خارج ہو تو اسی نسخہ کے اندر کہربا، بسد اور لولو کا اضافہ کر کے استعمال کیا جائے۔ یہ دوائیں شامل نسخہ کرنے سے پہلے پانچ بار کی دھوئی ہوئی ہونی چاہئیں، اسی طرح شادنہ بھی نسخہ میں شامل کرلیا جائے اور مرض کے بڑھ جانے کی صورت میں برزالبنج، افیون اور اسی قسم کی دوسری چیزیں شامل کی جائیں اور حقنہ کے نسخہ میں شادنہ بھی ڈالا جائے۔ چاول کو کوٹ کر بھوسی سے الگ کر کے کوٹ پیس لیا جائے اور پھر اس کے لعاب کا حریرہ بنا کر مریض کھانے سے پیشتر دیا جائے اور اس جیسی دوسری چیزیں بھی دے سکتے ہیں تاکہ وہاں لیس اور چپک پیدا ہو پھر ایک مناسب وقفہ، ایک گھنٹہ کے بعد قبض پیدا کرنے والی

چیزیں دی جائیں۔ اس سے اس کی افادیت میں اضافہ ہو جاتا ہے اگر کثرت حقنہ سے مقعد میں درد و تکلیف لاحق ہو تو کچھ دنوں کے لئے آرام دے لیں اور حابس چیزوں سے تقویت پہونچائیں۔ اگر درد بہت زیادہ ہو تو حقنہ کی دوا میں مخدرات کا اضافہ کر دیں اور اس کے لئے شیافات استعمال کریں۔

حقنہ سے پریشان ایک مریض کے لئے میں نے تجویز کیا کہ اس کے اندر افیون کا اضافہ کر دیا جائے تو اس سے وہ اچھا ہو گیا بہت زیادہ خون آنے لگے تو گائے کے تازہ دودھ کی چھاچھ پلائی جائے۔ یہ چیز نفع بخش ہے۔ آنتوں اور خون کو ایک دم سے روک دیتی ہے۔ (استخراج)

چھاچھ کو اچھا اور لذیذ اور دانے دار بنایا جائے اور مریض کو پلایا جائے تو فائدہ ہوتا ہے اس کی مقدار خوراک دو تہائی رطل ہے۔ (مؤلف)

شدید گرمی کے ساتھ قروح امعاء میں مندرجہ ذیل نسخے کا استعمال کیا جائے:

آب پوست کدو، آب خرفہ، آب بارتنگ، عصی الراعی، روغن گلاب، اسفیداج، گل ارمنی اور اقاقیا اور ضرورت محسوس ہو تو اسی میں افیون شامل کر لیا جائے۔ (تذکرۃ عبدوس)

آنتوں سے بغیر کسی درد و مروڑ کے خون آئے تو آب بارتنگ، گل ارمنی، آب خرفہ اور روغن گل کے ذریعہ حقنہ کیا جائے اور اس کے علاوہ نافع نزف الدم ادویہ مثلاً صمغ، آب مکو، گل ارمنی مفید ہیں۔ (التذکرہ)

غشی اور کرب کی شکایت میں پیٹ پر مندرجہ ذیل چیزوں سے طلاء کیا جائے:

عرق گلاب، عوسج، نیبوت، آب سیب، سفرجل، امرود، آس، بید سادہ کی شاخیں، گلاب کے پودے کی شاخیں، گل سرخ، چرائتہ، قصب الزریرہ، صندل، حب الآس، رامک، عفص، سک، ست آملہ، عود ہندی، لاذن، تھوڑی مقدار میں زعفران، تھوڑا کافور، بالچھڑ، گل ارمنی، ان کو لے کر پیٹ پر دن میں کئی بار طلاء کیا جائے۔ یہ غشی اور اضطراب کے علاوہ اسہال میں بھی نافع ہے۔ (الجامع لمشی والاغراس)

دواء حقنہ برائے قروح امعاء و اسہال دم:

کئی بار کا دھویا ہوا چاول، سفید جو چھِل کر بریاں کر کے پسا ہوا ہو، چھلی ہوئی بریاں مونگ، چھلی ہوئی بریاں مسور، باجرہ اور مسور بریاں کر کے پیس لیا جائے، برگ آس خشک، تر کے مقابلے میں زیادہ قوی العمل ہے، ڈنٹھل سمیت گلاب کا پھول، گلنار، انار کی ڈنٹھل، نشاستہ، گندم بریاں، صمغ عربی بریاں اور جفت بلوط ان سب کو لے کر اس کے دس گنا پانی میں ہلکی آنچ پر اس قدر جوش دیا جائے کہ ایک رطل رہ جائے اور اسی میں برگ خیار کا اضافہ کر لیا جائے اور سرکہ میں ابالے ہوئے انڈے کی زردی ملا ہوا آب سماق، روغن گلاب،

اسفیداج، رصاص، اقاقیا مغسول، شادنہ، مازو سبز محرق کو شراب کے سرکہ میں ڈال دیا گیا ہو، بُسد، کہرباء، مروارید الکحل، (مٹی کے برتن میں جلایا ہوا) لے کر اس کے ذریعہ علاج کیا جائے اور قروح امعاء کے مریض کو اقاقیا، ببول کی پھلی، سماق، مازو اور پوست کندر کے جوشاندہ میں آبزن کرایا جائے اور اگر اس کے ساتھ ٹھنڈک اور برودت اور ریاح کی بھی شکایت ہو تو اس نسخہ میں جوز السرو اور ابہل کا اضافہ کر لیا جائے ورنہ آبزن نہ کرایا جائے اور اگر اس کے ساتھ شدید گرمی کی شکایت ہو تو برگ بید سادہ و خرنوب نبطی کا اضافہ کر لیا جائے۔

پیٹ اور آنت کے درد کے لیے مفید دوا:

مازو کو سفوف کر کے 6 گرام ہمراہ آب گرم خالی پیٹ نہار منہ پلایا جائے یا ہمراہ آب گرم 6 گرام انفحہ مہر (گھوڑی گدھی) کے پہلے بچہ کی پنیر پلائی جائے۔ (الکمال والتمام)

اس کتاب میں یہ بھی ہے کہ زحیر کے ساتھ حرارت کی بھی شکایت ہو تو یہ نسخہ استعمال کریں۔

نسخہ:

تخم حماض، نشاستہ، گل ارمنی، صمغ عربی بریاں اور طباشیر اور اگر اس کے ساتھ شدید اسہال کی شکایت ہو تو اس نسخہ میں ببول کی پھلی کا عصارہ، طراثیث اور شاہ بلوط کا اضافہ کر لیا جائے اور اگر اس کے ساتھ بہت زیادہ خون جانے کی شکایت ہو تو اس میں تھوڑا سا بُسد اور کہربا اور اس جیسی دوسری حابس دم دوائیں شامل کر لی جائیں اور اگر اس کے ساتھ ٹھنڈک لگ رہی ہو تو اسی نسخہ میں تخم کنوچہ، تخم کراث، ہالون، تخم خطمی، گل ارمنی اور صمغ کا اضافہ کر لیا جائے جیسا کہ میں نے کیا ہے۔

زحیر حار جس کا سبب حرارت ہو اس کے نسخہ میں بوقت ضرورت بزرالبنج کا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ (استخراج)

اگر قروح امعاء میں اس قدر لذع و سوزش ہو کہ اس کی شدت سے مریض کی قوت بدنی ختم ہونے لگے تو اس وقت مسکنات الم ادویہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کتیرہ، بکری کی چربی یا روغن گل کے ہمراہ قیروطی کے استعمال سے درد والم میں سکون ہو جاتا ہے لیکن قرحہ امعاء کو خاص طور سے جب کہ اس میں عفونت پڑ چکی ہو اس سے فائدہ نہیں ہوتا پھر جب قوت و طاقت بحال ہو جائے تو اصل علاج کیا جائے۔ جب پوری طرح قوت موجود ہو تو قرحہ کا علاج حد درجہ لذاعہ ادویہ سے کیا جائے پھر تکلیف کو نہ دیکھا جائے اگر پھر طاقت جسمانی جواب دینے لگے تو تسکین درد کی تدبیر کی جائے کیوں کہ ہو سکتا ہے مریض شدت درد کو برداشت نہ کر سکے اور مر جائے۔ شدت درد سے کبھی کبھی اچانک موت واقع ہو جاتی ہے۔ (حیلۃ البرء)

مغص و مروڑ میں شہد کے ہمراہ تین اولسات اشقال کا پینا مفید ہے۔ حب البلساں کا شربا استعمال نافع

مغص ہے۔اخروٹ کواس کے پوست سمیت سحق کر کے ناف پر رکھنا مغص ومروڑ میں سکون پہنچاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

جندبید ستر سرکہ کے ساتھ ملا کر پینا نفخ کے لیے فائدہ مند ہے۔(دیسقوریدوس)

غلیظ اخلاط یاریاح کی وجہ سے لاحق ہونے والے نفخ میں جندبید ستر کو پانی ملے ہوئے سرکہ کے ساتھ ملا کر پینا فائدہ مند ہے اور باجرہ سے تکمید بھی مفید ہے۔(جالینوس)

جاؤشیر نافع مغص ہے۔دوقو نافع مغص ہے، سکون پہنچاتا ہے۔مونیر کو شراب کے ساتھ جوش دے کر تین درہم کے بقدر پینا نافع مغص ہے۔جو شاندہ دوج نافع مغص ہے۔ میتھی کے روغن سے حقنہ کرنا مغص اور زحیر میں مفید ہے۔ سبوس گندم کو سداب کے ساتھ پکا کر اس سے ضماد کرنا مغص میں باعث سکون ہے آردکرسنہ کا سرکہ کے ساتھ استعمال زحیر او مغص میں باعث سکون ہے۔کمافیطوس کا روغن زیتون میں تیار کیا ہوا حقنہ مغص کو شفادیتا ہے اس کا استعمال شرباً بھی کیا جائے۔زیرہ کو روغن زیتون میں پکا کر اس سے حقنہ کیا جائے تو مغص دور ہو جاتا ہے اور ابن ماسویہ کے بقول اس کا ضماد ریاحی مغص میں مفید ہے۔ تخم فطر اسالیون میں مغص میں اچھا کام کرتا ہے۔(دیسقوریدوس)

گرم پتھر سے پکایا ہوا دودھ زحیر میں مفید ہے۔(دیسقوریدوس)

بیخ لبنانوطس کا جوشاندہ کا شراب کے ہمراہ پینا مغص کو شفادیتا ہے۔ مر کو باریک پیس کر شہد میں گوندھ کر استعمال کرنا مغص کے لیے نافع ہے۔ جو شاندہ مرزنجوش نافع مغص ہے یا ماء العسل یا ماء القراطن کے ہمراہ چار ماشہ ملوخ کا پینا باعث سکون مغص ہے سمندر کے پانی کا حقنہ نافع مغص ہے۔ مغص کے مریض کو شراب کے ساتھ بزر نمام دیا جائے۔ نانخواہ کا شرباً استعمال نافع مغص ہے۔(دیسقوریدوس)

شراب یا جوشاندہ سداب یا شبت میں مدبر کئے ہوئے زیرہ کے ہمراہ بورہ ارمنی کے استعمال سے ریحی و بلغمی مغص کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔(ابن ماسویہ)

بیخ سوسن نیلگوں مغص سے شفادیتا ہے۔ تخم ساسالیوس نافع مغص ہے۔ شبت خشک کے ساتھ تیار کئے گئے جوشاندۂ سداب کے پینے سے مغص دور ہو جاتا ہے۔آب برگ غار سبز کے ہمراہ فلفل کا پینا مغص میں مفید ہے۔(دیسقوریدوس)

فلفل نافع مغص ہے اور جوشاندہ فودنج بھی نافع مغص ہے۔(ابن ماسویہ)

قثاء بری کا شراب کے ہمراہ شرباً استعمال مغص سے نجات دلاتا ہے۔(دیسقوریدوس)

قطلوریون کبیر چار ماشہ شراب کے ہمراہ بخار نہ ہونے کی صورت میں استعمال کیا جائے اور بخار کی موجودگی میں پانی کے ہمراہ استعمال سے مغص میں فائدہ ہوتا ہے۔(روفس)

ریوند نافع مغص ہے۔شبت رطب ریحی اور بلغمی مغص میں نافع ہے۔(دیسقوریدوس)

بکری کی چربی کا حقنہ زحیری لذع وسوزش میں باعث سکون ہے۔(ابن ماسویہ)

جوشاندہ بیخ نیل کا پینا نافع مغص ہے غاریقون نافع مغص ہے۔ساق خنزیر محرق کا شربا استعمال مزمن مغص کو دور کر دیتا ہے۔(روفس)

بلغمی اور ریحی مغص کے لیے مفید ادویہ حسب ذیل ہیں :

بیخ سوسن، تخم کرفس، حب بلسان، عودبلسان، غاریقون، زراوند، قطلوریون کبیر، کگروندہ ان سب دواؤں سے فائدہ حاصل کرنے اور مغص سے چھٹکارا حاصل کرنے کا طریقہ ہے کہ ان کو کوٹ پیس کر چھان لیا جائے اور پھر اس میں سے ایک مثقال یا دو درہم کے بقدر لے کر ماء العسل کے ہمراہ پلایا جائے اور صفراوی اور حرارت کی وجہ سے لاحق ہونے والے مغص میں اسپغول دو درہم کے بقدر لے کر ٹھنڈے پانی میں ملا کر روغن گل کے ہمراہ پلایا جائے۔

اسی طرح دو درہم روغن گلاب کے ساتھ چار اوقیہ پکے ہوئے انار کا عرق پلانا مفید ہے۔اسی طرح نچوڑا ہوا آب خیازہ بھی مفید ہے بلغمی اور ریحی مغص وریاح کی شکایت میں بیخ سوسن ،وج، قردمانا، کرفس، انیسون، حب بلسان۔(ابن ماسویہ)

عودبلساں ،ہالون ، غاریقون ، زراوند طویل اور قطلوریون کو سفوف کر کے شہد میں گوندھ کر ہمراہ آب گرم کھلائیں اگر مغص کے ساتھ اسہال بھی ہو تو اس کو روکنے کی تدبیر کی جائے اور اگر اسہال نہ ہو قبض ہو تو اس صورت میں مسہل دوائیں استعمال کی جائیں کیوں کہ تب اس کا سبب یہی خشکی ہے اور قبض ہے۔
(تذکرۃ عبدوس)

ریحی مغص جس کی علامت ہے کہ وہ قراقر کے ساتھ ہوتا ہے اور اپنی جگہ بدلتا رہتا ہے، اگر اس کے ساتھ اسہال کی بھی شکایت ہو تو ہالون بریاں استعمال کرایا جائے اور اگر قبض کی شکایت ہو تو دو درہم ہالون (بغیر بریاں کیئے ہوئے) اور کرفس ڈیڑھ درہم اور انیسون ایک درہم کے بقدر لے کر ہمراہ آب گرم پلایا جائے۔اور اگر مغص کا سبب کیموس غلیظ ہو کہ جس کی علامت یہ ہے کہ وہ ایک ہی جگہ ٹھہرا رہے گا، تو ایک درہم حب بلساں، مر، نانخواہ نصف درہم کے بقدر یا شجرنایا یا مثرودیطوس کا سفوف استعمال کرایا جائے اس

کے بعد ایارج فیقرا کو شہد میں گوندھ کر انیسون، نانخواہ اور کرویا کے ہمراہ استعمال کرا کے دست لائے جائیں اور مغص کو پیدا کرنے والا کیموس، آنتوں میں چپک کر کے احتقان کا سبب بنے اور اس کی کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو اس کا علاج حقنہ ہے۔ اگر مغص نچلے حصے میں ہو اور اگر اوپری حصے میں ہو تو مسہل ادویہ سے علاج کیا جائے۔ جب سبب نکل جائے تو دو درہم ہالون کا سفوف ہمراہ آب گرم اور کوئی تیل یا روغن کھلایا جائے اور اگر مغص صفراوی ہو تو اس کے ساتھ میں سوزش و جلن پیاس اور سوئی کی چبھن جیسا احساس ہو تو دو درہم اسپغول، ایک درہم، تخم خیار اور ایک درہم خطمی، روغن گل کے ہمراہ استعمال کرایا جائے۔ (التذکرہ۔ الکمال التمام)

بغیر اسہال کے ہونے والے مغص کے لیے نفع بخش دوا:

حب بلساں، قردمانا دو دو درہم، تخم کرفس تین درہم، حرف ابیض پانچ درہم سب کو کوٹ پیس کر چھان لیا جائے اور ہمراہ آب گرم کھلایا جائے بغیر اسہال کے ہونے والے دائمی مغص اور نفخ کے لیے ایک اونس سکنجبین میں نصف درہم جندبید ستر پلایا جائے۔

مرض زحیر میں معاء مستقیم کے گرد اطراف میں ہیجان ہو اور بہت زور لگانے پر اجابت میں مخاطی اشیاء خارج ہوں تو کراث فارسی کو روغن گاؤ کے ساتھ سحق کر کے اس سے مقعد کی سنکائی کریں اور اشیاء لینہ مثلاً خبازی وغیرہ کے روغن گل، گھی اور موم سفید کے ساتھ تیار کئے گئے جوشاندہ گرم میں آبزن کرایا جائے اور ایک ایسی کرسی پر بٹھا کر زفت خشک کی دھونی دی جائے جس کو بیچ میں کاٹ کر ایک بڑا سوراخ بنا لیا گیا ہو اور اس کے ناف کے نیچے مستقل سنکائی کی جائے۔ (فلیغریوس)

مرض زحیر یا تو شدید سخت ٹھنڈک کی وجہ سے ہوتا ہے اور یا آنت کے اندر صفراء کی سرایت و مداخلت کی وجہ سے۔ (الاعضاء الآلمہ)

مریض پر کپکپی، تشنج یا تمدد، قے، ہچکی اور بدحواسی کا طاری ہو جانا موت کی دلیل ہے۔ مریض ذوسطاریا کے بائیں کان کے پیچھے مٹر کے دانے کی مانند سیاہ رنگ کی کسی شے کا ظاہر ہونا اور اس کے ساتھ شدید پیاس کا لگنا اس امر کی علامت ہے کہ مریض بیس یوم کے اندر ہی فوت ہو جائے گا یہ ایک علامت ہے ورنہ عالم الغیب تو اللہ ہے۔ (علامات الموت السریع)

قروح امعاء کی وجہ سے لاحق ہونے والے اسہال میں گائے کا دودھ نافع ہے۔ (الترياق الی قیصر)
یہ خوب جوش دیا ہوا ہونا چاہیے۔ (مؤلف)

پونے چار رتی کے برابر افیون جو کہ بار دیابس ہوتی ہے کا استعمال اسہال اور قروح امعاء میں نافع ہے۔

قرحہ کے بارے میں جب معلوم ہو جائے کہ وہ سوداوی ہے تو اس کا علاج بہت جلد شروع کر دینا چاہئے اور پانی اور نمک درانی کے ذریعہ حقنہ کیا جائے۔ اس سے اگر سکون نہ ملے تو شوکتہ مصریہ تین جزء، خربق سیاہ، دو جزء لے کر پانی اور نمک درانی کے ساتھ ملا کر جوش دے لیں پھر اسی کو چھان کر بہ طور حقنہ استعمال کیا جائے۔ اگر اس سے بھی قرحہ نہ جائے تو ہڑتال کے حقنہ سے علاج کیا جائے اس سے پہلے عام حقنہ کیا جائے۔ جس میں قابضات اور مغریات شامل ہوں اور اس دوا میں بکھٹی شراب میں تیار کیا ہوا البلاب کبیر کا جوشاندہ اچھا کام کرتا ہے۔ بغیر حرارت کے صرف دستوں اور کثیر تعداد میں قروح امعاء کی شکایت ہو تو جسم کے مجاری و مسامات کھولنے کے لیے جسم پر گرم تیل ملے جائیں اس سے مجاری کھلنے کے علاوہ بعض اخلاط کا انجذاب بھی باہر کی طرف ہوتا ہے اور غذا میں قابض اور بارد چیزیں دی جائیں اور چاول کے جوشاندہ یا پیچ، کو پکا کر اس قدر گاڑھا کر لیا جائے کہ اس کا قوام شہد کی مانند ہو جائے تب اس سے حقنہ کیا جائے بہت مفید ہے۔
(جالینوس سے منسوب کی گئی ایک کتاب سے ماخوذ لیکن میں اسے روفس کی کتاب مانتا ہوں)

مرض زحیر دبر کے پاس معاء مستقیم کا ایک زخم ہوتا ہے۔ جس میں مریض کو سخت تمدد اور زور لگانا پڑتا ہے۔ اسہال دموی اس صورت میں کہتے ہیں جب قرحہ یا زخم پرانا ہو اور کثرت سے اسہال دموی ہوں۔ مرض زحیر میں ایسا اسہال دموی نہیں ہوتا کیوں کہ یہ زخم دبر کے پاس ہی ہوتا ہے۔ (ابیذ یمیا)

قروح امعاء میں ہونے والے دموی اسہال کی کچھ علامتیں ہوتی ہیں جیسے بدبودار ریاح اور خلط مخاطی۔ جب مرض طویل ہو جاتا ہے تو تلچھٹ جیسی اور گوشت کے سیاہ ٹکڑے جیسی کوئی بدبودار اور جمی ہوئی شے اجابت میں خارج ہوتی ہے، بھوک ختم ہو جاتی ہے، تکلیف بڑھ جاتی ہے اور حمی حادہ شدید کرب وبے چینی، متلی، شراسیف میں اختلاج و دھڑکن اور زبان خشک ہو جانے کی شکایت ہو جاتی ہے۔ رہا مرض زحیر تو اس میں مقعد کے مقام پر شدید درد اور سخت قسم کا تمدد ہوتا ہے اور پشت میں بھی کھنچاؤ ہوتا ہے۔ ساتھ ہی مخاطی شئے بھی خارج ہوتی ہے۔ جب خراج گندا ہوتا ہے تب تکلیف کم ہوتی ہے اور صاف ہوتا ہے تو زیادہ اور جب اس میں سڑاند ہو جاتی ہے تو تلچھٹ کی مانند سخت بدبودار شئے خارج ہوتی ہے لہذا جب مرض مزمن ہو جائے اور درد بھی ہو تو سمجھ لیں کہ زخم سخت بدبودار اور پیپ دار ہو گیا ہے۔
(جالینوس سے منسوب کتاب العلامات سے ماخوذ)

قرحہ امعاء کے ساتھ بخار نہ ہو تو فلونیا فارسی استعمال کرائیں اور ایک اونس پتلے دودھ کے ساتھ خرگوش کا پنیر ملا کر پلائیں۔ (جورجس)

سوزش امعاء میں پہلے ایسے حقنے دیئے جائیں جن سے آنتیں صاف ہو جائیں مثلاً ماء العسل وغیرہ پھر

اس کے بعد اس سوزش کو دور کرنے کے لیے ادویہ مغریہ کے حقنے دیئے جائیں۔ بقراط کا کہنا ہے کہ مزمن اسہال دموی کے ساتھ بھوک کا جاتا رہنا یا ختم ہو جانا ایک بری علامت ہے اس کی علت کا ہم نے تقدمۃ المعرفۃ میں ذکر کر دیا ہے اور ایسے مریضوں کو خار ہو جانا ایک خطرناک علامت ہے کیوں کہ یہ آنتوں میں بیماری کے بڑھنے کی علامت ہے۔ (ابیذیمیا)

اہل یونان کے نزدیک مغص بغیر اجابت واستفراغ کے آنتوں کی لذع وخراش کی دلیل ہے۔ (الاخلاط)

ناف کے نیچے ہونے والا مغص رطب ولین ہوتا ہے۔ (بقراط)

مفسرین کا خیال ہے سب سے زیادہ سخت مغص و درد وہ ہوتا ہے جو اوپری آنت میں صائم کے قریب میں واقع ہوتا ہے۔ یہ بات قابل بحث ہے کیوں کہ درد قولنج وزحیر آنت کے تمام دردوں میں سب سے زیادہ سخت تسلیم کیا گیا ہے اور ان کا درد امعاء غلاظ یا زیریں آنت میں ہوتا ہے۔ ناف کے نیچے والی بقراط کی بات اوپری آنتوں اور زیریں آنتوں کے درمیان ایک حد فاصل قائم کرتی ہے یعنی قولون کا کچھ حصہ ناف کے نیچے ہوتا ہے۔ اگر مرہ سوداء سے دموی اسہال کی شروعات ہو تو یہ موت کی نشانیوں میں سے ہے۔ (الفصول)

صفراء کی وجہ سے ہونے والے اکثر دموی اسہال میں حرقت وجلن سے آنت چھل جاتی ہے۔ اس کے اندر خراش ہو جاتی ہے اور آخر کار گل سڑ کر اس کے اندر ایک زخم بن جاتا ہے۔ اسہال دموی کی یہ نوع اکثر دیکھنے میں آتی ہے اور مرہ سوداء کی وجہ سے لاحق ہونے والا اسہال دموی اچھا نہیں ہوتا اس سے شفایابی نہیں ہوتی۔ اس کے درمیان اور سرطان متقرح کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے اور جب جسم کے ظاہری حصے کا سرطان ٹھیک ہونے کا نام نہیں لیتا اور ممکن ہے کہ وہ اپنی جگہ سے مستقل ہمیشہ چمٹا ہی رہے تو آنتوں کے اندر کا سرطانی زخم کیوں کر ٹھیک ہو سکتا ہے جب کہ فضلات حاد اس پر سے برابر گزرتے رہتے ہیں اور دوا بھی کما حقہ وہاں تک نہیں پہنچ پاتی۔ (جالینوس)

گوشت کے ٹکڑے جیسی چیزوں کا خارج ہونا موت کی نشانیوں میں سے ہے۔ (کتاب اختلاف الدم)

قروح امعاء کے زمانہ تزاید میں اس سے خارج ہونے والے مادے محض شحمی اجزاء ہوتے ہیں اسہال اگر بند نہ ہوں تو پھر آنتوں کی اندرونی سطح سے آنوں یا چھیچھڑے خارج ہونے لگتے ہیں۔ یہ آنوں یا چھیچھڑے آنتوں کی اندرونی پرت کے حصے ہوتے ہیں پھر اس کے بعد اگر مرض میں سکون نہیں ہوا ہے تو خاص جوہر امعاء خارج ہونے لگتا ہے تب پھر اس صورت میں یہ کہنا درست نہ ہوگا کہ یہ قرحہ کا زمانہ تزاید ہے بلکہ اس سے آگے بڑھ چکا ہے۔ پھر جب اسہال دموی میں آنتوں سے ہڈی کی جنس سے کوئی چیز نکلنے لگے تو اسے گوشت کا ٹکڑا نہیں

کہا جاسکتا کیوں کہ بقراط کہتا ہے کہ بے شک یہ مرض مہلک امراض میں سے ایک مرض ہے کیوں کہ زخم مقدار میں اس قدر بڑھ چکا ہے کہ اس کا بھرنا اور مندمل ہونا ممکن نہیں ہے۔ اسہال لحمی میں کھانے سے رک جانا خطرناک ہے۔ اسہال دموی اخلاط حارہ کی وجہ سے عارض ہوتا ہے جس سے آنت میں خراش ہو جاتی ہے۔ شروعات میں یہ خراش آنتوں کی بیرونی سطح پر ہوتی ہے پھر کچھ عرصہ گزرنے کے بعد اس کی گہرائی تک خراش ہو جاتی ہے اور اکثر یہی قرحہ یا آنتوں کا زخم بن جاتا ہے جس میں عفونت پڑ جاتی ہے تب آنتوں سے مشارکت کی بناء پر معدہ کو بھی تکلیف پہنچتی ہے۔ پھر یہ تکلیف برابر بڑھتی رہتی ہے یہاں تک مرض معدہ سے مشارکت کی بناء پر فم معدہ تک پہنچ جاتی ہے۔ تب اس وقت مریض کے کھانے کی خواہش ورغبت ختم ہو جاتی ہے اور بسا اوقات کھانے سے بے رغبتی ان مادوں کی وجہ سے ہوتی ہے جو جگر سے معدہ میں آتے ہیں اور یہی وہ چیز ہے جو آنتوں کو چھیل کر اس میں خراش پیدا کر دیتی ہے۔ اور سبب مرض صفراء کی جنس کی ہو تو وہ اکثر فم معدہ کو ڈھانک لیتا ہے جس سے اشتہا ختم ہو جاتی ہے۔ طویل دموی اسہال کے بعد سقوط اشتہا معدہ کی قوت ختم ہونے کی علامت ہے کیوں کہ معدہ امعاء کی بیماری میں شریک حال ہوتا ہے یعنی معدے کا فعل باطل ہوتا ہے حیاۃ نہیں ختم ہوتی۔ بس جب اس کے ساتھ حمی کی بھی شکایت موجود ہو تو دو باتوں میں سے ایک بات ہو سکتی ہے۔ یا تو آنت کے زخم میں عفونت پڑ گئی ہے یا بہت مستحکم ورم عظیم ہو گیا ہے اکثر ایسا ہلاکت کے قریب ہوتا ہے۔ خالص خلطی اسہال دموی کا ہونا خطرناک ہے۔ خالص خلط سے مراد وہ خلط ہے جس میں اس کے علاوہ کوئی دوسری چیز اور رطوبت نہ ملی ہو خواہ وہ صفراء ہو خواہ سوداء اور کوئی عجب نہیں کہ یہ براز آنت کے اندر بہت بری سڑاند پیدا کر دے۔ (جالینوس)

باب المعدہ میں ذکر کئے گئے ضماوات میں سے کوئی بھی ضماد پیٹ پر لگایا جائے یہ نفع بخش ہے۔ (المیامر)

مغص اور زحیر میں ہچکی کا ہونا مہلک ہے۔ (الیسودی)

سحج امعاء کا سبب یا تو صفراء غیر طبعی اور سوداء غیر طبعی یا بلغم مالح ہوتا ہے یا ادویہ معدنیہ یا حریفہ کا استعمال۔ لہذا اخلط کا پتا اجابت میں خارج ہونے والی چیز کو دیکھ کر کیا جائے۔ پس اگر اجابت میں خارج ہونے والی چیز صفرا یا سوداء یا بلغم کی جنس سے ہو تو اس کی اصلاح کی تدابیر اختیار کی جائیں۔ (ابن ماسویہ)

اس کے علاج سے پہلے خارج ہونے والے مادے کے بارے میں تفتیش کی جائے اور مریض سے دریافت کیا جائے کہ درد کہاں ہوتا ہے درد کا مقام اس بات کی علامت ہے کہ کس آنت میں درد ہے۔ (مؤلف)

سحج کی شکایت میں جگر کو برودت پہنچائی جائے تاکہ صفراء یہاں سے آنتوں میں انصباب پاکر مستقل

باعث تج نہ بنے اور رگ باسلیق کی فصد کھول کر اور مقام جگر پر قابض بارد چیزوں کا ضماد لگا کر اس کو تقویت دی جائے۔ (مؤلف)

جب علت کا پتہ چل جائے اور مریض اس کا متحمل ہو سکتا ہو تو یہ عمل کیا جائے۔ (مؤلف)

سفوف کا نسخہ :

نشاستہ بریاں پانچ جزء، صمغ بریاں دس جزء، بزر قطونا بریاں دس جز، گل مختوم پانچ جزء، گل ارمنی پندرہ جزء، تخم خیار ہلکا بریاں مکمل دس جزء، تخم خطمی ہلکا بریاں مکمل دس جزء۔ ان سب کو لے کر سفوف بنالیا جائے اور پھر اس میں سے تین تین درہم صبح وشام ایسے پانی کے ساتھ کھلایا جائے جس میں صمغ عربی اور گل ارمنی ڈال کر اس کا نقوع حاصل کر لیا گیا ہو اور اس کے لیے چاول کو کئی بار دھو کر گرم نان کے اندرونی حصے (لباب الخبز السمیذ المقلو) کے ساتھ کوٹ پیس کر یا کچل کر حریرہ بنایا جائے اور اس پر صمغ بریاں یا گوند بریاں چھڑک کر کھلایا جائے اور تیل میں لوبئے کا ساگ بھون کر کھلایا جائے اور طیہوج اور تیتر اور انڈے کی زردی بھون کر اور بھلبھلا کر کھلایا جائے۔

تج کے ساتھ شدید برودت کی بھی شکایت ہو تو تخمیات میں ہلکا بریاں ہالون کا اضافہ کر لیا جائے۔ جب تج کا سبب زیریں معاء مستقیم میں ہو جو کہ زحیر ہو سکتا ہے تو قابض اشیاء کے جوشاندے کے ذریعہ آبزن کرایا جائے اور اس طرح اسکو تقویت دی جائے۔ یا مردار سنگ، گلنار، اسفیداج، رصاص، روغن گل اور انڈے سے تیار کئے گئے مرہموں کا استعمال کیا جائے۔ پیٹ سے نکلنے والی چیز لیسدار اور سفید رنگ کی ہو تو ہڑتال کے حقنے کے ذریعہ علاج کیا جائے اور خون اور صفراء ہو تو ہڑتال کا استعمال نہ کیا جائے۔ الغرض ہڑتال کے حقنے اسی وقت استعمال کئے جائیں جب پیٹ سے نکلنے والی چیز لیسدار اور سفید ہو اور خارج ہونے والی چیز میں خون کی مقدار زیادہ ہو یا اسی چیز پر خون غالب ہو تو قابضات اور مبردات کی طرف توجہ کی جائے اور اگر مرہ کم ہو تو لیسدار ادویہ کی طرف توجہ کی جائے اور ایسی دواؤں کی طرف جن کے اندر کسی قدر جلا پیدا کرنے کی اور خشک کرنے کی خاصیت ہو۔ چھیچھڑے خارج ہونے کے بعد گاڑھے خون کا نکلنا زخم کے گہرے ہونے کی دلیل ہے اور کسی عصبی شے کا خارج ہونا جرم امعاء کے ٹوٹ کر آنے کی دلیل ہے۔ اس کا کوئی علاج نہیں ہے کیوں کہ یہاں طبیعت کسی چیز پر قادر نہیں ہوتی اور صرف آنوں کا خارج ہونا علت کے خفیف ہونے کی علامت ہے۔ یہ آنوں جرم امعاء کے اوپر لگی ہوئی لیس ہوتی ہے۔ اگر اس کے ساتھ خون آئے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ زخم جرم امعاء کے اندر تک پہنچ گیا ہے اور اگر اس کے ساتھ سخت چھیچھڑے خارج ہوں تو اس بات کی نشانی سمجھنا چاہئے کہ وہ آنتوں سے اکھڑ کر آ رہے ہیں اور اگر سخت اور موٹے بڑے ہوں تو سمجھنا

چاہئے کہ آنتیں پھٹ گئی ہیں۔ (مؤلف)

اکثر آنتوں کے پھٹنے کے بعد قبض کی شکایت ہو جاتی ہے اور پیٹ کا نچلا حصہ پھول جاتا ہے کیوں کہ وہاں براز اکٹھا ہو جاتا ہے اور بسا اوقات یہ سفید پیپ ہوتی ہے جو دبر کے پاس اکٹھی ہو جاتی ہے تب اس وقت مریض کی استطاعت کے مطابق ہڑتال کے شیافات استعمال کرائیں پھر اس کو سکون پہنچانے اور زخم بھرنے کی تدابیر کریں۔ (مؤلف)

سیلان دم کو روکنے میں کہرباء سخت قبض پیدا کرتا ہے، خاص طور سے قروح امعاء اور زحیر میں یہ عجیب تاثیر رکھتا ہے۔ (ابو جریج)

ایک مؤثر حقنہ کا نسخہ :

چاول چار اوقیہ، جو کا ستو اور چھلی ہوئی مسور دو دو اوقیہ، خشک گل سرخ ڈنٹھل سمیت، گلنار، بارتنگ اور اذن الجدی ایک ایک اوقیہ سب کو لے کر چار رطل پانی میں ہلکی آنچ پر اس قدر جوش دیا جائے کہ ایک رطل رہ جائے پھر اس کو چھان لیا جائے اور دو تہائی رطل جو شاندہ لے کر اس میں ایک اوقیہ بکرے کے گردے کی پگھلی ہوئی چربی اور اتنا ہی روغن گل خام اور قاقیا، دم الاخوین، گل ارمنی، اسفیداج ایک ایک درہم اور دو انڈوں کی زردی شامل کر کے خوب حل کر دی جائے اور پھر اس سے حقنہ کیا جائے اس سے اچھا فائدہ ہوتا ہے۔
(اختیارات حنین)

ایک شخص کو میں جانتا ہوں جو قروح امعاء کا علاج کرتا تھا اس کے ہاتھ سے اچھے خاصے لوگوں کو شفایابی حاصل ہوئی۔ جن مریضوں کے اندر طاقت ہوتی، مضبوط ہوتے اور قوت برداشت ہوتی وہ تو اچھے ہو جاتے لیکن اکثر ضعیف مریض جو درد کی تاب نہ لا پاتے ان کی موت ہو جاتی۔ وہ شخص مریض کو ایک دن روٹی پیاز کھلاتا اور اس دن پانی کم پلاتا پھر دوسرے دن سویرے اٹھ کر نمک کے گرم پانی سے حقنہ کرتا پھر اس کے بعد قوی دوا سے تیار کیا گیا تیز حقنہ دیتا۔ حقنہ قویہ سے مراد حقنہ زرانخ ہیں جالینوس نے بتایا کہ جس مریض کے اندر اس درد کی قوت برداشت ہوتی وہ ایک ہی بار میں مکمل شفایاب ہو جاتا اور جو کمزور اور ضعیف ہوتا اس کو غشی طاری ہوتی، تشنج ہوتا اور مر جاتا۔ تو ایسے خطرے میں طبیب کو نہیں پڑنا چاہئے گرچہ مریض کو فائدہ ہوتا ہے بلکہ وہ طریقۂ علاج اپنانا چاہئے جو محفوظ ہو۔ (حیلۃ البرء)

نمک اور ہڑتال کے حقنے آنتوں کے گندے زخموں میں استعمال کرنے چاہئیں دواء حاد اور مرہم اخضر کا موقعۂ استعمال بیرونی گندے زخم ہیں۔ لہذا اس میں ڈر کر علاج سے پیچھے نہیں ہٹ جانا چاہئے اگر پیپ بہت

زیادہ سفید اور میلی کچیلی سی ہو جیسے بیرونی قروح میں سفید اور پھولے ہوئے گوشت نظر آتے ہیں۔ تو اسی سے علاج کیا جائے کیوں کہ بغیر اس کے وہ اچھا ہی نہیں ہوگا۔ اس کا استعمال قروح سے خارج ہونے والے مادہ کو دیکھنے کے بعد ہی کیا جائے اور اگر مریض کے ساتھ کچھ مہربانی کرنا چاہیں تو قرطاس محرق اور اس جیسی دوسری چیزیں کئی بار استعمال کرا دیں کیوں کہ یہ ہڑتال کا قائم مقام ہے۔ جب اسہال سوزش و لذع پیدا کرنے والا ہو تو تسکین الم کے لیے لذع و سوزش سے خالی کئی عمل سب سے بہتر طریقۂ علاج ہے۔ اس کے ساتھ ہی اگر یہ حرارت میں معتدل ہو تو مسکنات الم میں سب سے زیادہ مؤثر چیز ثابت ہوتا ہے۔ گردے کی چربی کا حقنہ ذرب و خلفہ کے مریضوں لیے باعث ثقل و لذع ہوتا ہے اور قروح امعاء کے مریضوں کے لیے فوری تسکین کا سبب اور ان اشیاء میں لزوجت کی شمولیت سے یہ اپنی جگہ دیر تک باقی رہتا ہے اور یہی اس کی خاص بات ہوتی ہے کیوں کہ متواتر حقنہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔

مزمن قروح امعاء کا علاج پہلے ایسی دوا سے بذریعہ حقنہ کیا جائے جو کسی قدر مخدر ہو پھر جوشاندہ آس میں ہڑتال حل کر کے اس سے حقنہ کیا جائے۔ (فلیغریوس)

اسہال دموی چار طرح کا ہوتا ہے۔ نمبر ایک صاف شفاف خالص خون کا استفراغ ہو جیسے کہ کسی عضو کے کٹ جانے پر بہتا ہے۔ یا ایسے جیسے کہ معمول کی ریاضت ترک کر دینے پر ریاضت میں بدل ما تتحلل فراہم کرنے والا خون بدن کے اندر اکٹھا ہو جاتا ہے اور بذریعہ اسہال خارج بدن ہوتا ہے۔ یہ دوروں اور وقفوں سے خارج ہوتا ہے۔ یہ مقدار میں زیادہ اور گوشت کی دھوون جیسا مائی ہوتا ہے اس کی وجہ جگر کی قوت مغیرہ کا ضعف ہے اور یا اس میں چمکتا ہوا سیاہ خون خارج ہو اور اسی طرح اس وقت بھی ہوتا ہے جب جگر میں غذا ہضم ہوتی ہے اور پھر اس کو آگے بڑھنے اور جاری ہونے میں کوئی رکاوٹ آڑے آتی ہے مثلاً سدہ وغیرہ جس سے وہ خون جگر میں پڑا پڑا احتراق پا کر سیاہ ہو جاتا ہے اور پھر اس کے بوجھ سے جگر تکلیف پاتا ہے تو اس کو دفع کرنا چاہتا ہے یا مختصر وقفوں میں تھوڑا تھوڑا خون خارج کرتا ہے۔ بسا اوقات خالص خون ہوتا ہے اور بسا اوقات جما ہوا اور بسا اوقات اس کے ساتھ پیپ یا زخم کے قشور ہوتے ہیں۔ اس کا سبب قروح امعاء ہوتا ہے اور اگر اس کے ساتھ سخت پیچش کی بھی شکایت ہو تو اس کو زحیر کہتے ہیں اور خون یا پیپ یا آنوں بغیر پیچش کے خارج ہو تو اس کو ذوسطاریا کہتے ہیں۔ جب اجابت میں پیپ، آنوں کی آمیزش ہو اور پیپ گاڑھی ہو اور گردے اس کو جذب کرنے سے قاصر ہوں تو صدیدی خلفہ جاری ہو جاتا ہے۔ (العلل والاعراض)

یہ اس چیز کا پیش خیمہ بنتا ہے جو اخلاط کو فنا کرنے کا موجب ہوتا ہے۔ مثلاً حمیات یا نفث۔ (مؤلف)

زخم کے بڑے قشور کا خارج ہونا امعاء غلاظ (بڑی آنتوں) سے آنے کی دلیل ہے اسی طرح چھوٹے قشور

امعاء دقاق سے آنے کی دلیل ہوتے ہیں۔ اگر قرحہ بڑی آنتوں میں ہے تو مریض اجابت جانے سے پہلے لذع وسوزش محسوس کرے گا اور اگر مرض زیریں آنتوں میں ہے تو اغشیہ کی مانند موٹے چھلکے براز کے ساتھ خارج ہوں گے اور اوپری آنتوں کے مرض میں چھلکے چھوٹے اور باریک خارج ہوتے ہیں۔ خون، پیپ میں سے جو چیز بھی خارج ہو اگر براز سے مخلوط نہ ہو بلکہ اس سے علاحدہ ہو تو مرض معاء مستقیم میں سمجھا جائے اور اگر اس سے مخلوط ہو تو قولون میں اور اگر ایک دوسرے میں خوب مل کر خارج ہوں تو اعور میں۔ اور اگر بہت زیادہ ایک دوسرے میں مخلوط ہوں تو چھوٹی آنتوں میں مرض سمجھا جائے۔ بہت زیادہ مخلوط ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان کو باہر آنے کے لیے ایک لمبا راستہ طے کرنا پڑتا ہے اور ہلنے ڈولنے سے ایک دوسرے میں خوبی گھل مل جاتے ہیں۔ اگر مرض چھوٹی آنتوں میں ہو تو اس کا علاج اوپر سے کیا جائے یعنی منہ کے ذریعہ دوا استعمال کی جائے اور بڑی آنتوں میں مرض ہو تو اس میں درد وتکلیف دور کرنے کے لیے حقنہ کیا جائے۔ بڑی آنتوں کے مرض میں حقنہ خاص طور سے کیا جاتا ہے۔ چھوٹی آنتوں میں خلط حار کی وجہ سے ہونے والے قرحہ میں خون کا استفراغ تھوڑا تھوڑا اور لذع وچبھن کے ساتھ ہوتا ہے اور اگر دفعتہً بغیر لذع و چبھن کے ہو تو وہ خون یا تو صاف شفاف ہوگا اور یا سیاہ گدلا اور یا رقیق پانی جیسا ہوگا۔ صاف شفاف خون کا استفراغ جسم کے اندر اس کے اکٹھا ہو جانے کی وجہ سے ہوتا ہے اور جسم میں خون اکٹھا یا تو ترک ریاضت کی وجہ سے ہوتا ہے یا کسی عضو کے کٹ جانے کی وجہ سے ہوتا ہے اور سیاہ گدلے خون کا استفراغ سدہ کبد کی وجہ سے ہوتا ہے جو خون کو اعضاء کی طرف جانے سے رکاوٹ ڈالتا ہے نتیجتاً وہ خون وہیں جگر کے اندر محبوس ہو کر محترق ہو جاتا ہے اور پھر آنتوں کی طرف بہہ پڑتا ہے اور گوشت کی دھوون کی مانند رقیق پانی جیسے خون کا استفراغ ضعف کبد کی وجہ سے ہوتا ہے۔ قروح امعاء میں سب سے پہلے خارج ہونے والی رطوبت صفراء ہوتا ہے پھر بلغمی رطوبت اور اس کے بعد جو رطوبت خارج ہوتی ہے وہ لیس ہوتی ہے جو آنتوں کی سطوح پر قلعی کی مانند چپکی رہتی ہے جیسے کہ تانبے کے برتنوں پر قلعی ہوتی ہے۔ ان کے بعد خارج ہونے کے لیے خراطہ کا نمبر آتا ہے خراطہ خاص جوہر امعاء کی ایک چیز ہوتی ہے ان سب کے بعد خارج ہونے والی رطوبت خون ہوتی ہے۔ خون آنے کا مطلب ہے کہ آنتوں کی رگوں کے منہ کھل گئے ہیں۔ قروح امعاء کی وجہ سے اور امراض جگر کی وجہ سے خارج ہونے والے خون کے درمیان فرق یہ ہے کہ قروح امعاء میں خارج ہونے والا خون تھوڑا تھوڑا قطرہ قطرہ اور خراط کے ساتھ آتا ہے اور یہ اصلاً خون ہوتا ہے اور جگر کی کسی بیماری کے سبب آنے والا خون دفعتہً زیادہ مقدار میں اور بغیر خراطہ کے آتا ہے۔ اور دوروں اور لمبے وقفوں سے آتا ہے اور یہ پانی جیسا ہوتا ہے اور براز کے ساتھ میں اگر چکنائی ہو تو یہ بڑی آنتوں سے آنے کی علامت ہے۔ (الاعضاء الآلمہ)

اسہال دموی کو روکنے کے لیے قرابادین سابور کا ایک نسخۂ فتیلہ :

اقاقیا، بزرالبنج، افیون، اسفیداج، رصاص، گل ارمنی، مازو خام ان سب اجزاء کو چاول کی گرم پیچ میں ڈال کر ملالیں اور اسی میں تھوڑا سا کندر بھی ملالیں پھر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنا کر بہ طور فتیلہ استعمال میں لائیں۔ (مؤلف)

آنتوں میں زخم یا تو بلغم مالح سے پیدا ہوتے ہیں یا صفراء اور یا سوداء سے۔ قرحہ معوی صفراوی کی مدت دو ہفتے ہے اور قرحہ معوی بلغمی کی مدت تیس دن اور سوداوی کی کوئی مدت نہیں ہوتی۔ وہ ایک زمانے تک رہتا ہے اور مشکل سے ہی جاتا ہے۔ مقعد میں اگر کوئی زخم ہو جائے اور اس میں سے پیپ بغیر براز سے ملے نکلے اور اگر براز نکلے بھی تو پیپ کے نکلنے کے بعد تو سبب مرض مقعد سے قریب ہی ہوگا اور چھوٹی آنتوں کے قرحہ میں بہت کم کچھ نکلتا ہے اور بڑی آنتوں کے قرحہ میں بہت زیادہ اور گاڑھی اور گوشت کے ٹکڑے کے ساتھ رطوبت نکلتی ہے اور پردۂ صفاق جیسی کوئی چیز خارج ہوتی ہے۔ اس رطوبت یا مادے کی جنس کا پتہ اس کے رنگ کو دیکھ کر کیا جائے گا۔ اگر خارج ہونے والی رطوبت کا رنگ زرد ہے تو سبب مرض صفراء ہے اور اگر سفید اور چکنی رطوبت ہے تو وہ از قسم بلغم مالح مانی جائے گی اور اگر سیاہ یا مکدر ہے تو وہ سوداء کی جنس سے مانی جائے گی خاص طور سے اس وقت جب اس کے ساتھ طحال بھی فاسد ہو۔ قروح معوی صفراوی کی علامت جگر کی خرابی اور صفراوی قے بھی ہے۔ علامات فارقہ میں شدت درد بھی ایک نکتہ ہے۔ قضاء حاجت سے کچھ پہلے درد کا شروع ہونا اوپری آنتوں میں قرحہ کی موجودگی کی علامت ہے اور اس کے برعکس اور اجابت میں چکنائی کا کم ہونا اوپری آنتوں میں قرحہ کی موجودگی کی علامت ہے اور اس کے برعکس اور زیریں آنتوں سے کھال یا چھیچھڑے جیسی چیزیں خارج ہو سکتی ہیں اس کے بعد براز سے مل کر پیپ خارج ہو سکتی ہے۔

سب سے زیادہ سخت تکلیف چھوٹی آنتوں کے قرحہ میں ہوتی ہے اور زحیر میں اجابت کی مقدار کم ہو جاتی ہے اور جو کچھ بھی نکلتا ہے وہ سخت زور لگانے اور اینٹھنے پر نکلتا ہے اور اس سے قبل اور بعد میں مقعد میں درد و تکلیف ہوتی ہے اور پاخانہ کے بعد خراطہ کا آنا شفایابی کی علامت ہے۔ (الیسودی)

اسفل بطن سے خارج ہونے والا خون یا تو درد و تکلیف اور خراطہ کے ساتھ آتا ہے اور یا اس کے بغیر اگر خراطہ درد کے بغیر خارج ہو تو اس کا علاج ان دواؤں سے کیا جائے گا جن سے نفث الدم وغیرہ کا کیا جاتا ہے اور جو خون درد و خراطہ اور زحیر و مغص کے ساتھ آتا ہے اس کا سبب چونکہ یا تو اوپری آنتوں میں یا زیریں آنتوں میں یا معاء مستقیم میں دبر کے پاس ہوگا۔ اس لیے اگر سبب چھوٹی آنت میں ہو تو اس کا علاج طین اور گوند کے ساتھ بریاں بزور کے ذریعہ کیا جائے اس سے فائدہ نہ ہو تو چنے کے برابر فلونیا فارسی دے کر علاج کیا جائے

اور رات کو رب آلاس کے ساتھ ایک مٹھی شاہ بلوط کھلایا جائے اور پانی کے ساتھ پتلے دودھ کا پلانا بھی مفید ہے یا تین اونس سماق کے جوشاندے کے ہمراہ تین اونس چاول کی پیچ پلائی جائے اور ایک دانگ خرگوش کا پنیر اور روغن گل پتلے دودھ کے ساتھ تین اونس اور رات کو فقط دودھ میں پکا ہوا اطراشیث کھلایا جائے اور حمی بھی ہو تو طباشیر، تخم حماض، صمغ اور سماق کو لعاب اسپغول میں گوندھ لیا جائے۔ اور اس میں گل ارمنی بھی شامل کر لی جائے۔ پھر اسے پانی کے ہمراہ استعمال کرایا جائے اور غذا کے طور پر انڈے کی زردی کھلائی جائے اور زیریں آنتوں میں سبب مرض موجود ہو تو حقنوں کے ذریعہ علاج کیا جائے۔ مرض کے مزمن ہو جانے پر ہڑتال کے قرص کا استعمال کیا جائے اور درد و سوزش ہو تو حقنے میں بھی اور خوردنی طور پر بھی مرغی اور بطخ کی چربی استعمال کرائی جائے اور اگر قروح امعاء کے ساتھ فساد ہضم اور برودت شکم کی شکایت ہو تو قابضات و مسخنات ادویہ سے قرص تیار کر کے انہیں استعمال کرایا جائے۔

مثال کے طور پر اس طرح کی قرص :

حب آلاس، گلنار، طین البحیرہ، سماق، طباشیر، افیون، انیسون، نانخواہ، زیرہ، ادرک، ان سب اجزاء کو کوٹ پیس کر قرص کی شکل میں بنالیں اور اس میں سے مریض کو روزانہ دن میں اور رات میں ایک ایک گولی کھلائیں اور اس کے علاوہ گندم سیاہ بھی استعمال کر سکتے ہیں اور اگر قروح امعاء کے ساتھ برودت اور فساد ہضم کی شکایت نہ ہو تو صرف قابضات، مغریات اور مخدرات استعمال کریں جیسے عفص، سماق، جفت بلوط، اقاقیا، گل ارمنی، صمغ، بریاں، افیون سب اجزاء ہموزن لے کر کوٹ پیس کر حسب دستور قرص بنا کر استعمال کریں اور مریض کو سرکہ کے ساتھ ابالا ہوا انڈا، پائے، چاول کی روٹی، مسور کی دال اور مچھلی کھانے کی ہدایت کریں۔ اس سے اگر پیٹ خراب ہو جائے تو پھر چربی سے چاول اور سنام (اونٹ کی کریاں) سے شاہ دانہ اور باجرہ کھانے کی ہدایت دی جائے اور زحیر کے مریض کو اس سے پرہیز کرایا جائے اور کرتے وقت گندم سیاہ اور دن میں فلونیا استعمال کرایا جائے۔ اگر حرارت نہ ہو بلکہ برودت ہو تو شجرنایا کا استعمال کرایا جائے۔ (مؤلف)

آنت پھٹنے سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ (الموت السریع۔ جالینوس)

میرا خیال ہے کہ انہوں نے کسی بھی آنت کا پھٹنا مراد لیا ہے۔ (مؤلف)

قروح امعاء کے لیے قرص :

اقاقیا، عفص، افیون، صمغ نصف نصف جزء لے کر عفص کے جوشاندہ کی مدد سے قرص بنالی جائیں ان کے استعمال سے قبض پیدا ہوتا ہے۔

اس کے لیے ایک دوسرا نسخہ :

عفص، افیون، صمغ نصف نصف جزء لے کر رب آس کی مدد سے قرص بنالی جائیں اور پھر کھلائی جائیں۔ میں نے اس مرض میں مستعمل کوئی بھی مرکب ایسا نہیں پایا جس میں افیون یا بزرنج نہ شامل ہو اور قروح امعاء کی دوا میں صرف قابض، مغری اور مخدر ہوتی ہیں اور اگر اس مرض کے ساتھ حرارت ہو تو سفوف میں زرورد اور افیون شامل کر کے استعمال کرنے پر عجیب فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ (المیامر)

مفید گولی برائے خلفہ و قروح امعاء :

مازو خام چار مثقال، افیون دو مثقال، تخم کرفس ایک مثقال، سب اجزاء کو لے کر پانی میں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور پھر تین تین گولیاں استعمال کرائیں۔ (المیامر)

ضماد برائے قروح امعاء :

اجوائن خراسانی سفید، زرورد، عصارہ لحیۃ التیس، سماق ایک ایک جزء، افیون، زعفران نصف جزء تخم کرفس ایک جزء لے کر سفوف بنالیا جائے اور شربت حب الآس میں ملا کر اس سے لپیٹ پر طلاء کیا جائے اور ضماد کیا جائے۔

دوسرا نسخہ :

اجوائن خراسانی، اقاقیا، مازو خام، عصارہ لحیۃ التیس، سماق ایک ایک جز پوست انار، حب الآس ایک ڈیڑھ جزء۔ سب اجزاء کو لے کر قابض شراب سیاہ میں گوندھ کر اس سے ضماد کیا جائے۔

گل ارمنی کو سماق اور کچے انگور کے عرق میں تین گھنٹے تک رکھ چھوڑا جائے پھر بلوط کے انگارہ پر اس کو گھمایا جائے یعنی کچھ دیر بلوط کو جلا کر اس کا انگارہ دکھایا جائے اور پھر تہ نشین ہونے دیا جائے اس کے بعد آب سماق اور آب نمک کے ساتھ ملا کر طلاء کیا جائے۔ اس سے شفا حاصل ہوتی ہے۔ (مؤلف)

صمغ قابض ہے اور امعاء کے لیے مغری ہے۔ اس کا شمار اچھی اور بہتر غذا میں ہوتا ہے اور کیترا بھی رطوبت لزجہ پیدا کرتا ہے مغری ہے لیکن اس کے استعمال سے خلفہ کی تعداد بڑھ جاتی ہے لہذا اس کا استعمال ایسے موقع پر نہ کیا جائے۔ (ابو جریج الراہب)

کبھی کبھی قروح امعاء کے مریض کو سیاہ کیموسی اسہال ہونے لگتا ہے اور اس کے بعد اس کی موت ہوجاتی ہے۔ (روفس)

ذوسطاریا کا مریض چھ ایک ماشہ بھر خرگوش کی پنیر لے لے تو اس مرض سے اس کو شفا یابی ہو جائے گی اور اگر خرگوش کی پنیر کو خمیر اور روٹی میں گوندھ کر ذوسطاریا کے مریض کو کھلایا جائے تو اس کا بہت اچھا اثر ہوتا ہے۔ قروح امعاء کے مریض کو چار روز تک بغیر نمک کی تازہ پنیر جس کی مائیت ختم ہو گئی ہو، کھلادی جائے اور اس کے علاوہ کوئی دوا نہ دی جائے تو وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔

مجرب دواء زحیر :

نانخواہ، تخم کرفس، پوست انار ترش، عفص، ابہل ہموزن، افیون نصف جزء سارے اجزاء لے کر سرمہ کی مانند باریک سفوف کر لیں اور اس میں سے ایک درہم سے ایک مثقال تک لے کر صبح اور رات کو سوتے وقت استعمال کرایا جائے اور بطور غذا چاول دیا جائے اس سے ایک یا دو دن میں ضرور سکون ملے گا اور چوں کے لیے اس کی مقدار خوراک ایک دانگ سے دو دانگ تک ہے۔ (اطهورسفس)

لذع و چبھن کے کچھ زیادہ دیر کے بعد مریض کا رفع حاجت کے لیے جانا اس امر کی نشانی ہے کہ بالائی آنت میں ہے اور لذع و چبھن کے فوراً بعد براز یا کوئی مواد خارج ہو تو یہ مقعد کے قریب علت موجود ہونے کی دلیل ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک شخص کی اجابت میں کبھی زخموں کے چھلکے اور کبھی خراطہ نکلتے اور کبھی اخلاط دموی۔ خراطہ آنت کی اندرونی سطح سے چپکی ہوئی جھلی کا ٹکڑا ہوتا ہے تو کیا اس کی تشخیص میں کسی کو شک ہو سکتا ہے کہ یہ آنت کا زخم نہیں ہے البتہ یہ واضح ہوتا ہے زخم چھوٹی آنت میں ہے یا بڑی آنت میں۔ اس کو تین چیزوں سے معلوم کیا جا سکتا ہے خراطہ کی نوعیت سے۔ چنانچہ اگر اس کی مقدار چھوٹی آنت کی خاصیت سے زیادہ ہو تو یہ بڑی آنت کا حصہ مانا جائے گا اور اگر لذع کے ساتھ فوراً ہی خارج ہو یا بہت تیز خارج ہو تب بھی بڑی آنت کا حصہ مانا جائے گا اور اگر خارج ہونے والی چیز براز سے گھلی ملی ہوئی نہ ہو تو اس کا سبب معاء مستقیم میں سمجھا جائے گا یا اعور کہ نیچے کے جہاں براز رہتا ہے الغرض پوری معاء مستقیم میں کہیں بھی سبب مرض ہو سکتا ہے اور قرحہ امعاء کے جتنے ہی اوپری حصہ میں ہو گا اتنا ہی اس کا مادہ براز سے مل کر خارج ہو گا۔ (الاعضاء الآلمہ)

اسہال دموی، معوی اور کبدی کے درمیان فرق :

اسہال دموی کبدی میں خون مقدار میں زیادہ اور دفعتہً خارج ہوتا ہے اور اسہال دموی معوی میں ابتداء صفراء خارج ہوتا ہے جو سخت لذع کا سبب بنتا ہے پھر قشور امعاء خارج ہوتے ہیں اس کے بعد تھوڑے خون کے ساتھ خراطہ کا کچھ حصہ خارج ہوتا ہے خون کے ساتھ خراطہ کا کچھ حصہ خارج ہونا قرحہ کے مستحکم

ہو جانے اور اسہال دم کے اچھا ہو جانے کی علامت ہے۔ اگر دستوں میں خارج ہونے والی چیز صرف خراطہ ہی ہے تو اس کے ساتھ میں لگی ہوئی جھلی کا معائنہ کیا جائے کہ آیا چربی کی جنس سے ہے یا کچھ اور۔ اگر وہ جنس سمین سے ہے تو سمجھیں کہ قرح بڑی آنتوں میں ہے اور اگر خراطہ کے ساتھ خون خارج ہو رہا ہے تو دیکھیں کہ اسہال میں نکلنے والے سارے مادے کے ساتھ ملا ہوا ہے یا نہیں۔ کیوں کہ اگر ملا ہوا ہے یا مل کر خارج ہو رہا ہے تو یہ قرحہ زیریں آنت کے بالکل قریب میں واقع ہونے کی دلیل ہے۔ ایسا ہی خراطہ کا بھی معاملہ ہے لیکن خراطہ کم واضح ہو پاتا ہے اور قرحہ کے قشور کی شکل اور اس کی براز وغیرہ سے مخلوط ہونے کی نوعیت بھی مقام مرض کو بتاتی ہے۔ لہذا اگر زخم زیریں آنتوں میں ہو تو حقنے اور شیافات زیادہ کارگر اور مفید ثابت ہوتے ہیں اور اوپری آنت کے زخم میں دواؤں کے منہ کے ذریعہ استعمال سے فائدہ ہوتا ہے اور زیریں وبالائی آنتوں کے زخموں کے درمیان فرق اسہال کو دیکھ کر کیا جاسکتا ہے۔ اور اسہال دموی کبدی کی صورت میں شروع شروع میں بغیر قشور و خراطہ کے رقیق پیپ خارج ہوتی ہے اور آخر میں سیاہ گدلی چیزیں خارج ہوتی ہیں جگر کے دست دوروں سے آتے ہیں اور دو تین روز تک خون جاری رہ کر بند ہو جاتا ہے حتی کہ دوبارہ اکٹھا ہو کر پھر یا تو پہلے کی طرح جاری ہو جاتا ہے یا اس سے زیادہ تیز اور قروح امعاء کے دست دفعتہً ہوتے ہیں اور مسلسل اور متواتر ہوتے ہیں۔ رہے وہ قروح جو معاء مستقیم میں واقع ہوتے ہیں اور جس کو زحیر کہتے ہیں اس کی وجہ سے ہونے والے دستوں میں مریض کو اینٹھنا اور زور لگانا پڑتا ہے اور رفع حاجت کی شدید ضرورت کا احساس ہوتا ہے جب کہ اس سے تھوڑی سی کسی شئے کے علاوہ کچھ نہیں نکلتا یہ چیز ابتداء میں مخاطی اور دموی ہوتی ہے یہاں تک کہ کچھ مدت کے بعد اس سے خراطہ کی جنس کی کوئی چیز خارج ہوتی ہے اور یہ چیز براز سے بالکل غیر مخلوط اور علاحدہ واضح ہوتی ہے اور کچھ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ کچھ زحیر کے مریضوں کو شدید درد ہوا اور اس کے بعد ان کی مقعد سے پتھر خارج ہوا لیکن میں نے ایسا نہیں دیکھا۔ (الاعضاء الألمہ)

اسہال دموی کی چار قسمیں ہیں :

وہ اسہال جو متعین دوروں سے آئیں ان لوگوں کو عارض ہوتے ہیں جن کا کوئی عضو کٹ گیا ہو یا جنہوں نے کوئی معمول کی ریاضت ترک کر دی ہو یا مسہل وغیرہ لینا چھوڑ دیا ہو جس سے جگر میں امتلاء ہو جاتا ہے۔ دوسرا وہ اسہال جو ضعف کبد کے باعث عارض ہوتا ہے اس میں خون کی مائیت خارج ہوتی ہے۔ تیسرے سوداوی خون کا استفراغ۔ یہ میل یا تلچھٹ کی مانند ہوتا ہے۔ چوتھے وہ اسہال جس میں تھوڑی مقدار میں محض خالص خون نکلتا ہے یا اس کے ساتھ زخموں کے قشور ہوتے ہیں۔ صرف یہی قروح امعاء کا اسہال ہوتا ہے اور مرض زحیر معاء مستقیم کے اس قرحہ سے عارض ہوتا ہے جس کا وقوع دبر کے

پاس ہوتا ہے۔اس سے اوپر کی آنت کے قرحہ کے مقابلہ میں زحیر کا قرحہ زیادہ شدید ہوتا ہے۔
(العلل والاعراض)

نسخہ برائے قروح امعاء :

اسپغول، تخم ریحاں، تخم خطمی بریاں، تخم بار تنگ، طباشیر، تخم حماض بریاں، نشاستہ بریاں، صمغ، گل ارمنی، کہربا، سارے اجزاء کو لے کر کوٹ پیس کر سفوف کی شکل میں استعمال کرائیں۔(ساہر)
جیسا کہ کئی بار گزر چکا ہے بسااوقات سحج کے ساتھ اسہال اور کثیر رطوبت خارج ہونے کی شکایت ہوتی ہے اس لیے اس کے نسخہ سفوف میں قابض چیزوں کو شامل کیا جائے مثلاً ببول کی پھلی، طراثیث، بلوط، ساق، کزبرہ۔ بریاں۔ اجوائن خراسانی، افیون وغیرہ اور اگر ضرورت ہو تو اس کے ساتھ حب الآس، خرنوب، عفص، باجرہ کا آٹا بریاں، مقل، مکی وغیرہ اور اگر اسہال دموی برودت کے ساتھ ہو اور سحج کا سبب بلغم ہو تو اس نسخہ میں ہالون بریاں کا اضافہ کر لیا جائے اور جب درد و مروڑ شدید ہو تو اس کے ساتھ حب بلسان اور کچھ کاسر ریاح چیزیں شامل کی جائیں مثلاً انیسون اور تخم کرفس، مرض کی ابتداء میں حقنے کی ضرورت ہوتی ہے لہذا حقنے میں زیادہ تر قابضات اور مغریات کا استعمال کیا جائے اور جب معاملہ کسی حد تک طویل ہو جائے تو اس کے ساتھ کاغذ سوختہ۔ وغیرہ ملا دیا جائے اور جب معاملہ اپنی انتہا کو پہنچ جائے تو ہڑتال کا استعمال کریں۔(مؤلف)

قاطع زحیر فتیلہ کا نسخہ :

سفیدہ قلعی، دم الاخوین، ساد اوران، افیون حسب دستور فتیلہ بنائیں اور زحیر مزمن کے شیافات میں قرطاس محرق وغیرہ کا اضافہ کر دیا جائے۔حب الغار خشک دس ماشہ لے کر پیس لیں اور درد و مروڑ کی شکایت میں پھانک کر پانی پی لیا جائے یا زیرہ بریاں کا سفوف پانچ ماشہ لے کر پانی کے ساتھ پھانک لیا جائے یا برگ غار یا حب غار سے کلیاں کی جائیں اور پھر چبا کر چوس لیں اور اس کے پھوک کو ناف پر رکھنا زحیر میں نافع ہے۔(اریباسیوس)

درد گھنٹہ گھنٹہ بھر بعد ہو تو یہ بالائی آنت کا درد ہے۔ناف کے اوپر ہونے والا درد اسی مقام پر ہوتا ہے ۔درد ہونے کے کچھ دیر بعد اجابت کا ہونا بھی بالائی آنت کی تکلیف کی علامت ہے اور براز کا بہت زیادہ مخلوط ہو کر خارج ہونا بھی، جب کہ اس میں چربی اور چکنائی نہ ہو، بالائی آنت میں علت کی موجودگی کی علامت ہے اور اگر براز مخلوط نہ ہو دوسرے مادوں سے اور اس میں چربی و چکنائی بھی موجود ہو تو یہ زیریں آنت میں علت کی موجودگی کی علامت ہے۔اسہال دموی کبدی بغیر درد کے گوشت کی دھوون کی مانند ہوتا ہے یہ بسااوقات جاری رہ کر کچھ دنوں کے لیے بند ہو جاتا ہے اور پھر دوبارہ اکٹھا ہو کر آنے لگتا ہے اور بسااوقات تلچھٹ یا

میل جیسی چیز آنے لگتی ہے اس کا سبب قرحہ کبد کا پھوٹ کر بہہ نکلنا ہے۔ ان سب کی علامت یہ ہے کہ مریض کمزور نہیں ہوتا بلکہ قوی رہتا ہے۔ کبھی کبھی معدہ اور اس کے آس پاس کی کوئی رگ کٹ جاتی ہے جس سے صاف خون نکلنے لگتا ہے اور جب قروح امعاء میں گوشت کا ٹکڑا خارج ہو تو سمجھیں اس سے شفایابی نہیں۔ جب تک خراطہ نکلیں تب تک قروح امعاء کی ابتداء سمجھیں قشور نکلیں تو قرحہ کا استحکام جبیں اور گوشت نکلیں تو اس کی انتہا سمجھنا چاہئے اس سے بری اور کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اسے تین ماشہ فلونیا کھلایا جائے۔ (الطبری)

فوری قبض پیدا کرنے والی قرص کا نسخہ :

افیون، اقیاقیا، ثمرۃ الطرفاء، سماق، حب الآس سیاہ، ان سارے اجزاء کو کوٹ پیس کر آب سفر جل اور آب سبب کی مدد سے قرص بنائیں اور ان میں سے ایک قرص لے کر گرم پتھروں سے پکا کر گاڑھے کئے ہوئے دودھ کے ہمراہ کھلائیں۔ زبردست فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ یہ مغری امعاء ہے۔

وہ تمام اسہال جو مقعد میں کسی علت کے باعث ہوتے ہیں مثلاً بواسیر، شق مقعد وغیرہ وہ سخت زور لگانے سے آتے ہیں آنتوں سے جاری ہونے والا خون صاف ہوتا ہے اور اس کے نیچے سے آنے والا خون مکدر ہوتا ہے۔ ناف کے نیچے ہونے والا درد تھوڑی دیر تک تو مروڑ کے ساتھ ہوتا ہے اور پورے پیٹ کو لپیٹ میں لے لیتا ہے پھر براز خارج کرتا ہے۔ اس کے برعکس ناف کے اوپر ہونے والا درد مروڑ کے ساتھ نہیں ہوتا اور نہ ہی پورے پیٹ کو لپیٹ میں لیتا اور نہ ہی براز خارج کرتا ہے۔ مقعد میں کسی علت کی بنا پر ہونے والی زحیر میں مریض کو بہت زیادہ دست لگ جاتے ہیں لیکن اس میں تھوک جیسی معمولی چیز کے علاوہ کچھ نہیں نکلتا۔ یہ محض کچے تھوک جیسی تھوڑی سی رطوبت ہوتی ہے پاخانہ نہیں ہوتا۔ (اہرن)

قروح امعاء میں مفید غذا :

صاف ستھرے چاول جس کو پانی میں بھگو کر نچوڑ لیا گیا ہو۔ پانی ایک جزء اور دودھ ایک جزء سب کو پکا کر گاڑھا کر لیا جائے تب اس میں سے لے کر کھایا جائے اور اگر حرارت کی شکایت ہو تو چاول کے پانی کی بجائے ماء الشعیر استعمال کیا جائے۔

قبض پیدا کرنے والی قرص :

طباشیر، گل سرخ، گل ارمنی، کہرباء، صمغ عربی، عفص، افیون حسب دستور قرص بنا کر قروح امعاء میں استعمال کرائیں مفید ہے۔ ردی اور متعفن قروح امعاء کی صورت میں نمک اور ہڑتال کی قرص استعمال کرائیں۔

آنتوں میں زخم ان گرم مادوں سے پیدا ہوتا ہے جو ان کی طرف انصباب پاتے ہیں اور اس کی وجہ یا تو جگر کا ورم فلغمونی ہوتا ہے یا گرم پیپ جو کہ پورے جسم سے آنتوں کی طرف انصباب پاتی ہے اور آنتوں سے خون اس وقت جاری ہوتا ہے جب کہ امتلاء دم کی وجہ سے آنتوں کی رگیں پھٹ جائیں جیسے کہ امور نداس میں ہوتا ہے الاّں کہ امتلاء دم آنتوں سے اوپر کہیں واقع ہو اور رگیں آنتوں کے علاوہ وہ کہیں اور کی اس کے اوپر پھٹیں۔ اسہال دموی جگر کی کمزوری سے لاحق ہوتا ہے۔ اس کا اندازہ اس کی کیفیت اور نوعیت دیکھ کر کیا جاسکتا ہے۔ اگر جسم کے اوپر خلط صفرا کا غلبہ ہو اور اجابت میں بھی زرد مادہ نکلتا ہو اور ساری نشانیاں خلط صفراء کی ہوں تو سبب مرض جگر کے اندر تلاش کرنا چاہئے۔

کبھی کبھی سوداء کے باعث دست آتے ہیں اور اس کا رنگ بھی سیاہ ہوتا ہے تو ایسا قرحہ جس سے کالے رنگ کا مادہ اجابت میں خارج ہو، بہت برا ہوتا ہے اس سے چھٹکارا نہیں مل سکتا۔ اگر اسہال خالص خون کے ساتھ ہو اور کچھ دن ہو پھر کچھ دن کے لیے بند ہو جاتا ہو تو اسے امعاء کا امور نداس جیسا سمجھا جائے اور اگر گوشت کی دھوون جیسا خارج ہو تو یہ جگر کی کمزوری کی علامت ہے۔ کبھی کبھی بطن سے خالص خون آسکتا ہے اگر جگر کے اندر ضعف ہو اور بدن میں امتلائی کیفیت پوری طرح موجود ہو۔ ان علامات کا پتہ ایسے چل سکتا ہے کہ آنتوں سے خون خارج ہوگا اور جب تک آنتوں سے براہ مقعد خراطہ یا قشور خارج ہوتے ہیں تب تک آنتوں کے زخم کا مندمل ہونا ممکن ہے۔ لیکن اگر گوشت کے ٹکڑے خارج ہونے لگیں تو نا ممکن ہے۔ قروح امعاء کی وجہ سے ہونے والا خونی دست غلیظ ہوتا ہے اور ضعف کبد کی صورت میں ہونے والے خونی دست سے مشابہ ہوتا ہے اور وہ خونی دست جو آنتوں کی کسی رگ کے پھٹ جانے کی وجہ سے ہوتا ہے اس کے اور کبدی خونی دست کے درمیان اس طرح تفریق کر سکتے ہیں کہ کبدی میں درد نہیں ہوتا اور قروح امعاء کی وجہ سے ہونے والے خونی دست میں درد ہوتا ہے اور کبدی میں خراطہ نہیں خارج ہوتا اور اسہال دموی کبدی وغیرہ جو قروح امعاء سے نہ ہو دوروں اور باریوں سے ہوتا ہے اور قروح امعاء کی صورت میں ہونے والا اسہال دموی تھوڑا تھوڑا ہمیشہ اور تمدد کے ساتھ ہوتا رہتا ہے اور اسہال دموی کبدی اور اسہال دموی معوی جو کسی قرحہ کے بغیر ہو، سے جسم لاغر و ضعیف ہو جاتا ہے۔ اور اسہال دموی معوی قرحی سے جسم لاغر نہیں ہوتا اور اسہال دموی کبدی سے پہلے ضعف کبد کی شکایت ہوتی ہے جس کا پتہ اس کی علامات سے چلتا ہے اور آنتوں کی کسی رگ کے پھٹ جانے کی صورت میں اسہال دموی سے پہلے جسم کے اندر امتلاء کی شکایت ہوتی ہے اور اس سے خارج ہونے والا خون خالص صاف ہوتا ہے اور دوروں سے آتا ہے اور کیوں کہ چھوٹی آنت اور بڑی آنت کے زخم کے درمیان تمیز ہو جاتی ہے اس طور سے کہ ثفل کے ساتھ خارج ہونے والے بڑی آنت کے قشور بڑے ہوتے ہیں کیوں کہ بڑی آنت چربیلی ہوتی ہے اور اس سے خارج ہونے والی شے میں بھی

چکنائی زیادہ ہوتی ہے۔ رہی چھوٹی آنت تو جگر سے قریب ہونے کی وجہ سے اس کے اوپر چربی نہیں چڑھتی اور یہاں سے خارج ہونے والا خراطہ براز کے ساتھ خوب ملا ہوا ہوتا ہے اور درد کے فورا بعد مریض رفع حاجت کے لیے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور درد کا احساس ناف کے اوپر ہوتا ہے۔ یہ سب علامتیں اس امر کی ہیں کہ علت بالائی آنت کے اندر ہے۔ پہلے غور کرنا چاہئے شاید اس کا تعلق جگر سے ہو یا آنت سے جیسا کہ ذکر ہوا یا کسی دوسرے مادے سے ہو جو وہاں سے انصباب پا رہا ہو۔ اگر ایسا نہیں ہے بلکہ اس کا سبب قرحہ امعاء ہے تو پھر اس قرحہ کے سبب پر غور کرنا چاہئے کہ آیا وہ ختم ہو گیا ہے یا ابھی بھی مستقل جاری ہے۔ (سرابیون)

اس کی علامت کا ذکر نہیں کیا گیا جب کہ اس کا ذکر کرنے کی ضرورت تھی لہذا میرا خیال ہے کہ براز کے ساتھ اگر خلط زرد رنگ کی اور سیاہ رنگ کی یا حادر قیق یا ناپسندیدہ رنگ کی رطوبت مستقل خارج ہو رہی ہو تو درد و تکلیف کا باعث اسی رطوبت کو سمجھنا چاہئے جو ابھی تک بہہ رہی ہے اور اگر براز اس سے خالی ہو یعنی خالص براز خارج ہو اور خراطہ ، خون اور گرانی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ موثر خلط کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے اور اگر مستقل گر تا رہے تو اس کیموس کی طرف دھیان دینا چاہئے یا اس کو حسب ضرورت روکنے کی کوشش کرنا چاہئے اور اگر پہلے جگر یا تلی کی معاونت مقصود ہو تو بہاؤ کو روکنا ضروری ہے۔ جب اس کا بہاؤ بند ہو جائے تب قرحہ کی طرف دھیان دیا جائے اور مریض کو دو دن یا ایک دن یا دن کے زیادہ حصے تک غذا سے روک دیا جائے پھر اگر اس کو زیادہ بخار نہ ہو تو تھوڑی تھوڑی مقدار میں ایسا دودھ پلایا جائے جس کو لوہے سے خوب اچھی طرح اس قدر پکا لیا گیا ہو کہ اس کی زیادہ تر رطوبت ختم ہو گئی ہو اور چند گھنٹے بعد یہ ہضم ہو جائے تو اسے آب انار میں بھگوئی ہوئی تھوڑی سی روٹی کھانے کی ہدایت دی جائے یا چاول اور بادام اور بکری کی چربی کا حریرہ بنا کر اس پر صمغ چھڑک کر کھانے کو دیا جائے اور کبھی کبھی حریرہ خشخاش کھانے کو دیا جاتا ہے اور جب حرارت قوی ہو تو اس کے جوشاندے اور کچلے ہوئے جو کے جوشاندے اور تھوڑے سے نشاستہ کی مدد سے حریرہ بنا لیا جائے۔ (مؤلف)

قروح امعاء اور ذرب کے مریض کو نیند لانے کی تدبیر کی جائے یہ ترکیب حد درجہ نافع ثابت ہوتی ہے اور سماق کو ایک دن ایک رات کے لیے پانی میں بھگو دیں پھر اس کے بعد پانی کو علاحدہ کر کے اس کا کیک بنا لیا جائے اور مریض کو پھلوں سے پرہیز کرائیں کیوں کہ یہ آنتوں کے لیے ٹھیک نہیں ہیں۔ صرف سفرجل ، امرود ، ناشپاتی اور زعرور جیسی چیزیں استعمال کی جا سکتی ہے اور اگر حمی نہ ہو تو اسے پائے کھلائے جائیں۔ اور اس کے چاول کے شوربے یا حریرے میں بھی پائے شامل کیے جائیں اور مسور کو دو پانیوں سے دو مرتبہ جوش دیا جائے اور چھان لیا جائے اور یہی عمل کرنب کے ساتھ کیا جائے اور مریض کو لوبئے کا ساگ ، خرفہ کا ساگ

اور سویابین کھانے کی ہدایت دی جائے یہی ساری چیزیں اس کی خوراک میں رکھی جائیں۔ قروح امعاء کے مریض کے لیے گوشت کھانا ٹھیک نہیں ہے الاآن کہ مرض کے طویل ہو جانے کی وجہ سے قوت وطاقت ضعیف ہو جائے تب حیوانوں اور جنگلی چڑیوں کا گوشت کھلا سکتے ہیں۔ مویشیوں پر پرندوں کو ترجیح دی جائے اور مویشیوں کو تیرنے والے جانوروں پر اور پرندوں میں بھی وہ پرندے جن کا گوشت زود ہضم اور جس میں یبوست کم سے کم ہو مثلاً تیتر، چکور، لگلہ، خرگوش، ہرن، بارہ سنگھا اور بحری جانوروں میں مثلاً بازبا اور شبوط نامی مچھلی۔ ان سب کو سرکہ اور قابض گرم مصالحہ کے ساتھ پکا کر کھلائیں اور حب الآس اور سرکہ میں ابلا ہوا انڈا کھلایا جائے اور مرض کے شروع میں پانی پلایا جائے خاص طور سے بارش کا پانی اگر یہ میسر نہ ہو سکے تو کسی بھی پانی میں طباشیر اور گل ارمنی ڈال کر پلائیں اگر پانی پینے سے استرخاء معدہ کی شکایت ہو جائے تو شربت سفرجل اور پھلوں کے عرق پینے کی ہدایت کریں۔ اور اگر حمی نہ ہو اور معدہ بہت زیادہ ضعیف ہو تو پانی ملی ہوئی قابض شراب سیاہ استعمال کرائیں خالص شراب اس وجہ سے نہیں کہ اس سے حرارت بھڑک اٹھتی ہے اور آنتوں میں ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ اور قوت ضعیف ہونے سے پہلے ہی قابض اور مقوی دواؤں کا استعمال جلد شروع کر دینا چاہئے کیوں کہ جب قوت کمزور ہو جاتی ہے تو ان کا اچھا عمل نہیں ہو پاتا۔ اس وجہ سے کہ تب سیلانات زیادہ ہو جاتے ہیں۔ جب اس مرض میں معاملہ طول پکڑے تو دوائیں منہ کے ذریعہ اور بذریعہ حقنہ دونوں طریقے سے دی جائیں کیوں کہ بالائی آنت کو زیریں آنت سے تکلیف ہوتی ہے اور زیریں آنت کو بالائی آنت سے۔ (مؤلف)

اسپغول، صمغ اور طین بریاں کو سفوف بنا کر اس میں سے تین درہم لے کر آب سفرجل کے ہمراہ استعمال کرایا جائے یہی کافی وشافی ہے۔

نسخہ دیگر:

اسپغول، تخم کنوچہ، تخم خرفہ، تخم بارتنگ، تخم ریحاں، زرورد، تخم حماض، تخم خطمی، ایک ایک درہم، طباشیر، گل ارمنی، نشاستہ، صمغ دو دو درہم۔ سب اجزاء کو لے کر خوب اچھی طرح بریاں کر کے سفوف بنالیا جائے اور پھر اس میں سے پانچ درہم کے بقدر لے کر آب بارتنگ یا آب عصی الراعی "لال ساگ کا پانی" یا آب خرفہ کے ہمراہ استعمال کرایا جائے اور اگر بخار ہو تو آب حماض کی مدد سے بنی ہوئی قرص طباشیر کھلائی جائے اور بیخ خطمی اس مرض میں بہت مفید ہے۔ ریوند کا بھی اس مرض میں اچھا فعل ہے اور جب آنتوں میں شدید چبھن ہو اور خون زیادہ خارج ہو تو ایسے حقنے استعمال کئے جائیں جو تسکین و تقویت پیدا کرنے والے اجزاء پر مشتمل ہوں جیسے چربی بطخ، گل ارمنی، نشاستہ، اسفیداج، انڈے کی زردی وغیرہ اور جب چبھن بہت تھوڑی

ہو تو قابض یکھنی چیزوں سے پرہیز کیا جائے اور حقنہ کے اصول میں جو کچھ مذکور ہے اس کے مطابق حقنہ کیا جائے اور اگر خارج ہونے والی چیز میں یعنی دستوں میں خون قطعی نہ ہو بلکہ خالص پیپ ہو تو اس وقت حقنہ حادہ کی ضرورت ہوتی ہے جیسے کہ پرانے خراب زخموں میں ضرورت پڑتی ہے۔ یہ بات ذہن نشین کرلی جائے کہ ایسے وقت میں ادویہ حادہ کے استعمال سے غفلت نہیں برتنی چاہئے۔ سستی اور غفلت بالکل نہ کی جائے کیوں کہ اس سے قرحہ کو بہت بڑا نقصان ہوگا لہذا اور ادویہ حادثہ کا استعمال فوراً کیا جائے اس کے استعمال سے زخم سڑتا نہیں ہے لیکن جب تک خون جاری ہو اور کوئی ایسی چیز جاری ہو جس کے بارے میں گمان ہو کہ وہ تازہ پھوڑے کی ہے تب تک ادویہ حادہ کا استعمال نہ کیا جائے۔

ذوسطاریا میں مستعمل قرص زرانیخ جب کہ صرف پیپ خارج ہو :

ہڑتال سرخ، ہڑتال زرد ڈیڑھ ڈیڑھ اوقیہ، ان جھا چونا بیس تولہ، قرطاس محرق پونے تین تولہ، اقاقیا چار اوقیہ، لحیۃ التیس دو اوقیہ سارے اجزاء کو کوٹ پیس کر آب بارتنگ میں ملاکر قرص بنائیں اور پھر اس میں سے نصف درہم کے بقدر لے کر سماق اور اس کے جوشاندے یا پوست انار کے جوشاندے میں حل کرکے اس سے حقنہ کریں اور اگر درد قولون میں ہو تو بلالیط استعمال کیے جائیں۔

ایک اچھے فتیلہ کا نسخہ :

دم الاخوین، اقاقیا، صمغ، کاغذ سوختہ، اسفیداج الاسرب، مردار سنگ، قرن الایل، افیون۔ ان سارے اجزاء کو لے کر فتیلہ بنالیے جائیں اور بوقت ضرورت اور حسب ضرورت استعمال کیا جائے۔ شدید درد میں مغری و مخدر فتیلہ کی ضرورت ہوتی ہے اور تازہ زخم میں مغری اور قابض کی اور جب زخم فاسد، گندہ اور پرانا ہو جائے تو حار اور عفص بالالیط کی ضرورت پڑتی ہے اور قرص اندرون کو گھس کر مقعد اور کمر پر اس سے طلاء کیا جائے اور قروح امعاء کی شکایت میں پیٹ پر شدید مجفف چیزوں سے طلاء کیا جائے اور اگر مریض کو رفع حاجت کا احساس ہو اور اس سے بہت تھوڑی سی لیسدار اور چکنی رطوبت خارج ہو جس پر خون کے کچھ نقطے ظاہر ہو رہے ہوں تو یہ مرض زحیر کی علامت ہے اور اس کی وجہ ورم حار اور قرحہ معاء مستقیم ہوا کرتا ہے ورم کو مریض براز گمان کرلیتا ہے کیوں کہ اس میں بھی ویسا ہی مقعد پر بوجھ محسوس ہوتا ہے جیسے براز اکٹھا ہو جانے کی وجہ سے محسوس ہوتا ہے۔

علاج :

اس کے علاج کے تین اصول ہیں :-آنت کی طرف جانے والے مادہ کو روکنا، ورم امعاء کو تحلیل کرنا

اور تعدیل حدت۔ اس کی شروعات اس طرح کریں کہ پہلے نیم گرم روغن میں روئی بھگو کر سنکائی کریں اور روغن گل کو شراب میں حل کر کے پیٹ پیڑ داور جنگاسے پر ملیں اور خصیتین سے لے کر حلقہ مقعد تک بھی اس روغن کو ملا جائے اور مریض کو دو دن تک غذا ترک کر دینے کی ہدایت کریں تاکہ مادے کے بہاؤ کے اصل ذریعہ کو ہی ختم کر دیا جائے۔ پھر اس کے بعد تھوڑی غذا دیں اس کے لیے لوہے کے ذریعہ جوش دیئے ہوئے دودھ میں بھگوئی ہوئی روٹی ہونی چاہئے کیوں کہ یہ وہ علاج ہے جس کے اندر اوپر ذکر کی گئی تمام صفتیں موجود ہیں۔ پھر مریض کو درد میں سکون ہو جانے کے بعد قبض پیدا کرنے والا پانی پلائیں اگر درد شدید ہو جائے تو سمجھ لیں کہ ورم کے اندر غلظت آگئی ہے لہذا اسے روغن کنجد بہ طور حمول استعمال کرایا جائے اور حمول کو بار بار تبدیل کرتے رہیں کیوں کہ اس سے ورم تحلیل ہوتا ہے اور درد میں سکون ملتا ہے اور مریض کو میتھی، تخم کتاں، خبازی اور بیج خطمی کے جوشاندے کے ذریعے آبزن کرایا جائے۔ یہ عمل بھی ورم کو تحلیل کرتا اور درد میں سکون پہنچاتا ہے اور تقویت مطلوب ہو تو ادویہ عفصہ کا استعمال کیا جائے اور تسکین درد مطلوب ہو تو یہ بلالیط زحیر میں مفید ہیں:-

مر، پوست، کندر، زعفران، افیون، عفص، صمغ بریاں سارے اجزاء کو لے کر حسب دستور بلالیط بنا لیا جائے۔ اگر درد ٹھہر جائے اور اجابت کی ضرورت محسوس ہو اور اینٹھن و مروڑ ہو تو موم میں کبریت جلا کر اس سے دھونی دی جائے۔ اس کا اچھا اثر ہوتا ہے۔۔ اس سے اگر سکون نہ حاصل ہو سکے تو بیس تولہ تیس ماشہ نمک ملے آب زیتون سے حقنہ کیا جائے پھر اس کے بعد مسکن لذع تکمید کی جائے کیوں کہ اس سے ورم تحلیل ہوتا ہے۔

مغص کا سبب ریاح ممدوہ یا غلیظ فضلات ہوتے ہیں طبیعت جن کو دفع کرنے کی کوشش کرتی ہے اور یہ دفع نہیں ہوتے۔ لہذا اگر اس کا سبب گرم فضلات ہوں تو ان کو نکالیں اس کے بعد پھر ادویہ معدلہ استعمال کریں جیسے اسپغول اور روغن گل اور یہ گاڑھے اور لیسدار کیموس کی وجہ سے ہو تو اس کا علاج ملطف اور مقطع ادویہ سے کیا جائے مثلاً ہالون اور روغن زیتون اور جب مغص کا سبب غلیظ ریاح ہو تو کاسر ریاح ادویہ سے علاج کیا جائے مثلاً سداب، زیرہ، نانخواہ، ہالون اور حب الغار۔ (مغص کی بحث میں ابن سرابیون)

اس کی علامات کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ مغص ریاحی اور غیر ریاحی کے درمیان میں علامات فارقہ یہ ہیں کہ ریحی مغص میں قراقر شکم اور تمدد و تناؤ ہوتا ہے اور ریاح پورے پیٹ میں گھومتی ہے اور اس کی شکایت پیدا ہونے سے قبل موجب ریاح تدابیر اختیار کرنے کی روداد مریض کے ہاں موجود ہوتی ہے مثلاً بہت زیادہ پانی ملی ہوئی شراب کا پینا۔ اسی طرح نفاخ چیزوں کے استعمال کی روداد موجود ہوتی ہے اور غلیظ فضلہ کے سبب

پیدا ہونے والے مغص کی علامت یہ ہے کہ غلیظ غذاؤں کے کھانے کی روداد موجود ہوتی ہے اور یہ کہ درد جلدی جلدی منتقل نہیں ہوتا اور خشک براز کے درد جیسا ہوتا ہے اور جب اپنی جگہ چھوڑتا ہے تو چھوڑنے کی طرح چھوڑتا ہے۔ درد ایک جگہ ہوتا ہے ادھر ادھر منتقل نہیں ہوتا بلکہ گویا وہ ایک پتھر ہوتا ہے جو کھسکتا اور تکلیف پیدا کرتا ہے اس کا علاج اسہال ہے اور تند و تیز اور چرپرے اخلاط و مادے کے سبب عارض ہونے والے مغص میں ٹیس مارنے والا اور چبھن پیدا کرنے والا درد ہوتا ہے اور پیٹ کے کم ہی حصہ میں ہوتا ہے اور تھوڑے تھوڑے وقتوں کے لیے ہیجان اور سکون ہوتا رہتا ہے۔ یہ تینوں اسباب اور علامات عام ہیں۔ (مؤلف)

سقمونیا، برگ سداب اور بورق سے مرکب دواء مسہل کے استعمال سے اسہال ہوتا ہے اور اس سے غلیظ فضلات خارج ہو جاتے ہیں اور ریاح ٹوٹ جاتی ہے الا یہ کہ اسہال کے بعد ہو جائے۔ اسہال کے بعد ریاح موجود ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ وہاں کچھ گرم فضلہ باقی رہ گیا ہے یا اس کے بعد تھوڑی خراش آگئی ہے۔ لہذا اسپغول، روغن گل اور اس جیسی دوسری چیزیں استعمال کرائی جائیں۔ مغص ریحی میں باجرہ سے تکمید کرنا مفید ہے یہ غلیظ فضلہ والے مغص میں بھی مفید ہے۔

قروح امعاء کے مریض کو صمغ عربی چار درہم لوہے سے پکائے ہوئے دودھ ایک سکرجہ۔ (آٹھ تولہ تین ماشہ کے برابر) کے ہمراہ استعمال کرائیں۔ اور نصف درہم پنیر مایہ خرگوش استعمال کرا لیا جائے یہ فوراً قبض پیدا کر دیتا ہے۔ ابالے ہوئے دودھ کے ساتھ بھی استعمال کرا لیا جائے۔ (ابن ماسویہ)

جن کا بالعموم بلغم باہر نہیں نکلتا۔ جس کی علامت باب المعدہ میں گزر چکی، ان کے مبتلائے زحیر نہ ہونے سے مطمئن نہیں ہوا جا سکتا۔ اس کی علامت یہ ہے کہ بھوک غائب ہو جاتی ہے اور انہوں نے چرپری چیزوں کا استعمال کیا ہوا ہوتا ہے۔ جب پیٹ میں چبھن اور شدید درد ہو اور یہ گمان ہو کہ کوئی خلط ہے جس کا استفراغ ممکن نہیں ہے اور جو اپنی کیفیت سے لذع و چبھن اور درد پیدا کر رہی ہے تو ایسے میں بکری کی چربی اور روغن گل کے ذریعہ حقنہ کیا جائے۔

ماء الارز اور ماء الشعیر اور دودھ اور جو شاندہ ملوخیا وغیرہ جو بھی میسر ہو دیا جائے مریض کو سکون بخش شوربے پلائے جائیں جیسے چوزوں کے شوربے جس میں چربی بط شامل کر دی گئی ہو۔ ایسے ہی جالینوس کی کتاب الادویۃ المفردہ میں مذکور ہے اور خلط کے کم ہونے کا استدلال اس کے کم تناؤ پیدا کرنے، کم بوجھ پیدا کرنے، ایک جگہ سے دوسری جگہ کم منتقل ہونے اور بمشکل خارج ہونے سے بھی کیا جاتا ہے۔ جالینوس کا کہنا ہے کہ مسکنات کے استعمال سے درد میں اضافہ ہو جائے تو سمجھیں کہ خلط ردی زیادہ مقدار میں موجود ہے لہذا پہلے اسے ہی نکالیں پھر اپنے اصل علاج کی طرف آئیں۔ (منافع الاعضاء)

سفیدہ قلعی، دم الاخوین، سرمہ، اقاقیا، افیون، مرداسنگ، جفت بلوط، گلنار، کندر اور صمغ کو لے کر پہلے آب خرنوب نبطی میں حل کر لیا جائے پھر کندر اور مصغ کے علاوہ سارے اجزاء کو سفوف بنالیا جائے پھر سب کو لے کر حسب دستور شیافہ بنالیا جائے اور اس سے حقنہ کیا جائے یہ زحیر میں عجیب الاثر ہے اور خونی بواسیر روکتا ہے۔ (قرابادین۔ ابن سراییون)

زحیر کے لیے ایک بہترین نسخۂ شیافہ :

مر، کندر، زعفران، افیون سے حسب دستور شیافہ بنالیں بہت فائدہ مند ہے اور افیون خالص کو لے کر ماء صمغ میں گوندھ کر حمول کرنا سب سے زیادہ نفع بخش ہے۔ یہ اس وقت اور بہتر ہو جاتا ہے جب اس کے ساتھ زعفران شامل کر لیا جاتا ہے کیونکہ یہ خاصیت نفخ کے باعث درد کو سکون دیتی ہے۔

بغیر اسہال کے مغص کے لئے سفوف :

حماما، حب بلسان، قردمانا، دو دو درہم، تخم کرفس تین درہم، حرف ابیض، سرسوں پانچ درہم سارے اجزاء کو کوٹ پیس کر چھان کر سفوف بنالیا جائے۔ اس کی مقدار خوراک دو درہم ہے۔ اسہال دموی کبدی میں کاسنی مفید ہے۔ (بولس)

گوشت کی دھوون جیسے اسہال کبدی کی شکایت میں چھ دن یا اس سے کچھ کم پرانی شراب ریحانی کے ساتھ پکی ہوئی روٹی کھلانا چاہئے اور تین بار ابالا ہوا کرنب نبطی، کرم کلہ بستانی جس پر مطبوخ ریحانی اور کاسنی کا اضافہ کر لیا گیا ہو کھلایا جائے اور زود ہضم پرندے کا گوشت کھلایا جائے اور باجرے کا حریرہ اور بلوط کے انگارے پر بھونی ہوئی چھوٹی چھوٹی مچھلیاں کھانے کی ہدایت کی جائے کیوں کہ یہ حابس اسہال ہیں۔ روئی میں انار کے ڈنٹھل رکھ کر اس سے دھونی دی جائے اور اس کی غذا میں کشنیز سبز و کشنیز خشک شامل کی جائے اور بادام اور دودھ سے پرہیز کرایا جائے کیوں کہ ان میں جلد خراب ہونے کی خاصیت ہوتی ہے اور ترنج اور کچے انگور کا شیرہ پینے کے واسطے دیا جائے اگر اس کے ساتھ برودت کی شکایت ہو تو اس میں کالی مرچ ملالیں کیوں کہ یہ جلا پیدا کرتی اور سدے کھولتی ہے۔ جب جگر مکمل ہضم کرنے سے قاصر ہوتا ہے تو گوشت کی دھوون جیسے دست ہوتے ہیں۔ اس ضعف جگر میں ایسے گرم معجون انشاء اللہ مفید ہوں گے جس میں بادام تلخ، جطیانا، غافث وغیرہ شامل ہوں۔

دوسراباب

قولنج اور ایلاؤس کا درد نیز درد شکم، ریاحی درد وغیرہ اور پتھری کے درد کے درمیان فرق، روغن بیدانجیر کا استعمال، براز بمشکل خارج ہونا، قروح امعاء کے علاوہ آنتوں کے دوسرے تمام درد اور درد گردہ، زیریں آنتوں میں مانع خروج براز کے درد کا بیان اور پیٹ یا کسی عضو میں بس جانے والی ریاح کے باعث درد، کاسر ریاح، وجع خاصرہ، شراشیف سے نیچے تمدد وتناؤ، پسلیوں کے درد، پہلو کے درد اور ریاح شکم کا بیان۔

ایک شخص کا اپنے بارے میں گمان تھا کہ اسے قولنج کی شکایت ہے لیکن اسے نطول، ضماد اور اس مرض میں مستعمل حقنوں سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا تھا بلکہ اس سے درد اور بڑھ جاتا تھا۔ روغن سداب کا حقنہ کیا گیا تو اور برا ہو گیا۔ اسی طرح جندبیدستر کے استعمال سے کوئی فائدہ نہیں ہوا اور جب شہد میں سیاہ مرچ ڈال کر اسے پیتا تو تکلیف اور بڑھ جاتی اور اسی طرح جب شہد کے ساتھ میتھی کا عصارہ لیا تو تکلیف بہت بڑھ گئی اور زبردست ہیجان ہوا۔ اس کی میں نے تشخیص کی کہ جرم امعاء میں اخلاط لذاع پہنچ کر اسے خراش پہنچا رہے ہیں چنانچہ میں نے تھوڑا تھوڑا ایارج فیقراء دے کر اس کا حقنہ کیا۔ تھوڑا تھوڑا اس لیے دیا کہ مریض لاغر وضعیف ہو چکا تھا لہٰذا اس سے وہ ٹھیک ہو گیا۔ جو لوگ بارد اور غلیظ غذائیں بہت زیادہ لیتے ہیں ان کو کبھی کبھی آنتوں میں ریاحی درد عارض ہوتا ہے کیوں کہ بارد غذاؤں کے کثرت استعمال سے آنتوں کے اندر غلیظ کیموس بنتے ہیں اور پھر ان سے ریاح بنتی ہے جو باعث الم ہوتی ہے پس جب یہ خلط یا مادہ آنتوں کے دونوں طبقوں کے درمیان جمع ہوتا ہے اور وہاں سے نکلنا محال ہوتا ہے تو وہ غلیظ بخاری ریاح بن جاتا ہے جو آنتوں میں شدید تناؤ اور شدید درد پیدا کرتا ہے ایسے میں بہت زیادہ مخدر ادویہ دینا ممنوع ہے کیوں کہ اگرچہ یہ اپنی برودت کی وجہ سے حرارت کو لطیف بنا کر فوری سکون پہنچاتی ہیں لیکن اس سے وہ رطوبت یا خلط مزید غلیظ بارد ہو جاتی ہے اور وہیں ٹھہر جاتی ہے اور اگر ہلکی گرمی پہنچائی جائے تو وہ ریاح کو برانگیختہ کر دے گی جس کی وجہ سے پہلے کی بہ نسبت اور تیز درد اٹھے گا۔ اگر مخدر ادویہ استعمال کرادی جائیں تو یہ مرض بار بار پریشان کرتا رہے گا یہاں تک کہ مریض موت کے منہ میں پہنچ جائے گا۔ تو ایسے مریضوں کا علاج بہت زیادہ قوی مسخنات سے بھی نہ کیا جائے کیوں کہ یہ ان اخلاط کو ایک ہی بار میں بہت زیادہ تحلیل کر دیں گی جس سے بہت ریاح اٹھے گی

اور بہت زیادہ درد والم کی باعث بنے گی۔ بلکہ اس کو منضجات و مقطعات دے کر نضج و تقطیع کرنے کی کوشش کی جائے اور اس کے لیے ایسی ملطف دوائیں استعمال کی جائیں جن میں تلطیف کے ساتھ قوی اسخان کی خاصیت موجود نہ ہو اور مجفف و محلل ریاح میں سب سے بہتر چیز روغن زیتون ہے۔ اکثر لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا جاتا ہے کہ جب وہ درد قولنج میں ضماد نہیں لگاتے، تیل سے نطول نہیں کرتے اور حقنہ بھی نہیں کرتے تو ان کا درد خفیف ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو لوگ سخت جان ہوتے ہیں وہ اسی حال میں پڑے رہتے ہیں۔ اپنی خوراک لینا بند کر دیتے ہیں۔ زیادہ دنوں کے لیے اپنے آپ کو تقلیل غذا پر رکھتے ہیں جس سے وہ بالکل شفایاب ہو جاتے ہیں اور اس کے بر خلاف جو لوگ قوی مُسخنات کے ذریعہ ٹھیک ہوتے ہیں زیادہ محفوظ رہتے ہیں۔ قوی مُسخنات کے استعمال سے زیادہ مادے کی موجودگی میں اس بات سے مطمئن نہیں ہوا جاسکتا کہ یہ بہت زیادہ تولید ریاح کا سبب نہیں بنے گا اور ریاح کو تحلیل کرنے اور توڑنے پر قدرت نہیں رکھے گا کہ جس سے تکلیف بڑھ جائے اور مریض ہلاک ہو جائے۔ میں نے ایک دیہاتی کو دیکھا کہ جب اسے درد قولنج کا احساس ہوتا ہے جلدی سے اپنا پیٹ باندھ لیتا اور لہسن سے روٹی کھاتا۔ پورے دن اس کا یہی عمل رہتا لیکن کچھ پینے کی چیز نہیں لیتا تھا۔ جب شام ہوتی تو خالص شراب پیتا اور صبح تک وہ ٹھیک ہو جاتا بلکہ رات کو بھی اچھی نیند سوتا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہوتی تھی کہ لہسن تمام چیزوں میں سب سے زیادہ ورم کو تحلیل کرنے والا ہے اور پیاس نہیں لاتا۔ بعض لوگوں کا یہ گمان کہ اس سے پیاز کے استعمال سے زیادہ پیاس لگتی ہے، غلط ہے بلکہ یہ پیاس کو مارتا اور کرتا ہے لہذا جس کسی کی آنتوں میں اس طرح کا شدید درد ہو مگر حارنہ ہو تو اسے لہسن کھانا چاہئے اور تریاق پینا چاہئے اور ایسا شدید درد ہو اور حار بھی موجود ہو تو مریض کی حسب استطاعت باجرہ سے تکمید کی جائے اگر اس سے آرام نہ ہو تو نانخواہ اور اس جیسی دوسری چیزوں کو روغن زیتون کے ساتھ پکا کر مریض کے پیٹ پر ملا جائے اور اسی میں چربی بط شامل کر کے حقنہ کیا جائے۔ چربی بط مہیا نہ ہو سکے تو بغیر نمک لگی تازہ مرغ کی چربی استعمال کی جائے۔ اس سے بھی درد میں سکون نہ ملے تو دوبارہ حقنہ کیا جائے اور حقنہ میں جندبید ستر اور افیون ہر ایک تین ماشہ سے تھوڑی زیادہ مقدار میں اور بزور میں پکے ہوئے نو اونس زیتون کے تیل کو ملا لیا جائے اور اسی دواء حقنہ کو جو جندبید ستر، افیون اور زیتون کے تیل سے بنائی گئی ہے، میں ایک روئی کا ٹکڑا تر کر کے مقعد میں خوب اچھی طرح ڈالا جائے۔ اس کے ساتھ ایک دھاگا باندھ کر باہر کی طرف لٹکا چھوڑیں تاکہ جب چاہیں اس کو پکڑ کر باہر کھینچ لائیں یہ عمل حد درجہ مفید ہے۔ اس کے علاوہ بخاری غلیظ ریاح کی وجہ سے پیدا ہونے والے درد کی خاص دوا بار بار آتشیں پچھنے کا استعمال ہے یہ آزمودہ نسخہ ہے۔ اگر صرف ریاح ہوگی تو درد پچھنا لگاتے ہی دور ہو جائے گا اور اگر ریاح کے ساتھ کوئی غلیظ مادہ بھی موجود ہوتا ہے تو کئی گھنٹے بعد یا دو روز بعد یا تین روز بعد درد دوبارہ عود کر آتا ہے۔ خاص طور سے اس وقت جب کہ

طریقہ غلط اپنایا گیا ہو اور عضو ماؤف تکمید و اسخان کی وجہ سے چپک گیا ہو۔ اگر ریاح کے ساتھ غلیظ مادہ موجود ہو جیسا کہ ابھی ذکر کیا ہے تو عضو میں بہت زیادہ گرمی نہ پہنچائی جائے بلکہ لطیف و نرم چیزوں سے علاج کیا جائے۔ اس وقت حقنہ حادہ مفید ثابت ہوتے ہیں اور درد کے دورے کو پچھنے لگا کر دور رکھ سکتے ہیں۔ پھر غلیظ مادہ کے استفراغ کے مقصد سے حقنہ حادہ استعمال کیا جائے۔ اس حقنہ سے سیسہ کی مانند لیسدار بلغم نکلتا ہے اور درد کو بالکل سکون مل جاتا ہے۔ رہے وہ حاد مادے جو آنتوں میں انصباب پاتے ہیں، لذع و چبھن کے ساتھ درد کا باعث بنتے ہیں نہ کہ تمدد و تناؤ کے ساتھ۔ تو اس وقت ماء کشک الشعیر کے ذریعہ حقنہ کیا جائے اور جلد خراب نہ ہونے والی چیزیں اور قابض چیزیں کھانے کے واسطے دی جائیں اس کے استعمال سے وہ مادہ صاف ہو جائے گا اور اس کا مزاج تبدیل ہو جائے گا۔ (حیلۃ البئر۔ جالینوس)

یہ مادے جب تک معدے کی چنٹوں میں چپکے رہتے ہیں تب تک براز میں کوئی چیز خارج نہیں ہوتی اور جب جوف میں آزاد تیرتے رہتے ہیں تو اس کے رنگ میں رنگی ہوئی اور مخلوط غذا خارج ہوتی ہے جیسا کہ باب المعدہ میں مذکور ہے اور یہی مادے جب آنتوں میں چمٹے ہوتے ہیں تو ان کا علاج ایارج فیقرا ہے۔ (مؤلف)

درد قولنج اور پتھری کے درد کے درمیان فرق:

پیٹ کے درد میں پیشاب زیادہ ہو اور پیشاب میں سلاۃ موجود ہوں اور تمہاری تشخیص یہ ہو کہ اس کی وجہ پتھری ہی ہے تو روغن زیتون کے حقنہ سے اگر زجاجی مادہ خارج ہو اور درد میں سکون ہو جائے تو آنت کے کسی حصہ میں زجاجی مادے کے آنت میں چپکنے کی وجہ سے پیدا ہونے والے درد قولنج کے اور مجاری بول میں پتھری کے باعث ہونے والے درد کے درمیان درد کے دورہ کے وقت تفریق کرنا ممکن نہیں اگر سابقہ اسباب سے تعرض نہ کی جائے۔ ایسے ان دونوں دردوں میں جس ایک چیز سے فائدہ ہوتا ہے وہ تکمید ہے جسے کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ بیرونی طور پر اس کی جگہ حقنہ نہیں لے سکتا تو اگر اس سے درد میں افاقہ نہ ہو تو دواء فیلن استعمال کی جائے اس کے بعد پتھری یا تو خون کے ساتھ یا بغیر خون کے خارج ہوتی ہے۔ ایسا پتھری کے خشن یا کانٹے دار سخت ہونے کی صورت میں ہوتا ہے اور پیشاب میں پتھریلے اجزاء تہ نشین ہوتے ہیں جب کہ مرض قولنج میں ایسا نہیں ہوتا۔ قولنج میں گائے کے گوبر کی مانند پھولا پھولا ریاحی براز اور بہت زیادہ ریاح خارج ہوتی ہے۔ یہ ریاحی ثفل یا براز پانی پر پھیل جانے کی خصوصیت رکھتے ہیں جب قبض نہیں ہوتا دست جاری رہتے ہیں۔ مغص اور کھانے کی خواہش موجود ہوتی ہے اور ہاضمہ صحیح رہتا ہے تو قولنج کی باری آنے سے قبل یہ چیزیں ناقص ہو جاتی ہیں اور باری کے وقت تو بالکل باطل ہو جاتی ہیں اور پیٹ پھول جاتا ہے اور قے وابکائی کی شکایت ہوتی ہے اور شراسیف کے نیچے ٹیس اور کرب و بے چینی ہوتی ہے اور اگر

درد کم ہوتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ باعث درد مادہ تھوڑا ہوتا ہے یا یہ ہوتی ہے کہ باعث درد مادہ چھوٹی آنتوں میں ہوتا ہے اور اگر درد کے ساتھ ٹیس بھی ہے تو اس کی وجہ کوئی خلط اکال ہوگی اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کے وقوع سے پہلے آنتوں کے زخم ہو چکے ہوں گے۔

قولنج کے درد اور پتھری کے درد کے درمیان فرق:

کئی بار اطباء شدید درد قولنج کو گردے کا درد سمجھ لیتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ درد قولنج بائیں پہلو یا جانب ایسر میں نہیں ہوتا۔ درد قولنج اور درد گردہ کے درمیان شروع میں تفریق کرنا مشکل ہے اور اس وقت ان دونوں دردوں کی تدبیر یکساں ہے اور وہ ہے تکمید، آبزن اور ادویہ کے ذریعہ تسکین درد۔ اس کے بعد پھر مزید غور و فکر کیا جائے ان دونوں دردوں میں متلی، قے اور ابکائی کی شکایت عارض ہوتی ہے مگر مرض قولنج میں یہ شکایتیں زیادہ اور دیر تک رہتی ہے۔ قے زیادہ ہوتی ہیں اور بلغمی ہوتی ہیں پھر قبض ہوتا ہے یہاں تک کہ ریاح وغیرہ کوئی چیز نہیں خارج ہوتی اور جوف کے اندر درد گھومتا رہتا ہے اور کم زیادہ ہوتا رہتا ہے اور بسا اوقات درد ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو کر زیادہ شدید ہو جاتا ہے۔ رہا گردے کا درد تو یہ ایک ہی جگہ مرتکز رہتا ہے۔ درد اگر گردے کے مقام سے اوپر ہو اور ایک ہی جگہ مرتکز ہو اور صحیح تشخیص نہ ہو سکے تو قارورہ کا معائنہ کریں کیوں کہ قارورہ درد گردہ کی ابتاء میں حد درجہ صاف شفاف اور مائیت لیے ہوئے ہوتا ہے جب کہ بعد کے دنوں میں قارورہ کے رسوب میں پتھریلے اجزاء موجود ہوتے ہیں اور مریض قولنج کے دستوں میں اکثر و بیشتر زجاجی رطوبت خارج ہوتی ہے اور اس کا مریض حقنہ مرخیہ کی بہ نسبت مبتلائے درد گردہ کے زیادہ راحت محسوس کرتا ہے۔ کبھی کبھی مرض قولنج میں زجاجی رطوبت خارج ہوتی ہے جس کے بعد مریض فوراً ہی درد سے سکون پاتا ہے اور چونکہ وہ آنت جسے قولون کہا جاتا ہے، نیچے کی طرف کھینچ اٹھتی ہے یہاں تک کہ کبھی کبھی بڑھ کر حالب تک پہنچ جاتی ہے اور اس کے اوپر پہنچ کر جگر اور تلی سے چمٹ جاتی ہے، اس لیے جس نے بھی کہا ہے کہ پیٹ کے سارے درد بہت شدید ہوتے ہیں اور پیٹ کے سارے شدید درد قولنج کے ہوتے ہیں، بالکل سچ کہا ہے۔ اس طرح کے شدید درد چھوٹی آنتوں کے اندر ہوں، ناممکن ہے۔ کیوں کہ یہ درد محض غلیظ ریاح کے باعث ہوتے ہیں اور غلیظ ریاح چھوٹی آنتوں میں سے اس کے چھوٹے ہونے اور پتلی ہونے کی وجہ سے بہت جلد نکل جاتی ہے، جب کہ بڑی آنتوں سے اس کے کثیف ہونے کی وجہ سے نہیں نکل پاتی اور بڑی آنتوں میں پیدا ہونے والے اخلاط باردہ چھوٹی آنتوں کی بہ نسبت زیادہ اور سخت لیسدار ہوتے ہیں۔

ایلاؤس :

بعض اوقات پیٹ میں کچھ دوسرے تیز درد اٹھتے ہیں، جو قے کی تحریک سے اس قدر ہیجان میں آجاتے ہیں کہ اس کا پاخانہ قے کی راہ باہر نکل آتا ہے اور اس سے بہت کم محفوظ رہا جاسکتا ہے، یہ مرض ایلاؤس یا یہ درد چھوٹی آنتوں میں کسی ورم صلب کی وجہ سے یا کسی سدہ کی وجہ سے ہوتا ہے اور سدہ کا سبب سخت خشک براز ہوتا ہے۔

درد قولنج اور پتھری کے درمیان علامت فارقہ کثرت وشدت تہوع اور قے میں خارج ہونے والی چیز کا بلغمی یا صفراوی ہونا ہے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ مرض قولنج میں قے زیادہ اور بلغمی ہوتی ہے، درد قولنج میں تہوع بھی نسبتاً زیادہ اور شدید ہوتا ہے، ان دونوں دردوں کے درمیان علامت فارقہ درد کا کسی ایک جگہ مرتکز ہونا یا منتقل ہونا بھی ہے، درد قولنج میں انتقال مکانی کی خاصیت ہوتی ہے اور اس قدر شدید ہوتا ہے کہ ریاح بھی خارج نہیں ہونے دیتا البتہ اگر مریض کے قارورہ سے کوئی ایسی علامت ظاہر ہو جو درد گردہ پر دلالت کرے تو اس کی تشخیص قطعی میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا۔

اس مرض کی تشخیص میں مندرجہ ذیل چیزوں پر دھیان دیں :

شدت تہوع، مقام درد کی وسعت شدید قبض، ماضی میں تخمہ کی شکایت کی موجودگی اور یہ کہ مریض کو کبھی اس کی شکایت ہو چکی ہے یا نہیں۔ (ابوبکر)

قولنج کے درد حقیقتاً ان کو کہا جاتا ہے جو بلغم کی وجہ سے پیدا ہوں اور مجازاً ان کو بھی کہا جاتا ہے جن کا سبب صفراوی خلط ہو، اس کا استدلال یہ ہے کہ صفراوی خلط کے سبب ہونے والے درد قولنج میں گرم دوائیں نقصان کرتی ہیں اور مزاج کو معتدل بنانے والی چیزوں کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے، اس کا درد مریض کو چبھنے والا اور چھید کرنے والا محسوس ہوتا ہے۔ (جوامع الاعضاء الآلمہ)

قولنج اور گردے کے درد کے درمیان علامات فارقہ یہ ہیں کہ قولنج کے درد کے ساتھ مروڑ موجود ہوتا ہے، پیٹ پھولا ہوا ہوتا ہے فساد ہضم کی شکایت ہوتی ہے۔ درد لاحق ہونے سے پہلے تخمہ ہو چکا ہوتا ہے اور غلیظ بارد نفاخ اغذیہ کے استعمال کرنے کی روداد موجود ہوتی ہے۔ قولنج کا درد نسبتاً زیادہ رقبہ گھیرتا ہے اور جس کی وجہ سے اس کا مریض پڑا ہوا رہتا ہے، درد سامنے سے ہوتا ہے اس میں حرکت کرنے اور منتقل ہونے کی خاصیت ہوتی ہے اور درد گروہ کے ساتھ احتباس بول کی شکایت موجود ہوتی ہے۔ (ابوبکر)

مرض ایلاؤس کے تین اسباب ہو سکتے ہیں :

1۔ چھوٹی آنتوں میں ورم حار۔اس کے ساتھ غثار، پیاس، التہاب اور سرخی لون کی شکایت موجود ہوتی ہے۔
2۔ خنت اور خشک براز سے سدہ بن جانا۔اس کے ساتھ المناک تناؤ، تمدد، اپھارہ اور غشی ہوتی ہے۔
3۔ چھوٹی آنتوں کی قوت دافعہ کی کمزوری۔اس سے پہلے عدم غذا اور ٹھنڈا پانی پینے اور خلفہ کی شکایت ہو چکی ہوتی ہے۔(ابوبکر)

وہ مرض ایلاؤس، جس کا سبب ورم حار ہو اس کا علاج فصد سے اور اس ضماد سے کیا جائے جو قدرے محلل ہو، مسکن الم اور ملین ہو، اور جس کا سبب براز خشک ہو، اس کا علاج حقنہ ہے، پہلے نیم گرم خالص روغنیات سے حقنہ کیا جائے، پھر بورق، شحم حنظل اور قنطوریون سے۔(مؤلف)

ابتدا میں مریض کو مرغی اور بطخ کی چربی بہت زیادہ نمک ملا کر اسفیدباج کے شوربے کے روغن کو کثیر مقدار میں پلایا جائے، گرم پانی میں بٹھایا جائے۔ اور اس سے خوب اچھی طرح حرکت کرنے کے لیے کہا جائے۔ پھر نیم گرم روغن سے حقنہ بھی کیا جائے مریض کھڑا ہو کر اپنے پیٹ کو خوب اچھی طرح ہلائے حرکت دے، اس عمل کو بار بار کرے، مریض کو حقنہ حار بھی کیا جا سکتا ہے۔(مؤلف)

کبھی کبھی درد قولنج دو دن دو رات تک مستقل ہوتا رہتا ہے۔(العلل والاعراض)

قولنج کے درد چھوٹی آنتوں کے درد کی بہ نسبت شدید نہیں ہوتے، کیوں کہ یہ درد غلیظ ریاح کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اور یہ ریاح چھوٹی آنتوں میں سے اس کے دقیق ہونے کی وجہ سے نکل نہیں پاتیں۔بارد اخلاط جو اکثر و بیشتر موٹی آنتوں میں پیدا ہوتے ہیں، نسبتاً مقدار میں زیادہ اور شدید لیسدار ہوتے ہیں، ایلاؤس یا تو آنتوں کے اندر کسی ورم کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے یا اس کی قوت دافعہ کے ضعیف ہو جانے کی وجہ سے، یا سخت براز یا کسی ورم کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے اس کا سبب جب ورم ہو تو اس کے ساتھ غثار، پیاس، متلی، درد والم اور پیٹ میں ٹیس کی شکایت موجود ہوتی ہے اور وہ جس ایلاؤس کا سبب آنتوں کی قوت دافعہ کی کمزوری ہو، اس کی علامت یہ ہے کہ مذکورہ بالا اعراض میں سے کچھ بھی نہیں پایا جائے گا اور اس سے پہلے ذرب کی شکایت ہو چکی ہوگی، حدوث مرض کے وقت پیٹ ملائم نرم ہوتا ہے، اس کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ مریض غذائیں بار دلیتا رہا ہوگا۔ سخت براز کے سدہ کی وجہ سے پیدا ہونے والے ایلاؤس کی علامت یہ ہے کہ اس کے ساتھ آنتوں میں بہت زیادہ ثقل، بوجھ اور قراقر کے ساتھ نفخہ موجود ہوتا ہے۔(جوامع العلل والاعراض)

ایلاؤس ورمی کا علاج فصد کے ذریعہ کیا جائے، مقام ورم پر نطول کیا جائے، ضعف قوت امعاء کی وجہ سے لاحق ہونے والے ایلاؤس کا علاج بزور مسخنہ سے کیا جائے اور تکمید کی جائے تاکہ سوء مزاج دور ہو سکے

اور ادویہ لذاعہ کا استعمال کیا جائے۔ خشک اور سخت براز والے ایلاؤس کا علاج اس طرح کیا جائے کہ مریض کو بہت زیادہ نمک ڈالے ہوئے چکنائی کے شوربے گھونٹ گھونٹ پلائے جائیں پھر صبر (ایلوا) دیا جائے۔

(ابو بکر)

قولنج میں تسکین الم کے لیے استعمال کی جانے والی دواؤں کے اندر مخدر پہلو کا غالب ہونا ضروری ہے اور شدید ضرورت کے وقت استعمال کیا جائے۔ مقعد میں افیون کا استعمال باعث تسکین درد قولنج ہے۔ (المیامر)

مسکن درد قولنج دوا:

عاقرقرحا، فرفیون دو مثقال، اجوائن خراسانی، سفید مرچ، افیون ہر ایک بیس مثقال، زعفران دس مثقال، بالچھڑ دو مثقال۔ ان سارے اجزاء کو حسب دستور شہد میں معجون بنا کر استعمال کیا جائے بہت مفید ہے۔ جالینوس نے اس کی مقدار خوراک شدت درد اور ایلاؤس میں ایک باقلا (تین ماشہ) ہمراہ آب سرد بیان کی ہے اور بتایا ہے کہ ریاح یا تو اعضاء کی فضاؤں میں یا اعضاء کے طبقات کے درمیان ٹھہر جاتی ہے اور یہ خطرناک، دردناک اور بہت عرصے تک رہ جانے والی ہوتی ہے۔

وہ ماء العسل جس کے ساتھ قنطوریون، فودنج جبلی (پودینہ کوہی)، حنظل اور اس جیسی دوسری دوائیں جوش دے دی گئی ہوں، موٹی آنتوں سے بلغم کو صاف کرتا ہے۔ ریاح یا تو آنتوں کی فضاؤں میں ٹھہر جاتی ہے یا اس کے طبقات کے درمیان، یہ ردی، دردناک اور طویل عرصہ تک قائم رہنے والی ہوتی ہے۔ (الاخلاط)

اکثر و بیشتر ایلاؤس کا سبب ورم امعاء ہوتا ہے۔ (الفصول)

پیٹ کے ایسے درد جو گہرائی میں نہیں بلکہ بالائی اور سطحی ہوتے ہیں، وہ نسبتاً خفیف ہوتے ہیں اور جو گہرائی میں ہوتے ہیں وہ نسبتاً شدید ہوتے ہیں۔ جالینوس کا کہنا ہے کہ ظاہر جسم کی طرف مائل پیٹ کے درد باریطون کے ماوراء گہرائی میں ہونے والے درد کی بہ نسبت زیادہ خفیف ہوتے ہیں۔

ماوراء غشاء ہونے والا درد کافی گہرا اور شدید ہوتا ہے۔ (ابو بکر)

سوء مزاج بارد، اخلاط باردہ اور غلیظ ریاح کی وجہ سے ہونے والے پیٹ کے درد کو بخار زائل کرتا ہے کیوں کہ یہ ان اخلاط کے لیے مقطع و ملطف کی حیثیت رکھتا ہے۔ (الفصول)

میں نے بخار (حمی) اور بزور مسخنہ سے زیادہ بہتر قولنج ریحی کو تحلیل کرنے والی کوئی دوسری شے نہیں دیکھی۔ بخار کے آنے سے قولنج آسانی سے تحلیل ہو جاتا ہے۔

ایلاؤس میں اگر تقطیر البول کی شکایت ہو جائے تو ساتویں روز موت یقینی ہے، الا آں کہ بخار ہو کر بہت

زیادہ پیشاب خارج ہو جائے۔ جالینوس کا کہنا ہے کہ مجھے اس کا سبب نہیں معلوم ہو سکا، لیکن اگر ایسی شکایت ہو جائے تو قوی درجہ کی مسخن دوائیں استعمال کی جائیں اور پیشاب جاری کیا جائے۔ (مؤلف)

میں نے خار سے زیادہ تیز قولنج ریحی کو تحلیل کرنے والی کوئی دوسری چیز نہیں دیکھی، لہذا قولنج کی شکایت میں بزور مسخنہ کا استعمال کرنا ضروری ہے، کیوں کہ اس سے ریاح تحلیل ہوتی ہے اور جب خار آجاتا ہے تو اس کا دب جانا آسان ہوتا ہے۔ (ابو بکر)

ایلاؤس میں قرب ہلاکت کے وقت پاخانہ قے کے ذریعہ نکلنے لگتا ہے، براز نیچے سے نہیں خارج ہوتا۔ چاہے شدید سے شدید تر حقنہ حادہ استعمال بھی کر لیا جائے۔ یہ چھوٹی آنتوں میں عارض ہوتا ہے۔ اس کے اسباب ورم، سدہ، سخت خشک براز یا غلیظ لیسدار اخلاط ہو سکتے ہیں۔ (ابو بکر)

قولنج جس سے پناہ مانگی جائے اور جو ایلاؤس کے نام سے جانا جاتا ہے، میں قے، ہچکی، اختلاط عقل (بد حواسی) اور تشنج کا عارض ہونا خطرناک اور بری علامت ہے۔

اس قولنج کی خاص علامت یہ ہے کہ اس میں کوئی بھی چیز مقعد کی راہ قطعاً نہیں خارج ہوتی اور قے بھی ضروری نہیں ہے کہ ہمیشہ اور ہر مریض میں ہو، بلکہ قے اس وقت ہوتی ہے جب مریض ہلاکت کے قریب پہنچ جاتا ہے۔ اس وقت ابکائی کے ساتھ قے میں پاخانہ خارج ہوتا ہے، ہچکی آتی ہے اور بسا اوقات تشنج اور اختلاط ذہن کا عارضہ ہو جاتا ہے، کیوں کہ اس مرض میں دماغ معدے سے مشارکت رکھتا ہے اور معدہ آنتوں سے مشارکت کی بناء پر اذیت پاتا ہے۔ جیسا کہ میں نے دیکھا، یہاں قولنج میں اطراف کا ٹھنڈا ہو جانا، شدت درد کی علامت ہے، جس میں خون اندرون میں چلا جاتا ہے اور بیرون ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔

پیٹ کے درد کی صوت میں حاجبین یا ابروؤں پر باقلا کی مانند سیاہ نشان کا ظاہر ہونا، پھر اس کا قرحہ بن کر دو یا دو سے زیادہ دن تک باقی رہنا موت کی علامت ہے۔ جس شخص کو بھی ایسا درد ہوتا ہے، مرض کی ابتداء میں اسے نیند بہت آتی ہے۔ (الموت السریع)

قولنج ٹھنڈے کھانوں اور ہوا کے ذریعہ پیٹ پر ٹھنڈک لگ جانے کی وجہ سے بھی عارض ہو سکتا ہے اور ان کھانوں سے بھی، جن کے استعمال سے بلغم زجاجی کی تولید ہوتی ہے۔ جب یہ بلغم آنتوں میں پہنچتے ہیں تو تمدد پیدا کرتے ہیں اور شدید درد کا باعث بنتے ہیں۔ اس مرض میں دو یا تین بار تکمید کرنا مضر ہے، کیوں کہ اس سے اخلاط تحلیل ہو کر ریاح بنتے ہیں۔ اگر اس کو کچھ مدت تک استعمال کیا جائے تو اسے لطیف بنا کر تحلیل کر دے گی اور مریض کو راحت محسوس ہو گی۔ اس مرض کو حقنہ کے ذریعہ اگر سن اور بے حس کر دینا ممکن

ہو تو دواؤں کے ذریعہ نہ کریں، کیوں کہ بسااوقات جسم کے اندر ردی مواد ہوتے ہیں اور یہ دوائیں بہت زیادہ اسہال لاتی ہیں۔ جس سے آنتیں بری طرح مجروح ہو جاتی ہیں اور اگر نمک کے ڈلے کو بطور حمول استعمال کیا جائے تو قولنج میں تیزی سے دست لاتا ہے، اسی طرح شحم حنظل اور آب پیاز و لہسن سے گاڑھا کیا ہوا شہد بھی دست لاتا ہے۔ قطران قولنج میں بہت فائدہ کرتا ہے۔ مریض کا معدہ جب قوی ہو تب اس کا استعمال کیا جائے، ورنہ پرہیز کیا جائے۔ اسی طرح جب معدہ ضعیف ہو تو تمام قوی درجے کی دوائیں ترک کر کے قطران کا حقنہ کیا جائے، اس طرح کہ دو حصہ قطران اور ایک حصہ زیتون کا تیل لے کر آپس میں ملالیا جائے اور حسب دستور حقنہ کیا جائے، اگر آنتوں میں ورم ہو تو روغن کنجد ☆ حرایت اور شحم الاوز (مرغابی کی چربی) ہموزن لے کر نیم گرم کر کے حقنہ کیا جائے۔ یہ عجیب التاثیر ہے۔ جب ضعف معدہ اور درد معدہ کی شکایت درد قولنج سے قبل رہتی رہی ہو تو مسہل دوائیں استعمال کی جائیں، یہ سب سے زیادہ مناسب ہوگا، ایسا اس لیے ہے کہ تب مرض کی ابتداء معدہ سے مانی جائے گی۔ (کتاب الخمس)

جب آنتوں کے اندر براز چمٹ کر خشک ہو جائے اور وہ سعدہ بن جائے، جس سے براز آنتوں سے باہر نہ نکل پائے تو اس وقت اس کا پہلا اصول علاج حقنہ رطبہ دسمہ کے ذریعہ اس خشک براز کی صلابت کی تلئین ہے اور دوسرا اصول علاج حقنہ حادہ کے ذریعہ اس کا استفراغ ہے۔ (الصناعۃ الصغیرہ)

مرض ایلاؤس بالائی آنت میں ہوتا ہے اور حقنہ کی دوا وہاں تک پہنچ نہیں پاتی، اس لیے جب خشک براز آنتوں میں چمٹا ہوا ہو تو پہلے اسے کئی بار گرم پانی پلایا جائے، آبزن کرایا جائے اور مقام درد کو گرم پانی سے نطول کیا جائے تاکہ گوشت نرم اور ڈھیلے ہو سکیں اور خشک براز بھی نرم و ملائم ہو جائے، پھر اسے تھوڑا تھوڑا کر کے اس قدر شوربا پلایا جائے کہ مریض کا پیٹ پھول جائے۔ اگر وہ قے کر دے تو اسی عمل کو دوبارہ کیا جائے۔ پھر اس کے بعد حقنہ کیا جائے اور مسہل دوائیں پلائی جائیں، جس سے اندر چمٹا ہوا خشک براز خارج ہو جائے۔ (ابوبکر)

نفاخ اغذیہ اور شراب ممزوج کی کثرت استعمال قولنج کے لیے سب سے زیادہ مضر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بہت زیادہ شراب ممزوج نفخ پیدا کرتی ہے۔ اور وہ نفخ جو معدہ میں پیدا ہو اس کا ختم ہونا آسان ہوتا ہے کیوں کہ مقام تولید یعنی معدہ کا رقبہ وسیع ہوتا ہے، اس میں شدت کی حرارت موجود ہوتی ہے، اس میں سے ریاح کے باہر خارج ہونے کا راستہ سیدھا ہوتا ہے، کم پیچیدہ اور گنجان ہوتا ہے اور وہ نفخہ جو آنتوں اور خاص طور سے قولون میں پیدا ہوتا ہے اس کی ریاح آسانی سے خارج نہیں ہو پاتی کیوں کہ اس کے مقام تولید یعنی آنتوں میں برودت ہوتی ہے، اس کی بناوٹ ٹیڑھی اور گھومی ہوئی ہوتی ہے، اس میں سے ریاح کے نکلنے کا راستہ تنگ

ہو تا ہے اور اس کے منافذ پیچیدہ اور گنجان ہوتے ہیں۔ (کتاب العادات)

بوڑھی مرغی کا شوربا مسہل ہے، دست لاتا ہے اور اس کا گوشت اس کے برعکس فعل انجام دیتا ہے۔ (الادویہ)

اسی طرح قنار چڑے کا شوربا بھی مسہل ہے، مگر اس کا گوشت مریض کو دینا ضروری نہیں ہے، بلکہ صرف اس کا شوربا دیا جائے۔ (مؤلف)

ایلاؤس کے مریض کو جب بخار نہ ہو، پیٹ میں ورم اور انتفاخ نہ ہو تو مرض کی حقیقت سمجھ لینی چاہئے۔ جب ورم ہو گا تو اس کے ساتھ بخار اور انتفاخ بھی ہو گا ایسے میں اس کی تدبیر یہ ہے کہ مریض کو بوقت خواب ٹھنڈی کی ہوئی شراب خالص زیادہ مقدار میں پلائی جائے نتیجۃً کار اس کے دونوں پیروں میں درد ہو گا اس سے اس کی ریاح ٹوٹ جائے گی بخار ختم ہو جائے گا اور اسہال دموی بھی دور ہو جائے گا، کیوں کہ اس مرض میں بہت اچھے منضج کی ضرورت ہوتی ہے اور یہی اثر بخار کا بھی ہے۔ (اہیذیمیا)

شراب کو ٹھنڈی کر کے پلانے کا مقصد محض یہ ہے کہ مریض کو اس سے قے نہ ہو جائے۔ (مؤلف)

مرض ایلاؤس میں بالائی آنت کے ورم کی علامت مستقل قے کا ہونا اور قے کا شدت کے ساتھ ہونا ہے نیز اس کے جوف میں یعنی آنت میں کوئی چیز ٹک نہیں پاتی۔ جب وہ چیز پاخانہ کی شکل میں بذریعہ قے خارج ہو تو مرض کے بالائی آنت کے اندر ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا اور مروڑ اور درد کی علامت خود اس کا مقام ہے۔

اور یہ مرض بہت زیادہ حاد قسم کا ہوتا ہے، جب یہ ردی خبیث ہو جاتا ہے، جس میں شدید کرب و بے چینی ہوتی ہے اور اطراف سرد ہو جاتے ہیں تو اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ آنت میں کوئی بو اور م ہے، رہی قے اور درد مروڑ تو یہ اس مرض کے اعراض لازمہ ہیں اور اگر پیشاب صحیح ہو تو مرض سے گلو خلاصی کی علامت دلیل نہیں بنتا ہاں اس کا ردی ہونا ہلاکت کی دلیل ہے۔ (اہیذیمیا)

قے سے درد گردہ اور درد قولنج ہلکا پڑ جاتا ہے، کبھی کبھی قے سے مزید ابھر جاتا ہے، کیوں کہ گردے اور قولون باریطون سے تعلق رکھنے کی بناء پر مشترک الحس ہیں۔ اور قے میں بلغمی مادہ خارج ہوتا ہے کیوں کہ یہ وہ فاضل مادہ ہوتا ہے، جو معدہ میں اکثر و بیشتر پیدا ہو جاتا ہے۔ یہی مادہ جب زیادہ ہو جاتا ہے اور مستقل رہتا ہے تو زنجاری سی قے ہوتی ہے، کیوں کہ دردوں اور بے خوابی کی وجہ سے خون فاسد ہو جاتا ہے۔ خاص طور سے اس وقت جب کہ مریض نے کھانا کھانا بھی چھوڑ دیا ہو، جس سے بے خوابی اور حمی کی شکایت ہو جاتی ہے درد گردہ کی ٹیس نیچے دونوں پیروں کی طرف پہنچتی ہے۔ جب کہ قولنج میں ایسا نہیں ہوتا، درد

گردہ کے پیروں میں اترنے اور محسوس ہونے کی وجہ یہ ہے کہ رگ اجوف۔ اور شریان عظیم کی دو دو شاخیں پھوٹتی ہیں اور ایک ایک شاخ دونوں پیروں میں چلی جاتی ہے اور قطن کے مقام پر پھر دونوں ملتی ہیں اور وہاں سے گردوں میں چلی جاتی ہے۔ (ابیذیمیا)

درد گردہ، وجہ پتھری ہو یا کچھ اور اس کے مریض کو ماوف گردے کی جانب والی ران میں خدر و ضعف لاحق ہوتا ہے۔ (بقراط)

جوڑوں اور کولہے کا درد قولنج کے ہیجان سے ہلکا پڑ جاتا ہے اور قولنج کے سکون ہوتے ہی پھر لوٹ آتا ہے۔ اس کی وجہ یا تو یہ ہو سکتی ہے کہ زیادہ سخت درد کی وجہ سے ہلکا درد مخفی ہو جاتا ہے اور یا پھر یہ وجہ ہو سکتی ہے کہ ردی مواد دوسری طرف منتقل ہو جاتا ہے۔

قولنج میں جب درد بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے اور مریض کی موت کا بھی خطرہ رہتا ہے تو ہم مندرجہ ذیل دوائیں استعمال کراتے ہیں :۔

افیون اور بچ (اجوائن خراسانی) اور اس جیسی دوسری دوائیں مجبوراً استعمال کراتے ہیں کیوں کہ یہ دوائیں اس عضو میں بہت زیادہ برودت پہونچاتی ہیں، جس سے اس مرض کو قبول کرنے کی استعداد اس عضو کے اندر بڑھ جاتی ہے۔ (ابیذیمیا)

جیسا کہ ابیذیمیا کے پانچویں باب میں مذکور ہے سرد ہوائیں قبض پیدا کرتی ہیں کیونکہ یہ معدہ میں حرارت بڑھا دیتی ہیں، اور ادرار بول کرتی ہیں اور غذاؤں کے نفوذ کو بڑھا دیتی یا تیز کر دیتی ہیں کیونکہ یہ عضلات معدہ پر اثر کرتی ہے، جس سے براز اوپر کو چڑھ جاتا ہے، جیسا کہ بالقصد براز کو روکنے سے ہوتا ہے، اور پوری معاء مستقیم تنگ اور ثقل کو مشکل سے قبول کرتی ہے یہیں سے یہ بات سمجھ میں آجانی چاہیے کہ قولنج کے امراض میں آبزن بہت زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے، مگر یہ سارے جسم کو اور خاص طور سے عضلات مقعد کو ڈھیلا کر دیتا ہے۔ (مؤلف)

اگر دائمی قبض اور ریحی قولنج کی شکایت ہو تو چار اونس انجیر کا جوشاندہ لے کر اس میں مغز خیار شنبر بغیر فلوس کے یعنی اس کا عسل گھول لیا جائے اور اس پر دو درہم کے وزن کے برابر روغن بادام ڈالا جائے اور ایک ہفتہ پلایا جائے، اس سے آنتوں کی خشکی بالکل دور ہو جاتی ہے اگر یہ برودت اور ریاح کے ساتھ ہو تو عسل خیار شنبر کو ماء الاصول میں گھول لیا جائے اور اس میں روغن بید انجیر کا اضافہ کر کے پلایا جائے۔ اسے موسم سرما میں استعمال کرایا جائے۔ (مؤلف)

قولنج، مندرجہ ذیل اسباب سے ہو سکتا ہے:

آنتوں میں کوئی ورم، بارد غلیظ ریح، بہت زیادہ بارد لیسدار بلغمی خلط، خلط صفراء یا کوئی حاد کاٹنے والی خلط آنتوں کا سوء مزاج حار یا سوء مزاج بارد یا سوء مزاج یابس۔ آنتوں کے سوء مزاج رطب سے قولنج نہیں ہوتا۔ (چھٹے باب کی آٹھویں فصل) (اہیڈیمیا)

قولون اور گردے کی جانب ہونے والے کسی بھی درد کی یقینی تشخیص کے لیے فضلات کا معائنہ ضروری ہے۔ حصاۃ کلیہ کی شکایت میں بول رملی یا بہت زیادہ رقیق پانی جیسا ہوتا ہے تکلیف دہ نہیں ہوتا، مقام درد مختصر ہوتا ہے۔ اس کا درد پشت کی جانب ہوتا ہے، اس کے ساتھ ریاح بھی ہوتی ہے اور جس کسی کے پیشاب میں بہت دنوں سے پتھری یا ریت آتی رہی ہو۔

ان دونوں مرضوں میں پیٹ میں خشکی اور قے کا ہونا عام علامت ہے، بالائی آنتوں پر گرم اعضاء سے قریب ہونے کی بناء پر کوئی چربی نہیں ہوتی، زیریں آنتوں میں چونکہ چربی بہت زیادہ ہوتی ہے اور چونکہ اس کا مزاج بارد ہوتا ہے اس لیے قولنج اکثر زیریں آنتوں میں ہوتا ہے۔ (مؤلف)

قولون کا گھماؤ نواحی بطن میں زیادہ ہونے کی وجہ سے اس کے درد زیادہ دور تک ہوتے ہیں۔ یہ دائیں جانب جگر کے قریب سے گردے تک اور سامنے پیڑو تک اور اس سے نیچے حالب کی جڑ تک پہنچتا ہے براز کانی آنت (المعی الاعور) میں آکر خشک ہو جاتا ہے کیوں کہ یہاں وہ زیادہ دیر تک ٹھہرتا ہے۔ مزید یہ کہ جب صفراء آنتوں پر زیادہ گرنے لگتا ہے تو براز بہت زیادہ سوکھ کر آنت کے اندر ٹھہر جاتا ہے اور پھر وہ خشک براز اور ریاح کو باہر نہیں نکلنے دیتا جس سے خطرناک قولنج پیدا ہو جاتا ہے۔ خطرناک قولنج کا ایک سبب غلیظ بلغم بھی ہوتا ہے کیوں کہ آنتوں کی اندرونی سطح پر صفراء اور حاد فضلات کے زخم اور خراش سے محفوظ رکھنے کے لیے لیس پیدا کرنے والے بلغم کی مقدار کبھی کبھی حد سے تجاوز کر جاتی ہے اور قولنج کا ایک سبب ریاح بھی ہے جو کسی عضو میں جا کر پھنس جاتی ہے اور اسی میں گھومتی رہتی ہے۔ عضو میں پہنچ کر نفخ اور ورم پیدا کرتی ہے۔ قولنج صفراوی میں متلی غم واندوہ اور پیڑو میں ایسا درد ہوتا ہے گویا چھری سے کاٹا جا رہا ہو اور رہی ریح یا ہوا تو یہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتی رہتی ہے اور سوجن ابھارہ پیدا کرتی ہے قولنج کی مابہ الامتیاز خصوصیت غثیان ہے اسی کے ذریعہ درد قولنج اور پیٹ کے دوسرے سارے دردوں کے درمیان تفریق کی جاتی ہے۔ قولنج کا ایک دوسرا سبب ہزال ویبوست بطن اور اس کی رطوبت و گوشت کی قلت ہے اور پیٹ کے ورم حار یا شدت حرارت کی وجہ سے بھی قولنج ہوتا ہے۔ حرارت سے براز بہت زیادہ سوکھ جاتا ہے۔ ایسا قولنج یابس غذاؤں کے لینے سے عارض ہوتا ہے۔ جس شخص کو اپنی صحت کی حفاظت کا خیال ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ

اس وقت تک نہ سوئے جب تک کہ اس کی طبیعت ہلکی نہ ہو جائے یعنی جو کچھ کھایا ہے جب تک ہضم نہ ہو جائے تب تک سونے سے پرہیز کرے اور اپنے پیٹ کو بہت زیادہ سوکھنے کے لیے بھی نہ چھوڑ دے یعنی یبوست بھی نہ لاحق ہونے دے ابوبکر کا کہنا ہے کہ پیٹ میں ثقل یا بس ہو تو سو جانے سے اور زیادہ سوکھ کر سخت ہو جاتا ہے۔(یہودی)

مریض بھیڑیے کی کھال پر بیٹھے اور پیٹ پر بھیڑیے کی کھال یا چیتے کی کھال کا ٹکڑا باندھے۔
(طبیعات قولنج)

قولنج کے لیے ضماد کا نسخہ :

قثاء الحمار، شحم حنظل، سقمونیا اور لاغیہ کا دودھ لے کر بیل کے پتے میں گوندھا جائے اور حسب دستور اس کا طلاء کیا جائے۔ جونک کو سکھا کر سفوف بنا کر ایک دانگ ہمراہ آب شبت پینا قولنج اور ایلاؤس کے لیے فائدہ مند ہے اور قولنج کے شدید درد کے لیے ایک برتن میں گرم پانی لیا جائے اور اس کے نیچے ایک چھوٹا سا سوراخ کر لیا جائے اور پھر اوپر سے اس پر قطرہ قطرہ گرایا جائے اور مریض کو اس کی پیٹھ کے بل سلایا جائے اور قولنج کی ایک قسم قولنج دودی ہوتی ہے اس کا علاج مخرج دیدان ادویہ کا استعمال ہے اور ہدہد کا شوربا قولنج کو کھولتا ہے۔(ابوبکر)

میں نے اکثر لوگوں کے براز میں پتھری نکلتے دیکھی ہے اور میں نے ان کا علاج روغن بید انجیر اور ایارج جالینوس کے ذریعہ کیا ہے۔(یہودی)

قولنج میں زیادہ تر مستعمل چیزیں :

روغن کنجد اور گڑ اور قولنج میں مری صفرائی پلائی جاتی ہے قولنج میں شدید قے پیاس اور سوزش ہو تو مسہل سکنجبین پلائی جائے جسے سقمونیا سے تیار کیا گیا ہو یا روغن بادام اور خیار شنبر ملے ہوئے دو اونس پانی کے ساتھ ایک مثقال ایارج فیقرا کھلایا جائے اور پیٹ پر تھیلی میں گرم پانی بھر کر رکھا جائے اور شہد کھلایا جائے اور قرص ایلاؤس کھلایا جائے جس کا نسخہ یہ ہے :
تخم کرفس اور انیسون چھ چھ جزء، افسنتین چار جزء، صاف کیا ہوا تج۔ سلیخہ۔ بارہ جزء، مر، فلفل، افیون اور جندبید ستر دو دو درہم۔ سارے اجزاء کو کوٹ پیس کر سفوف بنا لیا جائے اور حسب دستور کسی چیز میں گوندھ کر قرص بنالی جائے اس قرص کی مقدار خوراک ایک درہم ہمراہ آب نیم گرم ہے۔(ابرن)

بقراط کا کہنا ہے ایلاؤس میں جس چیز سے فائدہ ہوتا ہے وہ آبزن کا مستقل استعمال اور گرم روغنوں کی

مالش کرنا ہے اور دس انگل لمبے فتیلے لے کر گائے کے پتہ میں ملا کر اور حسب ضرورت حمول کیا جائے اگر اس سے پاخانہ یا اندر کا مادہ نہ نکل سکے تو اس کی مقعد میں پھونکنی داخل کر کے اس میں پھونک ماری جائے یہاں تک کہ آنتیں پھول جائیں اور پھر اس کو نکال کر فوراً ہی حقنہ کیا جائے اور مقام درد پر گرم پانی سے طلاء کیا جائے اور کسی تھیلی میں گرم پانی بھر کر اسے مقام مرض پر رکھا جائے شہد کھلایا جائے اور خالص شراب پلائی جائے۔ یہ سب اگر کارگر نہ ثابت ہوں تو مرض کو مہلک سمجھنا چاہئے۔ (طبری)

خشک غذاؤں کے استعمال سے آنتیں اپنی طبعی حالت پر رہ جائیں تو بھی پاخانہ سوکھ جاتا ہے اور قولنج کا باعث بنتا ہے۔ (اہرن)

آنتوں کے اندر بہت زیادہ بلغم پیدا کرنے والی غذاؤں جیسے بقول سے قولنج بلغمی لاحق ہوتا ہے اسی طرح تخمہ کی بھی شکایت ہوتی ہے اور لوگوں کو اکثر و بیشتر اسی قسم کا قولنج غلیظ بلغم سے لاحق ہوتا ہے اور ریاح کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے اور غذاؤں کے خشک ہونے کی وجہ سے براز خشک ہو کر بھی قولنج ہوتا ہے لیکن یہ مقدم الذکر دونوں قسموں سے کم ہوتا ہے اور رہاوہ قولنج جو صفراء کے کثرت انصباب سے ثفل یا براز کے خشک ہو جانے کی وجہ سے عارض ہوتا ہے کم ہوتا ہے اور جب ہوتا ہے تو حد درجہ تکلیف دہ خراش ڈالنے والا ہوتا ہے اور بہت برا ہوتا ہے اور قولنج دودی بھی کم ہی ہوتا ہے۔ قولنج کی علامات پیٹ میں شدید درد کے ساتھ قبض، قے، درد کا جگر کی طرف، تلی کی طرف، پیڑو، پشت اور گردے جانب اور تمام پیٹ میں موجود ہوتا ہیں۔

(ابو بکر)

قولنج شدید درد، پسینہ اور قے یا متلی کے ساتھ براز کے احتباس کا نام ہے۔ اس کا درد سامنے پیٹ میں سب سے زیادہ تیز ہوتا ہے اور اس کا درد، مروڑ اور سابقہ اسباب سخت ہوتے ہیں۔ (مؤلف)

قولنج بلغمی کے علاج میں حب منتن، روغن ارنڈ اور ماء الاصول کا استعمال کافی ہے اور قولنج ریحی میں بزور مطبوخہ، جندبیدستر اور شحم حنظل اور اس کے ساتھ شہد اور قطران بھی شامل کر لیا جائے۔ اور اگر ریح اور برودت زیادہ ہوں تو سکنجبین، جاوشیر مقل، بادیان، میتھی، سویا اور بابونہ لے کر جوش دیا جائے اور پھر اس پانی میں روغن اخروٹ ڈال کر شحم حنظل، بورق اور جندبیدستر کے ساتھ حقنہ کیا جائے اور اگر بہت زیادہ اور شدید قے اور بہت تیز پیاس کی شکایت ہو جائے تو مریض کو مسہل سکنجبین پلا کر چھوڑ دیا جائے اور مرض کی بجائے پہلے عرض پر توجہ دی جائے خاص طور سے درد شدید ہو تو اول اس کی تسکین کا سامان کیا جائے کیوں کہ شدت درد سے غشی لاحق ہو سکتی ہے اور اگر جب ایسا ہو جائے تو قوی درجہ کی گرم دوا استعمال نہ کی جائے جیسے صموغ اور بزور، بلکہ اسے فلونیا اور مخدرات دی جائیں تاکہ وہ سو جائے اور درد میں سکون آجائے رہا قولنج

صفراوی کا علاج تو اس کے لیے حقنہ لینہ کیا جائے اور مریض کو آبزن میں بٹھایا جائے اور ایارج اور خیار شبز پلایا جائے یا صرف خیار شبز مفرد، اس کا وزن بارہ درہم ہونا چاہئے آب برگ کاسنی کے ساتھ اور ایک درہم ایارج میں ایک دانگ سقمونیا دی جائے اور قولنج بارد کی اذیت ناکی میں گرم تخمیات سے مرکب گرم مسہل معجون استعمال کرائے جائیں اور ایسے صموغ جو دست لائیں۔(مؤلف)

درد قولنج نواحی بطن میں منتقل ہوتا رہتا ہے اور درد گردہ ایک جگہ قائم رہتا ہے درد قولنج کی مدت مختصر ہوتی ہے جب کہ درد گردہ کی طویل۔ درد گردہ کی مدت کو حقنہ دے کر مختصر کیا جاسکتا ہے کیوں کہ جب آنتیں مواد سے پر ہوتی ہیں تو اس کا دباؤ گردے پر پڑتا ہے اور پھر اس میں درد محسوس ہوتا ہے گردہ کے درد کی شکایت سے پہلے بول رملی کی روداد موجود ہوتی ہے اور درد کی شروعات میں پہلے مریض گدلا بول ابض کرتا ہے اس کا درد جب زمانہ نضج میں پہنچ جاتا ہے تب بول رملی ہوتا ہے۔(اہرن)

کبھی کبھی بہت زیادہ مقدار میں بلغم سر سے پیٹ کی طرف گرتے ہیں جو قولنج کا باعث بنتے ہیں۔
(طیماوش۔ چوتھا باب)

ابو بکر کا کہنا ہے کہ اس پر مستقل نظر رکھی جائے تاکہ اس کو کاٹنے کی تدبیر کی جاسکے۔

قولنج کے درد کی وجہ یا تو یہ ہوتی ہے کہ کوئی بلغمی غلیظ کیموس آنت کی غشاؤں کے درمیان چمٹ جاتی ہے یا غلیظ ریاح آنت میں پھنس جاتی ہے اور باہر نکلنے کا راستہ نہیں پاتی اور یا کوئی گرم ورم ہو جاتا ہے اور یا کوئی لذاع اور گرم کیموس اس کی وجہ بنتا ہے۔(بولس)

یا سخت خشک براز سے قولنج پیدا ہوتا ہے۔ بلغمی غلیظ خلط کی وجہ سے پیدا ہونے والے قولنج کی علامت یہ ہے کہ اس کا مریض مروڑ، خمار اور متلی کی اذیت میں مبتلا ہوتا ہے بلغم اور دیگر اخلاط کی قے کرتا ہے اور اسے سخت قبض ہوتا ہے یہاں تک کہ نہ ہی کوئی براز کی شے خارج ہوتی ہے اور نہ ہی ریاح۔

بسا اوقات ان سے گائے کے گوبر کی مانند پھولے ہوئے براز جیسی کوئی شے خارج ہوتی ہے اور قولنج ریحی کی علامت یہ ہے کہ اس کے مریض ثقل سے زیادہ تناؤ محسوس کرتے ہیں اور ورم حار والے قولنج کے مریض مقام مرض پر حرارت محسوس کرتے ہیں اور خمار ہوتا ہے جو کہ شروع میں کم نہیں ہوتا ہے اور قبض کے ساتھ احتباس بول ہوتا ہے اور قے غیر طبعی صفراء کی ہوتی ہے۔ پیاس اور سوزش کی شکایت ہوتی ہے اور پیٹ میں شدید ٹیس اور پھڑکن ہوتی ہے۔ درد میں کسی بھی حال میں کوئی وقفہ نہیں ہوتا۔ یہ قولنج کی تمام قسموں میں سب سے زیادہ خراب قسم ہوتی ہے، اس کے ایلاؤس میں منتقل ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور حریف اخلاط کی وجہ سے لاحق ہونے والے قولنج کی علامت یہ ہے کہ پیاس حرارت، بے خوابی اور خمار کی

شکایت ہوتی ہے۔ خار ہلکا ہوتا ہے یا بالکل نہیں ہوتا اور بول حریف ہوتا ہے اور اجابت میں زیادہ تر صفراوی
مادہ خارج ہوتا ہے اور اسہال سے درد بہت تیز ہو جاتا ہے۔ اور رہا وہ درد قولنج جو غلیظ اخلاط کی وجہ سے ہوتا ہے
اس کے علاج میں قوی درجہ کی مسخن چیزیں استعمال نہ کی جائیں کیوں کہ امکان ہے کہ یہ چیزیں ان اخلاط کو
تحلیل کر کے بہت زیادہ ریاح بنادیں گی بلکہ اس کے لیے منضج وملطف چیزیں استعمال کی جائیں ابتداء میں
سخت پاخانہ کو باہر خارج کرنے والی اور آنتوں کو صاف کرنے والی چیزوں کو استعمال کرنا ضروری ہوتا ہے پھر
تنقیہ امعاء کے بعد ایسے روغن زیتون سے حقنہ کیا جائے جس میں بزور دے دیئے گئے ہوں اگر حقنہ کی دوا اندر
رہ جائے اور پاخانہ باہر خارج نہ ہو سکے تو اس کا علاج فتیلہ سے کیا جائے اور اس کے لیے بندال، شحم حنظل،
گائے کا پت، بورہ ارمنی اور شہد لے کر حسب دستور چھ انگل لمبے شیاف بنالیے جائیں اور کبھی کبھی کرم کلہ
کی جڑ کو اچھی طرح چھیل کر نمکین پانی میں بھگو کر اس کا نقوع حاصل کر لیتے ہیں اور بخور مریم کے عصارہ
کے ساتھ مقعد پر طلاء کرتے ہیں اگر درد مداومت اختیار کرلے تو ایسے حقنے کیے جائیں جن میں گرم گوند،
قطران شہد شحم حنظل، بندال جندبید ستر بارزد، جاؤشیر، عصارہ سداب اور روغن ارنڈ شامل ہوں اور مقام درد
پر روغن شبت سے نطول کیا جائے یا ایسے روغن سے جس میں زیرہ ڈال کر پکالیا گیا ہو یا روغن ارنڈ سے
نطول کیا جائے اور ڈھیلے کرنے والے ضماد لگائے جائیں اور میتھی، خطمی، برنجاسف، شبت اور برگ غار
وغیرہ کے جوشاندہ میں بٹھایا جائے۔ گرم زیتون کے تیل میں بھی بٹھایا جاتا ہے اور جندبید ستر اور فلفل پلائی
جائے اگر درد میں سکون نہ ہو تو خردل سے علاج کیا جائے اور مریض کو گرم پانی میں بٹھایا جائے۔ پانی میں
ضرورتاً صرف شدت درد میں بٹھایا جائے ورنہ نہیں اور مقام درد کی سینکائی کی جائے، آخر میں جب کوئی چارہ
کار نہ ہو تو مخدرات کا استعمال کیا جائے۔ پھر بلغم کو تھوڑا نضج دے کر فیقرا کے ذریعہ دستوں کی راہ خارج کردیا
جائے۔ ایک گولی جس کو فربیون، حب مازریون مصفی اور سقمونیا سب ہموزن سے تیار کر کے ایک درہم کی
خوراک میں دیا جائے۔ مرض کی ابتداء میں غذا سے قطعی روک دیا جائے۔ پھر اسارون اور لہسن جیسی قسم کی
چرپری چیزیں کھلائی جائیں اس کے بعد قے کرائی جائے اور ریاضت کرائی جائے اور رہا درد قولنج ریحی تو اس
کا علاج ترک غذا ہے پہلے بزور دیئے جائیں پھر مقام درد پر پچھنے لگائے جائیں اور جب آنت میں ورم ہو تو فصد
کھولی جائے اس کے ساتھ شدید عسر بول کی بھی شکایت ہو تو رگ صافن کی فصد کھولی جائے پس آب شیریں
میں آبزن استعمال کراؤ اور پیٹ پر ڈھیلے کرنے والے ضمادات تاکہ درد میں سکون ہو اور مقام درد پر پچھنے لگائے
جائیں تاکہ خلط عضلات بطن میں جذب ہو جائے اور موم، بابونہ، روغن گلاب، آرد باقلا اور انڈا اور اسی جیسی
دوسری دواؤں کو جوشاندہ میتھی میں ملا کر حسب دستور ضماد بنا کر لگایا جائے اور لطیف تدابیر سے کام لیا جائے
اور مبتلائے خار کے علاج جیسا علاج کیا جائے اور اس درد قولنج میں جو آنتوں میں خلط حریف کی وجہ سے عارض

ہوتا ہے روغنوں اور لعابات سے حقنہ کیا جائے جیسے جوشاندہ تخم خطمی، تخم کتاں، میتھی، مرغابی کی چربی اور مرغی کی چربی، ماء الشعیر، اسپغول اور روغن گلاب اور آب شیریں سے حمام کرایا جائے اور صرف نرم ہلکے شوربے دیئے جائیں اور ان کی ساری تدبیر بارد رطب ضماد کی صورت میں ہو اور اگر درد شدید ہو جائے تو احساس درد کو باطل کرنے والی مخدر ادویہ کا استعمال کیا جائے ان میں یہی سب سے بہتر ہوتا ہے۔اس درد میں بہت سارے مریضوں کو صرع قولنجی اور فالج قولنجی عارض ہو جاتا ہے۔(مؤلف)

ایک طبیب ان مریضوں کا علاج اس طور پر کرتا تھا کہ ان کو برف سے ٹھنڈا کیا ہوا کاہو اور کاسنی دیتا تھا اور شکم پری اور طبیعت نہ چاہتے ہوئے بھی لینے کا مشورہ دیتا تھا اور مریض ٹھنڈے کیے ہوئے سیب، انگور، مچھلی، پائے اور دودھ وغیرہ کھاتے تھے، طبیب انہیں سرکہ ملا ہوا آب سرد، جو مزید برف سے ٹھنڈا کر لیا جاتا تھا، پلاتا تھا اور ہر اس چیز سے منع کرتا تھا جو گرم ہوتی تھی اس طرح اس نے بہت سارے مریضوں کو ٹھیک کر دیا۔مالنخولیا اور مرگی کی شکایت نہیں پیدا ہوئی۔ایلاؤس تخمہ کے متواتر ہونے اور پیٹ میں براز کے تہہ بہ تہہ جمع ہو جانے سے لاحق ہوتا ہے اور زہر کھانے سے ہوتا ہے اور ایلاؤس ان فتوق سے بھی ہوتا ہے جن میں آنتیں خصیوں کی تھیلی میں آجاتی ہیں۔قیلہ معائی کی ایک وجہ ورم حار بھی ہے۔لہذا بچوں میں اس کا علاج گرم پانی اور اس کا نطول، ضمادات اور فتیلے کے ذریعے کیا جائے اور رہے بالغ اور جوان مریض تو ان کا علاج فصد کے ذریعہ کیا جائے۔اس میں تاخیر نہ کی جائے اور بہت زیادہ پچھنے لگائے جائیں جو پورے پیٹ پر محیط ہوں۔ پچھنے مقام درد پر بالشرط ہونے چاہئیں اور ہاتھوں و پیروں کی مالش کی جائے اور پھر ان کو باندھا جائے اور قوی حقنے اور گرم گھر میں آبزن اور قوی مسہلات استعمال کرائے جائیں اور ایسے مریضوں کو جوشاندہ شبت پلانا اور اس کے بعد ایسی روٹی کا کھلانا جو ابلتے ہوئے گرم پانی میں گوندھ کر پکائی گئی ہو، بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔اس سے فوراً شفایابی ہوتی ہے اگر مریض قے کر دے تو پھر کھلایا جائے۔اور جب یہ مرض خصیہ کی جلد میں یا فوطے میں آنتوں کے اتر آنے کی وجہ سے ہو تو مریض کو اس کے سر کے پچھلے حصے یا گدی کے بل سونے کی ہدایت کی جائے اور آنت میں برودت پہنچائی جائے اور اس کو کس کر باندھا جائے تاکہ وہ دوبارہ نہ اترے اور اس کو حرکت دے کر صحیح کر دیا جائے۔ایلاؤس کی وجہ زہر خورانی ہو تو پہلے قے کرائی جائے پھر اس کے بعد زہروں کا علاج کیا جائے اور درد گردہ و درد قولنج میں قبض شدید، درد، قے، بھوک کا ختم ہو جانا اور مروڑ کا ہونا عام علامتیں ہیں۔یہ علامتیں درد قولنج میں نسبتاً زیادہ شدید ہوتی ہیں اور قولنج میں درد دائیں طرف زیادہ تیز ہوتا ہے اور درد معدہ جگر اور تلی کی طرف جاتا ہے، براز اندر رک جاتا ہے یہاں تک کہ نہ ہی ہوا اور نہ ہی کوئی دوسری چیز خارج ہوتی ہے۔مریض اگر بہت زیادہ کوشش کرتا ہے تو گائے کے گوبر کی مانند

کوئی پھولی ہوئی چیز نکلتی ہے اور رہا درد گردہ تو یہ مقام گردہ پر قائم رہتا ہے اور اس کے ساتھ اس خصیہ میں تکلیف ہوتی ہے جو ماؤف گردہ کے نیچے واقع ہوتا ہے۔ اور اس جانب کی ران قدرے سن ہوتی ہے اور کبھی کبھی اس میں پیٹ سے ریاح اور خشک صفراوی براز خارج ہوتا ہے۔ اور پیشاب کم اور تھوڑا تھوڑا ہوتا ہے اور اس کے اندر بہت زیادہ رملی اجزاء ہوتے ہیں اور جلن ہوتی ہے۔

مبتلائے قولنج کا پیشاب کچا ہوتا ہے اور قے بلغمی ہوتی ہے اور ریاح جوف معدہ میں بہت زیادہ ہوتی ہے اور درد پیٹ کے سامنے کے حصے میں ہوتا ہے اور گردے کا درد کولے اور پسلیوں کے اطراف میں ہوتا ہے جس کا رخ زیادہ تر موخر پشت کی جانب ہوتا ہے اور پیشاب کرتے وقت حرارت اور لذع محسوس ہوتا ہے۔ قولنج، غلیظ بلغم، صفراء، ریاح، براز خشک، آنتوں اور معدہ یا گردہ یا جگر یا حجاب کے ورم یا ان کا درد یا ان سے ملتی جلتی وجہ اور التواء امعاء سے بھی ہو سکتا ہے۔ کسی عضو کے ورم کی وجہ سے جو قولنج ہوتا ہے اور وہ مشارکت کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ (اسکندر)

میں نے بیمارستان میں فالج قولنجی کے مریض کو دیکھا ہے اس کا سبب معلوم کرنا اور اس سے بچنا ضروری ہوتا ہے۔ میں نے شدید قولنج میں مبتلا کئی لوگوں کو دیکھا کہ جب وہ اچھے ہوئے تو فالج کا عارضہ ہو گیا تھا خاص طور سے دونوں ہاتھوں میں۔ اس قولنج میں جو غلیظ بارد خلط سے کی وجہ سے ہوتا ہے اور جو کثیر الوقوع ہے، لہسن کا استعمال بہت مفید ہے۔ اس کو عوام نے اپنے تجربہ میں مفید پایا ہے اسی لیے اس قولنج کے علاج کے لیے انہیں طبیب کی ضرورت نہیں ہوئی۔ ایسے مریضوں کو بزور حار دیے جائیں، گوشت نہ دیا جائے جب تک صحت نہ ہو جائے اور اگر نہیں تو پھر پرندے کے گوشت کا شوربا دیا جائے اور شہد اور گول مرچ کے ساتھ بادام پیس کر کھلایا جائے اور ایسے مریضوں کے لیے شراب خالص بہت عظیم المنفعت ثابت ہوتی ہے اور مقام درد کو دلک، طلاء اور تکمید کے ذریعہ گرم رکھا جائے اور حمام کرایا جائے تو گرم پانی کے چشمے میں کرایا جائے۔ چشمہ گندھک والا ہو تو وہی شفایابی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ ایسے مریضوں کے لیے یعنی بلغمی قولنج کے مریضوں کے لیے آب شیریں برا اور ردی ہوتا ہے اور مریضوں کو اسی چشمے کا پانی پینے کے لیے بھی کہا جائے کیوں کہ یہ بلغم کو چھانٹتا ہے اور دوبارہ درد نہیں ہونے دیتا۔ جب تکمید سے درد زیادہ ہو جائے تو اسے چھوڑ دیا جائے کیوں کہ یہ ریاح کو برانگیختہ کرتا ہے۔ فربیون بہت کامیاب دوا ہے لہٰذا اس درد میں اس پر اعتماد کیا جائے۔ (مؤلف)

ایک عمدہ شربت :

صبر، فربیون، حب القرطم، سقمونیا ہموزن لے کر حسب دستور شربت بنا لیا جائے۔ اس کو دوا مسہل

سے پہلے استعمال کرنا ممنوع ہے بلکہ ریاح تحلیل ہو جانے بلغم کے نضج پا جانے اور حقنہ کرنے کے بعد کیا جائے تاکہ براز خارج ہو جائے کیوں کہ بسا اوقات یہ دوا بہت سے مادے کو کھینچ کر لے آتی ہے اور جب اس کو باہر نکلنے کا راستہ نہیں مل پاتا تو وہی فوری ہلاکت کا باعث بن جاتا ہے۔ آبزن کا استعمال نافع ہے۔ لیکن ضروری ہے کہ اس میں شبت زیرہ، کرم کلہ، خطمی، برگ غار، برگ سداب، مرزنجوش اور برنجاسف کو جوش دے دیا گیا ہو۔

ایک مفید حقنہ کا نسخہ :

صبر، جندبید ستر ہموزن، عصارہ خور مریم تر نصف اوقیہ، افیون نصف اوقیہ، زیتون اور چربی ایک اوقیہ۔ ان کا حسب دستور حقنہ تیار کر کے استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ حقنہ :

بورہ ارمنی دو تہائی اوقیہ کو آب گرم اور زیتون کا تیل، دونوں دو تہائی رطل، میں حل کیا جائے پھر اس سے حقنہ کیا جائے۔ یہ پیٹ میں بلغم غلیظ یا براز خشک سب کو نکال باہر کرنے میں بہت خوب ہے۔ ایلاؤس میں نافع ہے۔ اس کے فعل کی خوبی سے اور اس کی نرمی کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے اور حقنہ کی کوئی بھی دوسری دوا اس کی ہمسر نہیں ہو سکتی۔ اور یہ علاج ایلاؤس کے لیے بہت خوب ہے۔

ریاح اور برودت سے شفایابی کے لیے ایک حقنہ کا نسخہ :

ایسا تیل جس میں میعہ، لہسن اور جندبید ستر پکا لیے گئے ہوں، تیل مولی کا ہونا چاہئے، اور فربیون، نانخواہ، جاؤشیر اور مقل، ان سب اجزاء کو لے کر بہ طور حقنہ استعمال کیا جائے تو ریاح اور برودت کے لیے شافی ہے۔ معاملہ شدید ہو جائے تو مخدرات کے ذریعہ حقنہ کیا جائے یہاں تک کہ اس سے مریض سو جائے۔ مخدرات سے بلغمی قولنج میں اجتناب کرنا چاہئے الا یہ کہ سخت ضرورت پڑ جائے کیوں کہ کبھی کبھی مریض شدت درد کی تاب نہ لا کر چل بستا ہے اور کبھی کبھی ایک زمانہ تک اس کا اثر رہتا ہے اور اگر مرض کا سبب سوداء غیر طبعی وصفراء غیر طبعی ہو اور قے کا مادہ اور جو کچھ اس کے علاوہ خارج ہو رہا ہے پتلا اور گرم ہو تو اس کا استعمال ممنوع ہے گرچہ یہ تسکین درد کے لیے نافع ہے، مبتلائے درد قولنج کے لیے قے کرنا فائدہ مند ہے۔ اس کی وجہ سے فتیلہ لگانا نہیں پڑتا اور اس کے مرض میں افاقہ ہو جاتا ہے اور اگر قے کراتے رہیں تو قولنج کی شکایت کبھی نہیں ہوتی اور اگر درد قولنج شدت اختیار کر لے تو مقام درد پر خردل سے اس قدر طلاء کیا جائے کہ وہ سرخ ہو جائے اور چھوٹے چھوٹے آبلے پڑ جائیں اس سے ڈرنا نہیں چاہئے اور ایسا آخر مرض

کی ابتداء میں نہیں بلکہ اواخر میں کرنا چاہیے۔ ایسے مریضوں کے لیے چلنا، پھرنا، حرکت کرنا، کشتی لڑنا، کروٹیں لینا مفید ہوتا ہے۔ لیکن سفر کرنا ممنوع ہے اور جسے خشک براز کی وجہ سے قولنج ہو جائے اسے پانی اور زیتون کے تیل کے ذریعہ اس قدر حقنہ کیا جائے کہ براز خشک باہر نکل جائے اور اسے ملین حریرے اور بہت زیادہ مقدار میں شبت اور نمک ڈال کر پرانے مرغ کا پکا ہوا شوربہ دیا جائے، اس کو بہت زیادہ پکایا جائے اور اس میں بسفائج ڈال دیا جائے۔ یہ چیز اجابت کے لیے آمادہ کرتی اور پیٹ کر نرم کرتی ہے اور نطرون اور روغن کے ذریعہ حقنہ کیا جائے۔

مریض کو کھانے کے لیے صرف شوربے دیئے جائیں۔ قولنج کی اس صنف میں دستوں کا لانا اور مسہل حقنے کرنا مفید ہوتا ہے اور اگر قولنج کے ساتھ پیاس، قے، اسہال صفراوی، بے خوابی اور بخار کی بھی شکایت ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ قولنج کسی گرم خلط کی وجہ سے ہوا ہے۔ تو اگر ماء الشعیر کا ہونا ضروری ہو تو پہلے بہت زیادہ پانی میں اس کو ملا لیا جائے اور سبزیوں وغیرہ کو ابال کر شوربے کے طور پر دیا جائے سوائے کدو کے کیوں کہ کدو میں قولنج پیدا کرنے کی خاصیت ہوتی ہے اور پانی پلایا جائے، شراب چھڑا دی جائے اور اگر دیں تو بہت زیادہ پانی ملایا جائے۔ ماکولات و مشروبات کو ٹھنڈا کر کے دیا جائے اور ماء الشعیر اور روغن گلاب سے حقنہ کیا جائے، بعض لوگوں کو فیقرا یا سقمونیا اور جلاب سقمونیا سے اسہال ہوتا ہے کسی اور چیز سے نہیں۔ اور جب آنتوں کے اندر ورم ہونے کا شبہ ہو تو مسہل نہ دیا جائے کیوں کہ یہ قاتل ثابت ہوتا ہے بلکہ فصد کی جائے اور کئی بار میں تھوڑا تھوڑا خون نکالا جائے اس سے بڑی جلدی اور بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ اس سے یعنی جلاب سقمونیا سے اور روغن گلاب سے حقنہ کیا جائے۔ اگر ورم اور بخار زیادہ تیز نہ ہو تو روغن بابونہ، تخم کتاں وغیرہ سے علاج کرنے کی کوئی ضرورت نہیں نہ جلد پر پانی بہایا جائے اور نہ ہی حمام کرایا جائے جب تک درد کم نہ ہو جائے اور اگر قوت ختم ہونے لگے تو غشی کے اصول پر علاج کیا جائے۔ (مؤلف)

پتھر جیسے سخت براز اور قولنج حار کے علاج میں خیار شنبر کا استعمال بہت مفید ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ مریض کو خوب زیادہ سا خیار شنبر پلا کر اسی پر پوری رات گزار دینے کا مشورہ دیا جائے اور اس کے بعد تیز جوشاندہ پلایا جائے اور جب حمیات میں براز بہت زیادہ خشک ہو تو اضافی طور پر اس کو لینا مناسب ہے۔

(مؤلف)

آنتوں کے اندر سدہ پیدا کر دینے والے ثقل یابس کے علاج میں حب صبر کے استعمال سے زیادہ بہتر چیز کوئی نہیں ہے۔ (اسکندریہ)

نسخہ حقنہ برائے قولنج حار :

آب برگ کاسنی نصف رطل، سفوف بورق چار درہم، روغن بنفشہ ایک اوقیہ اور تھوڑی سی خطمی لے

کر حسب دستور حقنہ کیا جائے۔ (مجہول)

اس کا بدل آب لبلاب بن سکتا ہے۔ یہ ایک عمدہ چیز ہے۔ (مؤلف)

مفید حب قولنج :

شبرم ایک حصہ، سکبینج ایک حصہ، شحم حنظل، انزروت نصف نصف حصہ۔ سکبینج کو ایک دن ایک رات تک پرانی شراب میں بھگوئیں اور باقی دواؤں کا سفوف بنا کر اسے گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنالی جائیں۔ مقدار خوراک پانچ گولیاں ہیں۔ ان کا استعمال کبھی کبھی اسہال کے لیے بھی ہوتا ہے۔ ایک گولی کے کھانے سے ایک سے تین بار تک دست ہوتے ہیں۔ ایلاؤس کا علاج یہ ہے کہ خیار شبز اور روغن بادام بوقت خواب دے کر سلا دیا جائے جب کہ اس کے ساتھ پیاس اور حرارت کی شکایت نہ ہو ورنہ نقوع صبر دیں اور ناف تک آبزن میں بٹھایا جائے اور فم معدہ پر خوشبودار اور قابض دواؤں سے طلاء کیا جائے کیوں کہ فم معدہ کو تقویت دینے کی ضرورت ہوتی ہے اور حددرجہ قوی حقنہ کیا جائے تا کہ آنتوں میں خوب لذع و چبھن ہو۔
(مؤلف)

درد قولنج اعور میں بہت زیادہ مادہ براز اور ریاح کے محبوس ہو جانے کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ اعور کے بہت زیادہ پر ہو جانے کی صورت میں قولون تن جاتا ہے جس کے نتیجہ میں پورا پیٹ دکھنے لگتا ہے۔ قولنج کا درد شدت اختیار کرلے تو آنت کو تقویت دینے والی چیزوں کو پلانے کی ضرورت آن پڑتی ہے مثلاً ماء سماق وغیرہ۔ قولنج کے درد کے علاج میں روغن بید انجیر یا نقوع صبر یا روغن بادام اور جاوشیر کو خاص اہمیت حاصل ہے۔
(مجہول)

اس کے تمام اعضاء پر تیل لگایا جائے یا اچھی طرح ان کی مالش کی جائے اور ان کو نرمی سے چھوا جائے اور خاص طور سے مقام درد میں گرم تیل سے اوپر سے نیچے کی طرف ہلکے ہلکے دلک کیا جائے اور پہلے قوی حقنے کئے جائیں پھر حقنہ مزلقہ، اس سے اگر درد میں اضافہ ہو جائے تو زیرہ اور سماق پلایا جائے اور جلدی جلدی تیز تیز مختلف سمتوں میں اس کو حرکت دی جائے اور اگر ممکن ہو اور حدت نہ ہو تو اس کے لیے آب شبت پر روغن بید انجیر سے بہتر دوسری کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔ مریض قولنج کو دس درہم نمک درانی پلایا جائے۔ گرم آبزن کا استعمال قولنج کے لیے عظیم النفع ہے۔ قولنج کی وجہ جب کوئی غلیظ بارد خلط ہو تو پہلے پیٹ پر شہد کا طلاء کیا جائے اور طلاء سے قبل خوب مالش کے ذریعہ بورق کا استعمال کیا جائے۔ پھر آبزن میں بٹھایا جائے۔ آبزن کے لیے برگ غار، مرزنجوش، پودینہ شبت اور اکلیل الملک کا جوشاندہ ہونا چاہیے بہتر یہ

ہے کہ مقام درد پر پانی نہ ڈالا جائے۔ (شمعون)

چونکہ گرم پانی مرخی ہوتا ہے اس لیے مصنف یہ کہنا چاہتا ہے کہ مقام درد کے اوپر پانی کو ڈالنے سے کہیں اس کے اوپر کے اعضاء مسترخی نہ ہو جائیں بلکہ نیچے تک جس چیز کے اندر احتقان ہو گیا ہے اس کے دفعیہ کے لیے مددگار ثابت ہو۔ مصنف کا کہنا ہے درد گردہ اور قولنج میں فرق یہ ہے کہ درد گردہ میں ادنیٰ مسہل حقنہ دینے سے دست ہو جاتے ہیں اور قولنج کی صورت میں ایسا نہیں ہوتا۔ (مؤلف)

انحدار قولنج کے لیے عجیب الاثر گولی :

شبرم نصف درہم یا اس کا دودھ ایک دانگ، تربد نصف درہم، انجیر کا دودھ، ہموزن لے کر اس کی گولیاں بنالی جائیں اور گولی کے اندر پونے چار رتی سقمونیا رکھ کر کھانے کے واسطے دی جائے یا اتنا ہی شبرم کا دودھ رکھ کر کھلائیں جیسے ہی درد کا احساس ہو ہمراہ آب گرم خیار شنبر دیا جائے اور دو گھنٹے گزر جائیں تو یہی انجیر والا نسخہ استعمال کرایا جائے۔ (ابو بکر)

جوارش قولنج ریحی :

زنجبیل، دار چینی، خولنجان، فلفل، دار فلفل، جندبید ستر، برگ سداب، بورق، نانخواہ، شونیز جاؤشیر، سکبینج، غاریقون، تربد، افتیمون، سقمونیا۔ سارے اجزاء کو حسب دستور کوٹ چھان کر انجیر کے دودھ میں گوندھ کر جوارش بنالی جائے۔ پھر استعمال کرائی جائے یہ ریاح کو تحلیل کرتی ہے اور پیٹ کو نرم کر کے دست لاتی ہے۔ (مؤلف)

دست جاری کرنے کے واسطے نطول :

شحم حنظل کے جوشاندہ کے ذریعہ نطول کیا جائے اس عمل سے بڑی جلدی دست جاری ہو جاتے ہیں اور ضروری ہے کہ اسے مقام درد پر قطرہ قطرہ ڈالا جائے۔

دست جاری کرنے کے واسطے لیپ :

شحم حنظل کو گائے کے پتے کے ساتھ پیس کر پیٹ پر لیپ کیا جائے اس سے دست جاری ہوتے ہیں۔

اگر کوئی شخص اپنی کمر کے بل گر جائے جس سے کوئی مہرہ اندر کو ٹل جائے اور اس سے اجابت رک جائے اور جس کی علامت اس جگہ کا اندر کو دھنسا ہوا ہونا ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ ایک انگلی مقعد کے اندر داخل کر کے اس مہرے کو باہر کی طرف دھکیلا جائے اور اس کی وجہ سے کبھی کبھی احتباس بول ہو جاتا ہے

اگر دھکیلنے سے کوئی فائدہ نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا سبب مہرے کا ٹلنا نہیں بلکہ ورم ہے۔ (شمعون)

مرض ایلاؤس کی خاص علامات :

غشی، دائمی مروڑ، درد اور بعد میں اطراف ٹھنڈے پڑ جانا اور نیند نہ آنے کی شکایت عارض ہوتی ہے۔ درد قولنج میں قے کرنے سے افاقہ ہوتا ہے اور پیٹ کو اسہال لا کر صاف کر دینے سے مکمل سکون ہو جاتا ہے۔ (مسائل ایذیمیا)

قولنج حار کے لیے سب سے زیادہ نفع بخش چیز خیار شنبر ہے اور قولنج بلغمی بارد کے لیے ایارج بیدانجیر اور حب سکبینج اور قولنج ریحی کے لیے خولنجان کا جوشاندہ اور اس کا سفوف بھی۔ (تیاذوق)

حب قولنج :

مغز قردمانا کو کتیرا کے ساتھ ملا کر گولی بنالی جائے۔ مقدار خوراک ایک درہم ہے۔ اس کو استعمال کرتے ہی دست جاری ہو جاتے ہیں۔ سریع الاسہال ہے۔ (مؤلف)

قولنج ریحی کے علاج میں پورے پیٹ پر ایسے تیل کی مالش مفید ہے جس میں مکو شامل کی گئی ہو اور جوشاندہ جندبیدستر کا استعمال بھی مفید ہے۔ اور قولنج بلغمی میں فربیون، بلوط، فلفل، بورق، عاقرقرحا۔ پہلے عاقرقرحا، فلفل اور جندبیدستر کو جوش دے دیا جائے پھر اس میں بورق شامل کر کے خوب ملالیا جائے۔

(تیاذوق)

اس مرض میں کثیر مقدار میں شبت ڈال کو جوش دئے ہوئے تیل اور پانی کا گھونٹ پینا مفید ثابت ہوتا ہے اور جب قے مستقل ہو تو سماق اور زیرہ دیا جائے۔ (اریباسوس)

ایلاؤس سات دنوں کے اندر مار ڈالتا ہے الا آں کہ تیز بخار ہو جائے کیوں کہ اس میں بخار کا ہونا بہت اچھا ثابت ہوتا ہے اگر سبب مرض کوئی غلیظ خلط ہو۔ اور اسی طرح ہر غلیظ قولنج میں بخار کا ہونا اچھی علامت ہوتی ہے۔ (تیاذوق)

اس کے برے عوارضات :

پے در پے قے کا ہونا، ہچکی، تشنج اور خبطی پن کا ہونا ہے۔ اگر ممکن ہو تو فصد کی جائے اور پچھنے پر مداومت اختیار کی جائے اور اس میں قرص ابرک اور شربت خشخاش مفید ہے اور وہ قولنج جو غلیظ ریاح کی وجہ سے ہو اس میں مسہل لینے اور دست آنے سے راحت و آرام ملتا ہے۔ بس اس میں سکمید سے سکون حاصل

ہو تا ہے اور جو آنت کسی میں خلط فاسد کے جم جانے کی وجہ سے ہو تا ہے اس میں اسہال لانے سے سکون حاصل ہو تا ہے۔ اور اگر نہ اسہال نہ تکمید اور نہ حمام سے درد میں سکون ہو تو اس کا سبب بہت زیاد غلیظ ریح کو سمجھنا چاہئے کہ یہ آنت کی پرتوں میں چمٹ گئی ہے اور اس کا ٹھیک ہونا دشوار ہے۔ (تیاذوق)

شحم حنظل، عنزروت اور فانیذ سے حسب دستور فتیلہ بنا کر استعمال کریں۔ بہت عمدہ ہو تا ہے۔

(یوسف تلمیذ کا ترتیب دیا ہوا ایک بہترین نسخہ فتیلہ برائے قولنج)

حقنہ برائے قولنج ورمی :

لبلاب، آب برگ خطمی، آب برگ سمسم، تل کی پتیوں کا پانی، آب برگ نیلوفر، لعاب اسپغول اور جوشاندہ بنفشہ لے کر اس میں خیار شنبر ملا لیا جائے پھر روغن بنفشہ کے ساتھ اس سے حقنہ کیا جائے۔ ابو بکر کا کہنا ہے میں نے بہت سے ایسے سخت قولنج کے مریض دیکھے جن کو اطباء نے قوی حقنے کئے اور اس پر شدت برتی تو مریض کا درد مزید بڑھ گیا اور قبض مزید شدید ہو گیا یہاں تک کہ مریض مر گئے اس باب میں میری تشخیص یہ تھی کہ یہ ورم امعاء کی وجہ سے ہوا ہے اور اس حال میں صرف حقنہ مزلقہ، دائمی آبزن اور ملین مشروبات کی ضرورت ہے۔ اس کی علامت فارقہ یہ ہے کہ ریاح گھومتی ہوئی نہیں ہوتی اور نہ ہی مرض سے پہلے بلغم پیدا کرنے والی تدابیر اختیار کی گئی ہوتی ہیں۔

اگر قولنج غلیظ ریاح کی وجہ سے ہو جس کی علامت یہ ہے کہ پہلو میں درد منتقل ہو تا رہتا ہے اور بغیر بوجھ کے قراقر شکم ہو تا ہے، یا غلیظ خلط کی وجہ سے ہو، جس کی علامت یہ ہے کہ درد ایک ہی جگہ قائم و ثابت رہتا ہے اور تناؤ کے ساتھ بوجھ رہتا ہے اور بلغم پیدا کرنے والی تدابیر اختیار کی گئی ہوتی ہیں یا خشک پاخانہ کی وجہ سے ہو، جس کی علامت یہ ہے کہ قطعی انقباس براز ہو تا ہے اور براز زیریں پہلو میں محبوس ہو تا ہے اور جب مریض زور لگا تا اور اینگھتا ہے تو مقعد سے کوئی لیسدار چیز خارج نہیں ہوتی، جیسا کہ قولنج بلغمی میں خارج ہوتی ہے، تو ایسی صورت میں مریض کو جب سکنجبین دیا جائے اور بہت زیادہ نمک شبت اور پرندوں کے چوزے کے ہمراہ چنے کا پانی دیا جائے اور ماء العسل پلایا جائے اور ادرک، فلفل، دار چینی اور رائی کے جھاگ کے ساتھ اسفید باج استعمال کرایا جائے۔ اور ہینگ، صعتر اور زیرہ بھی استعمال کرایا جائے۔ اور اس کی غذا میں انجرہ اور قرطم شامل کیا جائے، کیوں کہ یہ بلغم کو بذریعہ اسہال خارج کرتا ہے اور اس کے کھانے میں ساڑھے تین ماشہ۔ تربد شامل کی جائے، بہت مفید ہے اور کھانے سے پہلے مریض کو تھوڑا سا مری پلا دیا جائے تاکہ ثفل آسانی سے نکل آئے اور حب النسیل اور بیخ نیل، حلبہ اور گرم تخموں کے جوشاندہ کے ساتھ روغن بید انجیر پلایا جائے اور آبزن کے مقصد سے کرم کلہ، بابونہ، پودینہ، حب الغار، رطبہ، سداب اور شیح کے جوشاندہ

استعمال کیا جائے اور جب اس سے ثفل نکل جائے تو پیٹ پر روغن ناردین، روغن بان، روغن قسط وزیتون اور اقحوان لگایا جائے۔ قولنج صفراوی میں پیاس دسوزش ہوتی ہے اور اس کے وقوع سے پہلے صفراء پیدا کرنے والی تدابیر اختیار کی جاچکی ہوتی ہیں لہٰذا اس کے مریض میں خیار شنبر، لعابات اور روغن بادام کے ذریعہ اسہال لائے جائیں اور ٹھنڈی ترکاریاں کھلائی جائیں اور شربت بنفشہ پلایا جائے اور نرم حقنے کئے جائیں جن کی تیاری میں بنفشہ، بیخ خطمی، ملیٹھی، شہد، بابونہ، انجیر، سپستاں، سبوس گندم، روغن بنفشہ، اور بورق کو شامل کیا گیا ہو اور سقمونیا کے ذریعہ دست لائے جائیں۔ (الکمال والتمام)

قولنج ریحی اور بلغمی میں ریاح اور لیس دار بلغم کو خارج کرنے والا حقنہ :

زیرہ نبطی، قنطوریون دقیق، شحم حنظل، مغز قرطم، تخم قرطم، شبت، بابونہ، بادام تلخ مقشر، تخم بید انجیر، مقل، سکبینج، کرم کلہ، سلق، شہد، جندبید ستر، نانخواہ، انیسون، قطران، مری۔ اور ایلاؤس حار میں مریض کی دونوں پنڈلیوں پر پچھنے لگانا، رگ صافن اور باسلیق کی فصد کھولنا اور قوت برداشت کی حد تک اخراج دم کرنا مفید ہوتا ہے اور آب لبلاب دمکو میں، خطمی، بنفشہ اور خیار شنبر کو مل چھان کر اور روغن بادام شامل کر کے کچھ روز تک پابندی سے پلایا جائے اور بہ طور غذا روغن بادام میں پکی ہوئی سبزیاں دی جائیں اور پینے کے لیے شربت بنفشہ۔ (المنح-ابن ماسویہ)

نسخہ حقنہ برائے قولنج صفراوی :

آب سبوس گندم چار اوقیہ، زیتون کا تیل ایک اوقیہ، بورق ایک اوقیہ، شہد دو اوقیہ، سقمونیا ایک مثقال، سارے اجزاء کو لے کر حسب دستور حقنہ کیا جائے تو اس سے صفراء اسہال کے ذریعہ باہر خارج ہوتا ہے اور حد سے زیادہ درد ہو تو افیون کو عصارہ خس میں گوندھ کر حسب دستور شافہ استعمال کیا جائے۔ (حنین)

افیون اکالا استعمال کرانے سے بہتر یہ ہے کہ اس کا شافہ بنا کر استعمال کیا جائے کیوں کہ افیون کھانا مخدر اور منوم ہوتا ہے اور شافہ کی شکل میں استعمال کرنے سے اس مضرت کا بھی اندیشہ نہیں رہتا جو اس کو کھانے سے ہوتا ہے اور شافہ سے فائدہ بھی نسبتاً جلدی ہوتا ہے۔ (جالینوس)

جب ایلاؤس گرم ورم کی وجہ سے عارض ہو تو رگ باسلیق کی فصد کھولی جائے اور خیار شنبر اور روغن بادام شیریں کے ساتھ ماء البقول (سبزیوں کا پانی) پلایا جائے اور جب ورم بارد ہو تو ماء الاصول اور صبر کے ساتھ روغن بید انجیر پلایا جائے اور بابونہ، اکلیل الملک، میتھی، برگ کرم کلہ، برگ غار، تخم کتاں اور تخم میتھی کا پیٹ پر لیپ کیا جائے اور پتھر جیسے سخت ہو جانے والے براز کے علاج کے لیے پہلے نرم حقنے استعمال کئے

جائیں پھر قوی حقنے اور بڑے بڑے شیاف اور جب شدید قے کی شکایت ہو تو آب انار کے ساتھ زیرہ اور سماق استعمال کرایا جائے۔

قولنج کے ساتھ متلی، قے، احتباس براز وریاح ہوتا ہے اور جب قولنج ورمی ہو اور اس کے ساتھ بخار، سوزش اور پیاس عارض ہو اور اسی طرح جب قولنج حاد اخلاط کی وجہ سے ہو اور اس کے ساتھ زبان خشک ہو اور پیشاب کی نالی میں سوئی جیسی چبھن ہو اور پیشاب لگ کر آتا ہو تو اس کا استدلال سابقہ تدبیر سے کیا جائے۔

پیشاب کی نالی کی چبھن درد قولنج جیسی نہیں ہوتی۔ یہ چبھن انجذاب کے ساتھ اوپر کو ہوتی ہے اور جب قولنج کی وجہ بلغم زجاجی ہوتی ہے تو اطراف سرد اور درد دائی اور تیز ہوتا ہے اور جب اس کا سبب غلیظ ریاح ہوتی ہے تو اس طرح کی شکایت نہیں ہوتی بلکہ اس کے ساتھ ثقل بھی نہیں ہوتا اور پیٹ سے اجابت میں جو کچھ نکلتا ہے گائے کے گوبر کی مانند ہوتا ہے۔ جب کسی ورم دموی کی وجہ سے ہو تو اس کا علاج فصد سے شروع کیا جائے اور جب ورم دموی اتنا زیادہ ہو کہ عسر بول کی شکایت عارض ہو جائے تو رگ صافن کی فصد کھولی جائے پھر ماء بقول پلایا جائے اور بنفشہ اور مکو کا ضماد تیار کر کے اس کا لیپ کیا جائے اور جب حریف اخلاط کی وجہ سے لاحق ہو تو اس کا علاج اشیاء لینہ کے ذریعہ اس خلط کا استفراغ، اس کی تعدیل اور استفراغ کے بعد ماء الشعیر پلایا جائے اور لعابات اور شحمیات کے ذریعہ حقنہ کیا جائے۔ اس سے اگر افاقہ مرض نہ ہو تو سمجھ لو کہ خلط کا غلبہ ہو گیا ہے لہذا مریض کو ایلوا اور سقمونیا اس قدر پلایا جائے کہ کچھ استفراغ ہو جائے پھر اس کے بعد ایسی بارد غذائیں دی جائیں جن کا استحالہ دیر میں ہو۔ اور رہا غلیظ بلغم اور ریاح سے پیدا ہونے والا قولنج تو اس کا علاج ادویہ ملطفہ سے کیا جائے۔ پس ایسے روغن سے حقنہ کیا جائے جس میں محلل تخمیات جوش دیئے گئے ہوں اور قوت برداشت موجود ہو تو اس میں جندبیدستر یا ہینگ کا اضافہ کر لیا جائے اور اگر درد شدید ہو اور حقنہ کرنا ممنوع ہو تو شافہ کا استعمال کیا جائے اور شافہ شحم حنظل کا بنا ہوا ہونا چاہئے یا نمک اور شہد اور بورق و سداب کا اور روغن سداب ہاتھ میں لگا کر پیٹ پر پھیرا جائے اس سے ریاح خارج ہوتی ہے اور سنکائی کی جائے۔ اب انیسون و نانخواہ کے ہمراہ روغن بید انجیر اور جب سکنجبین کے ہمراہ بھی روغن بید انجیر کا استعمال بہت مفید ہے اور مندرجہ ذیل گولی بھی بہت خوب ہے جس کے اجزاء و طریقہ تیاری یہ ہے :- سکبین، ح مقل، قردمانا، تخم سداب، اورک، دار فلفل، تین تین جزء، تربد دس جزء، شحم حنظل سات جزء، مقل پانچ جزء سارے اجزاء کو لے کر کوٹ چھان کر آب سداب کی مدد سے گوندھ کر گولیاں بنالی جائیں اس کی مقدار خوراک دو درہم سے لے کر تین درہم تک ہے اور مریض کو خوب لہسن استعمال کرایا جائے کیوں کہ یہ بہت زیادہ ملطف ہے ریاح توڑتا ہے اور بالخصوص قولنج بارد کا ازالہ کرتا ہے۔

شحم حنظل، مندال، قنطوریون، شہد، بیل کا پتہ، شبت، بابونہ، میتھی اور اکلیل الملک پر مشتمل حقنہ حادہ کیا

جائے اور آبزن میں محللات شامل کئے جائیں اور عضو مریض کی گرم روغنوں سے مالش کی جائے اور اگر قولنج خشک براز کی وجہ سے لاحقہ ہو تو ایسے حقنے کا استعمال ضروری ہے جس میں بورق شامل کیا گیا ہو اور ہلکے شوربے، مرغوں کے شوربے اور نمک اور جوشاندہ انجیر و خیار شنبر اور آبزن کا استعمال کرنا ایسے قولنج میں ضروری ہے۔ (مؤلف)

قولنج بلغمی وریحی کے لیے ایک عمدہ حقنہ :

بابونہ، اکلیل الملک، شبت سداب ایک ایک بنڈل۔ چقندر، میتھی، تخم کتاں ایک ایک مٹھا، بسفائج دس درہم اور حنظلہ اور بیس عدد انجیر تین رطل پانی میں اس قدر جوش دیا جائے کہ صرف ایک رطل باقی رہ جائے اور پھر اس میں سے نصف رطل لے کر اس میں سکبین، ج مقل، جاؤشیر اور اشق ایک ایک درہم، بارزد ایک درہم جندبید ستر نصف درہم، نمک بورق ایک ایک درہم اور بارزد اور نانخواہ ڈال کر پکایا ہوا روغن زیتون شامل کیا جائے اور پھر اس سے حقنہ کیا جائے۔ (سابور)

ایک عمدہ مجرب اور سریع الاسہال حب قولنج :

سکنجبین دس جزء، ہلیلہ زرد پندرہ جزء شبرم آٹھ جزء جاوشیر چار جزء، کرفس پانچ جزء۔ ان تمام اجزاء کو کوٹ پیس کر بڑے چنے کے برابر گولیاں بنالی جائیں۔ مقدار خوراک سات گولی ہے۔ (حبیش)

گولی کا ایک نسخہ :

شبرم نصف درہم، کتیرا اس کے برابر، قند ایک درہم کو ملا کر گولیاں بنالی جائیں یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔ (مؤلف)

نافع قولنج حب لؤلؤ :

شبرم اور سکنجبین ہموزن لے کر حسب دستور گولیاں بنالی جائیں۔ (حبیش)

اکثر دبیشتر قولنج سے پہلے کھانا اچھی طرح ہضم نہ ہونے اور پیٹ میں اپھارہ کی شکایت عارض ہوتی ہے۔

(الاعضاء الآلمہ)

تو جس کسی کو بہت جلدی قولنج ہو جانے کی شکایت رہتی ہو اسے بد ہضمی اپھارہ ہونے اور بارد غلیظ غذائیں لینے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ (مؤلف)

میں نے قولنج کو پایا کہ صرف سوداوی مزاج اشخاص کو لاحق ہوتا ہے ان کی طبیعتوں میں ہمیشہ خشکی ہوتی

ہے اور ان کو حقیقی قولنج یعنی احتباس براز ہوتا ہے اور ان کا علاج حفظان صحت کی خاطریوں کرنا چاہیئے، چکنائی والے شوربے کھلائے جائیں، شیریں مشروبات پینے کے واسطے دیئے جائیں، حمام استعمال کرائے جائیں، اور تری پہونچائی جائے۔ رہے بہت تر مزاج کے لوگ توانہیں صرف سخت اپھارا، ہوتا ہے اور ان کی صحت کی حفاظت میوجات اور سبزیوں کا استعمال ترک کردینے سے ہوسکتی ہے۔ اور رہے حرارت زدہ صفراوی مزاج کے لوگ توان کو شدت حرارت کی وجہ سے یبوست ثقل کی شکایت عارض ہوجاتی ہے، نفخ واپھارہ کی نہیں۔ ایسے لوگوں کی حفظان صحت کی تدبیر ترطیب، تبرید اور کم محنت ومشقت ہے اور رطوبت کے ساتھ حرارت بھی طبیعت میں شامل ہو ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں ان سے دوسرے لوگوں کو الگ رکھو۔

مندرجہ ذیل نسخہ اس قولنج میں استعمال کیا جائے جو حرارت کے ساتھ واقع ہو اور ایک عرصہ تک رہے اور دائمی قبض کے مریض کے لیے اچھا نسخہ ہے:

بنفشہ خشک، انجیر زرد، لحم زبیب، ملیٹھی، ان کو پانی میں پکایا جائے اور تین اوقیہ لے کر اس میں نصف اوقیہ مغز خیار شنبر ملالیا جائے اور پھر اس پر روغن بادام شیریں کے چند قطرے شامل کرلیے جائیں اور اس طرح دو ہفتے مسلسل استعمال کرایا جائے۔ بوقت ضرورت بسفائج اور تربد کا اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ اور برودت و ریاح کے ساتھ قولنج کے مریضوں کے لیے افتیمون، تربد، بسفائج اور جزوں اور تخموں کو اس میں بھگو کر مل چھان کر روغن بید انجیر کے ساتھ پلایا جائے۔ (ابو بکر)

کبھی کبھی قولنج کی وجہ دیدان ہوا کرتے ہیں اور اس کی علامت یہ ہے کہ پہلے کوئی کچھ دیدان خارج ہوتے ہیں پھر اچانک قبض ہوجاتا ہے۔ لہذا مریض کو حقنہ کیا جائے کیوں کہ اس صورت میں دیدان زیریں آنتوں میں آچکے ہوتے ہیں۔ جو شاندہ شیح، درمنہ، ترمس، کندش، آذربو، ترنج، لفظ کلونجی، بالون، نمک، بورق کے ذریعہ حقنہ کیا جائے اور تربد کے ہمراہ اسی کو پلایا بھی جائے۔ (مؤلف)

ایک ایسی دوا جو نیچے سے ریاح کو باہر نکالتی ہے جس سے درد میں فوراً سکون ہوجاتا ہے سداب کو کوٹ چھان لیا جائے اور پھر شہد میں کلونجی، مر، زیرہ، جوا کھار اور بخور مریم کے ساتھ ملحق کرکے مریض کی مقعد پر پھیرا جائے اور اسی کو روئی میں لتھیڑ کر حمول کیا جائے۔ یہ اخراج ریاح اور تسکین درد میں خاص اثر رکھتا ہے۔

(اریباسیوس)

جیسا کہ میں نے پایا صفراء غیر طبعی وسوداء غیر طبعی کی وجہ سے لاحق ہونے والا قولنج عرض لازم کے طور پر ہوتا ہے کیوں کہ وہ قولنج جس سے پناہ مانگی جاتی ہے۔ غلیظ بلغم ہوتا ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ

شدید درد ہوتا ہے گویا نیزہ چبھویا جارہا ہو اور گرم چیزوں کا استعمال مضر ثابت ہوتا ہے اور مغزیات و معدلات کا استعمال فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ (مؤلف)

قولنج اور پتھری کے دردوں کے مابین سب سے واضح علامت فارقہ تخمہ کا ہونا اور بھوک کا ختم ہونا ہے۔ (ابوبکر)

قولنج کی علامات :

درد اس نوعیت کا ہوتا ہے گویا کوئی چیز چھید کر رہی ہو اور ثقل کے ساتھ گاڑھا مادہ نکلتا ہے اور اس کے ساتھ متلی زیادہ اور قے کم ہوتی ہے اور پیٹ سے ریاح خارج ہوتی ہے اور پاخانہ پھولا ہوا پانی پر پھیل جانے والا ہوتا ہے۔ مریض کو کھانا اچھا نہیں لگتا اور کھانے کی خواہش نہیں ہوتی۔ اس کا مریض مراق میں تناؤ اور مروڑ محسوس کرتا ہے۔ اور قولنج اور پتھری کے درد میں فرق یہ ہے کہ درد قولنج کی صورت میں قارورہ کے اندر نہ توریت ظاہر ہوتی ہے اور نہ ہی خون بلکہ صرف وہ علامتیں پائی جاتی ہیں جن کا اوپر ذکر ہوا ہے اور سنگ گردہ کی صورت میں درد کی نوعیت یہ ہوتی ہے کہ گویا کسی چھید کرنے والی چیز سے اس جگہ کو چھید کیا جارہا ہے اور اس کے ساتھ احتباس بول ہوتا ہے اور خون یا ریت یا دونوں چیزیں نکلتی ہیں۔ (جوامع الاعضاء الآلمہ)

مرض کلیہ اور قولنج دونوں میں جو علامت مشترک ہے وہ یہ ہے کہ کھانے کی خواہش ختم ہو جاتی ہے۔ اور کھانا اچھا نہیں لگتا یا متلی اور قے کی شکایت زیادہ ہوتی ہے۔ (الاعضاء الآلمہ)

جیسا کہ معلوم ہے یہ دونوں علامتیں قولنج کی صورت میں زیادہ شدید اور زیادہ واضح ہوتی ہیں۔ (مؤلف)

قولنج میں زیادہ تر نطول اور آبزن پر اعتماد کیا جائے اس کے بعد جب سکنجبین اور روغن بیدانجیر پر، اس کے بعد اگر ضروری ہو تو اسی کو ایلوا اور شہد سے بنے ہوئے ایارج کے ہمراہ روزانہ ایک ہفتہ تک پلایا جائے یہاں تک کہ آنتیں نرم، ملائم ہو جائیں اور مندرجہ ذیل چیزیں ایسے قبض کو ختم کر دیتی ہیں جس کو دوسری دوائیں نہ ختم کر سکیں :-

ایک ٹن کبوتر کی بیٹ لیں اور ایک گڈی سوئے کی لیں اور انہیں دو سو بہتر تولے پانی میں اس قدر پکائیں کہ وہ صرف سترہ تولہ رہ جائے پھر اسے چھان کر اس میں سے ساڑھے پانچ تولہ کے بقدر پلائیں یہ اس قدر مفید ہے کہ کوئی دوسری چیز اس کا بدل نہیں ہو سکتی۔ تازہ اور نمکین مچھلیوں و پنیر کے قریب بھی نہ پھٹکا جائے اور کباب سے سخت پرہیز کیا جائے اور کبھی کبھی ماء الذہب پلایا جائے اور ہر خشک و ریاحی کھانوں سے پرہیز کیا جائے۔ تر، ملائم اور کم نفاخ اغذیہ کھانے کے واسطے دی جائیں۔ (جالینوس)

قولنج میں ریاح نیچے سے خارج نہیں ہو پاتی اور ڈکار بھی نہیں آتی۔ (الاعضاء الآلمہ)

ایک شخص نے چالیس ابلے ہوئے انڈے کھالیے اور اسے شدید قولنج ہو گیا تو اسے طبیب نے تین مٹھی بھر باریک نمک پھانک کر آب نیم گرم گھونٹ گھونٹ پینے کا مشورہ دیا اور تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد دوڑنے اور پھر اس کے بعد حرکت کرنے کا مشورہ دیا جس سے بڑی جلدی اسے اجابت ہو گئی۔ (مؤلف)

جب قولنج ریحی کی شکایت ہو اور درد میں بزور کے حقنے اور تکمید سے اضافہ ہو جائے تو اسے بالکل چھوڑ دیا جائے اور مریض کے پیٹ کی اصلاح اور قے کی تدبیر کی طرف رجوع کیا جائے یہ تدبیر اس وقت اختیار کی جائے جب کہ اس کے معدہ کے اندر کوئی چیز موجود ہو۔ اس کے پیٹ کی اصلاح ایسی چیز سے کی جائے جو اس کے اندر تھوڑی گرمی پہنچا سکے اور اسے سلایا جائے اور قطعی کوئی چیز کھانے کو نہ دی جائے اور نہ ہی کسی طرح کا پانی پینے کو دیا جائے خصوصاً ٹھنڈا پانی بلکہ جب بھی کچھ پینے کی خواہش ہو تھوڑی مقدار میں نبیذ صلب پینے کو دی جائے۔ یہاں اسے پینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور جب تک درد ساکن نہ ہو جائے اسی اصول پر قائم رہا جائے کیوں کہ زیادہ دنوں تک بھوکا پیاسا رہنے سے نضج تام پاکر دھیرے دھیرے وہ بخارات تحلیل ہو جاتے ہیں جو آنتوں کی پرتوں میں بلغم جمع ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ اس کے لیے سب سے عمدہ تدبیر ثابت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

جو درد عانہ میں ہوتا ہے وہ قولنج کا ہوتا ہے اور جو پشت کے پہلو میں ہوتا ہے وہ گردے کا ہوتا ہے۔
قدیم قرابادین میں روغن بید انجیر پینے کا طریقہ اس طرح بتایا گیا ہے :-
پہلے دن نو ماشہ دوسرے دن سوا دو ماشہ کا اضافہ کر کے، تیسرے دن ساڑھے تیرہ ماشہ، چوتھے دن اٹھارہ ماشہ اور اسی طرح پانچویں چھٹے اور ساتویں دن روغن بید انجیر پلایا جائے۔ اس طرح روغن بید انجیر کی مدت استعمال ایک ہفتہ تک بتائی گئی ہے۔ اس سے یعنی روغن بید انجیر سے پہلے حب سکبینج پلائی جائے اس کے بعد دوسری خوراک پلائی جائے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ اس کے بعد ایارج استعمال کرایا جائے۔ کیوں کہ اس سے سر اور آنکھ پر سے اس کے برے اثرات اور نقصانات دور ہو جاتے ہیں اور سونف، کرفس، گوکھرو، میتھی، تخم شبت ایک ایک مٹھی، خولنجان اٹھارہ ماشہ سب کو ایک سو بیس تولہ پانی میں ڈالکر اس قدر جوش دیں کہ پانی صرف چالیس تولہ رہ جائے پھر اس میں سے تقریباً سوا گیارہ تولہ لے کر اس میں تھوڑا گھی ڈال کر ہلا لیں تاکہ آپس میں خوب مل جائیں پھر اسے مریض کو پلائیں اور کھانے کو کچھ بھی نہ دیں یہاں تک کہ دس گھنٹے گزر جائیں اور ڈکار کا آنا بند ہو جائے پھر غذا کے طور پر اسفیدباج اور زیرباج دیا جائے اور پینے کے لیے ماء العسل دیا جائے۔ روزانہ جب بھی اس مریض کو یہ چیزیں استعمال کرائی جائیں تو بعد میں مسوڑھوں پر نمک مل لینے کا مشورہ دیا جائے تاکہ مسوڑھے اور دانت خراب نہ ہوں۔ (جورجس)

قولنج کے میں ناف سے نیچے ہاتھ لگا کر محسوس کرنا چاہئے، اگر وہاں پر ورم محسوس ہو جو درد کا باعث بنے اور خاص طور سے داہنے عانہ کے قریب تو حقنہ کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ اگر ناف سے نیچے سوجا ہوا نہ ہو اور مریض ثقل و بوجھ محسوس کرے تب مسہل کی طرف رجوع کرنا چاہئے اور یہ بھی پتہ کرنا چاہئے کہ کہیں قبض تو نہیں ہے اگر ایسا ہو تو ایسے حقنے دیئے جائیں جن سے آنتوں میں حرکت پیدا ہو جیسے نمک، بورق، شحم حنظل اور جوشاندہ ترمس، بسفائج، ترمس، انجیر، قرطم، میتھی اور اسی جیسی دوسری چیزیں اور جب قبض نہ ہو تو ایسے روغن زیتون سے حقنہ کیا جائے جس میں محلل ریاح تخم اور جندبید ستر پہلے سے پکا لیے گئے ہوں۔ (مؤلف)

تحریک امعاء کے لیے قوی حقنہ :

جب شبرم، برگ ماذریون، قردمانا مقشر، بخور مریم، آذربو، پوست حنظل، شحم حنظل، ہندال، تربد، بسفائج سب کو پکایا جائے اور پکا کر اس کے جوشاندہ میں روغن بید انجیر شہد اور گائے کا پتا شامل کیا جائے تب اس سے حقنہ کیا جائے۔ اس کا بدل دوسرا حقنہ یہ ہو سکتا ہے کہ بورق کو پانی میں حل کر کے حقنہ کیا جائے۔ یہ بھی مفید ہے۔ (جورجس)

اگر قولنج کی ریاح پیٹ میں موجود ہو اور اس کے ساتھ شدید حرارت ہو تو آب برگ کاسنی سے اس کا علاج کیا جائے یا آب برگ مکو اور آب لبلاب اور آب بارتنگ میں جندبید ستر شامل کر کے اس پر تھوڑا سا روغن بادام ڈال کر پلایا جائے اور جب حرارت کم ہو اور شدید قبض ہو تو جوشاندہ انجیر، مویز منقیٰ و بنفشہ جس میں خیار شنبر شامل ہو، پلایا جائے اور اگر تھوڑی برودت کے ساتھ ہو تو انجیر، میتھی، خار خسک، مغز قرطم، بسفائج اور افتیمون کو جوش دے کر مل چھان کر روغن بادام کے ساتھ پلایا جائے اور جب ریاح اور شدید برودت ہو تو پودینہ کوہی، افتیمون، میتھی، قرطم، خولنجان، دار چینی، بسفائج، تربد، انجدان، انیسون اور نانخواہ کو پکایا جائے اور اسی میں خیار شنبر مل چھان کر روغن بید انجیر کے ساتھ پلایا جائے اور کبھی کبھی خوشبودار دواؤں کے اور خولنجان، دار چینی، جب بلسان، عود بلسان، انیسون اور نانخواہ کے ساتھ ایلوا کے نقوع کو لے کر اس پر چند قطرے روغن بید انجیر ڈال کر پلایا جاتا ہے۔ (مؤلف)

میں نے قرابادین حبیش میں قولنج بارد میں مستعمل ادویات کے اصول و قوانین کے مطالعہ میں پایا کہ قولنج بارد سے قبل تخمہ عارض ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ریاح اور بلغم ہوتا ہے، لہذا محلل ریاح، مخدر، جلدی اسہال لانے والے مسہل اور درد میں ادویہ ملینہ بالجوہر استعمال کرائی جائیں۔ ایسے قولنج میں نافع ایک معجون جس کا ذکر حبیش نے کیا ہے اور میں نے اس میں اصلاح کی ہے یہ ہے :

افیون پونے چار رتی، سقمونیا ایک ماشہ، حماما، زعفران، فلفل، نانخواہ، پودینہ، قردمانا ہموزن چھ چھ ماشہ، ان سب کو لے کر حسب دستور معجون بنائی جائے یہ مقدار ایک بار کے استعمال کے لیے ہے۔ (مؤلف)

حبیش کی بتائی ہوئی معجون جو فوراً دست لاتی اور درد قولنج سے سکون دیتی ہے اس کا نسخہ یہ ہے:
حماما، ساذج، سنبل، مر، قسط، مرچ سفید، قردمانا، اسارون، پودینہ خشک، نانخواہ، تخم خشخاش سیاہ یہ نہ ہو تو سفید۔ ہر ایک بیس ماشہ، سقمونیا بارہ ماشہ سقمونیا کے علاوہ تمام دواؤں کو کوٹ چھان لیا جائے اور سقمونیا کو الگ سے باریک پیس لیا جائے، پھر سب کو خوب اچھی طرح خلط ملط کر دیا جائے اور پھر شہد جھاگ نکلا ہوا میں معجون بنالی جائے۔ اس کی مقدار خوراک نو ماشہ سے ساڑھے تیرہ ماشہ تک ہے۔
اگر تخمہ اور ریاح کی کوئی علامت نہ ملے بلکہ خشک براز ہو اور پیلے رنگ کا ہو تو بہت جلد دست لانے والی اور مسکن الم دوا استعمال کرائیں مثال کے طور پر سقمونیا تقریباً ایک ماشہ، افیون پونے چار رتی، رب السوس دو ماشہ لے کر عرق گلاب میں معجون بنالی جائے۔ (مؤلف)

آنتوں کی طرف صفراء کے انصباب سے براز بندھ جاتا ہے یعنی قبض کی شکایت ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)
یہ کہنا کہ کثرت صفراء سے براز سوکھ کر قولنج ہو جاتا ہے محل نظر ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب صفراء آنتوں پر گرتا ہے تو وہ آنتوں کو چھیل دیتا ہے اور اس میں ثفل کو نہیں چھوڑتا۔ یہی صفراء جب ثفل سے ملتا ہے تو اسے غلیظ نہیں بناتا بلکہ اسے رقیق کرتا ہے اور اس قولنج کے پیدا ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جسم پر حرارت غالب ہوتی ہے اور صفراء کا میلان عروق اور بول کی طرف ہوتا ہے۔ اس صورت میں ثفل بہت دیر تک آنتوں میں پڑا رہتا ہے اور پڑے پڑے خشک ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

قولنج بارد کے پرانے مریض کے لیے سرخ بورق اور ہینگ ہموزن لے کر اس سے حسب دستور گولیاں بنائی جائیں اور ہر رات دو یا تین گولیاں دی جائے۔ (حنین)

قولنج ریحی و بلغمی میں حد درجہ مفید جوارش :

انجدان، زنجبیل، فلفل، بزر، نانخواہ، ہر ایک تقریباً پونے تین تولہ، افتیمون، آبرنج ہر ایک تقریباً ساڑھے پانچ تولہ۔ سارے اجزاء کو لے کر حسب دستور شہد میں معجون بنالیا جائے۔ اس کی مقدار خوراک ایک جوزہ کے برابر دس ماشہ ہے۔ (کتاب المعدہ)

مسکن درد شافہ :

افیون کو آب خس میں گوندھ کر شافہ بنا کر حمول کیا جائے یا فلونیا فارسیہ کا حمول کیا جائے۔

میں نے کچھ لوگوں کا جن کی آنتوں میں درد تھا ایارج فیقرا کے ذریعہ علاج کیا میرا گمان تھا کہ ایسے درد میں یہ دوا مفید ہوتی ہے چنانچہ میں نے تھوڑا سا استعمال کرایا تو اس سے فائدہ ہو اور جب فائدہ ہوا تو میں سمجھ گیا کہ وہ درد آنتوں کی پرتوں میں کسی خلط لذاع کے چمٹ جانے کی وجہ سے تھا۔ میرا خیال صحیح نکلا تو مقدار خوراک میں اضافہ کر دیا جس سے درد بالکل ٹھیک ہو گیا۔ اس سے مجھے یہ پتہ چلا کہ اس شخص کو جسے میں دیکھتا تھا گرم تدابیر اور گرم غذاؤں اور ترک طعام سے تکلیف ہوتی ہے اور اس سے درد اٹھتا ہے اور معتدل چیزوں سے فائدہ ہوتا ہے اور ایک دوسرا آدمی تھا کہ جب وہ زود ہضم کھانا کھاتا تھا تو درد ہوتا تھا تو میں نے اس کی سابقہ تدابیر کے بارے میں سوال کیا تو اس نے بتایا کہ اس کا یہ مرض دوا مسہل لینے کے بعد لاحق ہوا ہے اور یہاں تک اسے جو چیز لے آئی ہے وہ لذع و چبھن ہے جو وہ اپنے پیٹ میں محسوس کرتا ہے۔ چنانچہ میں نے تشخیص کی کہ اس کی آنت کو اس دوا نے نقصان پہنچایا ہے۔ (الاعضاء الآلمہ)

وہ دوا جس نے اسے نقصان پہنچایا وہ سقمونیا تھی جو مریض کی آنت کی کمزوری کی وجہ سے اسے نقصان پہونچا گئی۔ چنانچہ میں نے اسے دیر ہضم قابض کھانا کھلایا جس سے اس کو شفا ہو گئی۔ (مؤلف)

ایک شخص نے مجھے بتایا کہ اسے بہت زور لگانے پر پاخانہ ہوتا ہے یہ بات براز کی خشکی کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ لینیت اور ملائمیت میں وہ اپنے طبعی حال پر تھا لیکن خارج نہیں ہوتا تو میں نیا اندازہ لگایا کہ ایسا یا تو کسی ناصور کی وجہ سے ہے جس کا درد آنت کو پاخانہ خارج کرنے سے روکتا ہے یا آنت کی قوت دافعہ باطل ہو جانے کی وجہ سے ہے۔ لہذا میں نے دریافت کیا کیا اس سے درد ہوتا ہے اس نے بتایا نہیں تو میں نے اسے غذا لینے سے پہلے بہت زیادہ نمک ڈالا ہوا زیتون، مری اور نمکین مچھلی کھانے کا مشورہ دیا اور یہ بھی مشورہ دیا کہ وہ غذا سے پہلے انجیر کے دودھ میں یا بورق اور قرطم میں پکی ہوتی انجیر کھائے اور یہ کہ وہ نمک کے پانی اور مری کا حقنہ لے پس وہ شفایاب ہو گیا اور اگر وہ اس سے شفا نہ پاتا تو میں اسے حقنہ مسخنہ کراتا اور اس کے پیٹ و مراق کی مسخنات سے مالش کراتا کیوں کہ اس کی معاء مستقیم کی حس بے کار اور ست ہو چکی تھی اور بسا اوقات یہ حس اس قدر بے کار ہو جاتی ہے کہ اس کو واپس صحیح حال میں لانا ممکن نہیں ہوتا اور اس کی علامت یہ ہے کہ نمک کے شافہ سے اسے لذع و چبھن نہیں محسوس ہوتی اور جب تک احساس باقی رہتا ہے اس کے ٹھیک ہونے کی امید رہتی ہے اور کبھی کبھی براز خشکی کی وجہ سے اندر رک جاتا ہے اور جاہل اطباء اپنے تئیں اس کو باہر نکالنے کی پوری کوشش کرتے ہیں جس سے زخم ہو جاتے ہیں اور تکلیف ہوتی ہے۔ اس حالت میں طریقہ یہ ہوتا ہے کہ جب طبیب محسوس کرے کہ ثفل خشک ہونے کے باعث باہر خارج نہیں ہو رہا ہے تو ضروری ہے کہ مریض کو چکنائی والا شوربہ گھونٹ گھونٹ پلایا جائے اور روغن کنجد کے ذریعہ حقنہ کیا جائے اور بیٹھے

مشروبات پلائے جائیں۔ خاص طور سے شربت انجیر کیوں کہ یہ اس کے لیے مصلح کا کام کرتی ہے اور اگر ثفل پیچھے سے نکلنے کے لیے آمادہ ہو اور دھکا دے تو مریض زور لگائے اور اینٹھے اس سے اگر حلقہ مقعد کھل جائے تو اس میں تیل لگا دیا جائے اور پھر پوری کوشش کرنے اور زور لگانے سے مریض کو باز رکھا جائے بلکہ کان صاف کرنے کے آلہ کے مشابہ اس سے بڑا ایک آلہ کی مدد سے ثفل کو نکالا جائے پھر مریض اور زور لگائے تو ایک کے بعد ایک پوراخشک براز نکل جائے گا اور اس کے بعد کچھ تر چیز بھی خارج ہو گی لہٰذا جسے یہ مرض لاحق ہو اسے ہمیشہ چکنائی والے شوربے کھانے چاہئیں اور میٹھے مشروبات پینے چاہئیں۔ یہ مرض زیادہ تر ان لوگوں کو لاحق ہوتا ہے جن کی آنتوں میں ثفل خشک موجود ہوتا ہے اور وہ اسی حالت میں سو جاتے ہیں لہٰذا ان لوگوں کو اپنے تئیں جلد از جلد نکالنے کی کوشش کرنی چاہئے گرچہ رات ہو گئی ہو۔ کیوں کہ اگر وہ اسی حال میں سو گیا تو دوسرے دن صبح کو بہت زیادہ خشک اور تکلیف دہ ہو گا اور جب انسان کو اس کا احساس ہو جائے تو رات میں ہی خوب زیادہ پانی پی لے اور کوئی روغنی چیز کھالے۔ (مؤلف)

جب قولنج میں درد بہت زیادہ تیز ہو اور قولنج کی علامات بھی واضح ہوں تو یقینی ہے کہ سبب مرض موٹی آنتوں میں واقع ہے اور جب درد قدرے خفیف ہو تو سمجھو کوئی ضعیف سبب لاحق ہے یا سبب چھوٹی آنتوں میں واقع ہے۔ (الاعضاء الآلمہ)

یہاں ضروری ہے کہ جب درد تیز ہو تو اوائل ہی میں حقنے نہ کئے جائیں اور جب درد خفیف ہو تو مسہل دوائیں نہ پلائی جائیں اور میں سمجھتا ہوں کہ جب متلی اور ابکائی شدید ہو تو مرض بالائی آنتوں میں ہے اور جب شدید نہ ہو تو زیریں آنتوں میں۔ (مؤلف)

مرض قولنج میں اجابت اگر نرم ہو تو خارج ہونے والی چیز محض پھولی ہوئی ثفل ریاحی ہو گی جیسے گائے کا گوبر۔ (الاعضاء الآلمہ)

یہیں سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اس آنت کے درد کو جالینوس اس نام سے موسوم کرتا ہے گرچہ اس کے ساتھ قبض نہ ہو۔ (مؤلف)

قولنج ریحی کو بالکل ختم کر دینے والی دوا:

زنجبیل، سداب کے ٹکڑے، پوست غرب ہموزن، تمر کیم سارے اجزاء کے برابر۔ سب کو لے کر ایک سو ساٹھ تولہ پانی میں اس قدر پکائیں کہ ایک تہائی پانی رہ جائے اور پھر اس کا بھی ایک تہائی پلایا جائے۔ ہر مرتبہ نئی دوا لے کر پکائیں اور اس مرض میں مخدر و محلل ریاح اور منضج و مقوی اعضاء باطنہ ادویہ پر مشتمل

معجون جیسے دوافیلن مفید ہے۔

مندرجہ ذیل دوا کثیر المنفعت ہے :

افیون، جندبید ستر ،اسطوخودوس ،دار چینی، پوست بیروج، فلفل، صبر ان سارے اجزاء کو حسب دستور کوٹ چھان کر اچھے شہد میں معجون بنالیں۔ مریض کو رات کا کھانا ترک کرادیں اور زود ہضم غذا دیں۔ (المیامر)

جیسا کہ میں نے المیامر کے نویں باب میں پڑھا ہے کہ سخت وجع قولنج میں مخدر دواؤں کا استعمال کیا جائے اور کھانے پینے سے مریض کو روک دیا جائے اور دیر تک سونے کا مشورہ دیا جائے، اس سے خلط جلدی نضج پاجاتا ہے اور درد بھی بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

مبتلائے قولنج کو کھٹی اور قبض پیدا کرنے والی چیزیں بالکل چھوڑ دینی چاہئیں۔ (مجہول)

پرانی شراب ریحانی، جس میں نہ مٹھاس رہ گئی ہو اور نہ تلخی پینے کے لیے نہ دی جائے بلکہ ایسا مطبوخ دیا جائے جس کو تین درہم کالی مرچ، تین درہم خولنجان اور پندرہ درہم برگ غرب سبز ڈال کر تیار کیا گیا ہو۔ ان اجزاء کو پانی میں اس قدر پکایا جائے کہ ایک تہائی رہ جائے۔ پھر اسے اسی طرح پینے کی ہدایت کی جائے جس طرح سکنجبین اور جلاب پیا جاتا ہے۔ (قرابادین قدیم)

مندرجہ ذیل قرص سے زیادہ نفع بخش ایلاؤس کے لیے دوسری کوئی چیز نہیں ہوسکتی :

تخم کرفس، انیسون چھ چھ جزء۔ مر، فلفل، افیون، جندبید ستر آٹھ ماشہ، افسنتین سولہ ماشہ، دار چینی اٹھائیس ماشہ۔ سارے اجزاء کو لے کر حسب دستور قرص بنا کر استعمال کرایا جائے اس کی مقدار خوراک دو ماشہ ہے۔

(فلیغریوس)

مبتلائے قولنج افراد کو حقنہ کیا جائے تو اسے جاری رکھا جائے یہاں تک کہ پاخانہ نرم ہونے لگے اور سخت چیزوں کا نکلنا بند ہو جائے اور جب متلی اور قبض کی شکایت ہو تو قولنج کی دواؤں کے استعمال میں جلدی کی جائے۔

(تجارب البیمارستان)

میں نے دو عورتوں اور ایک مرد کو دیکھا کہ کچھ دنوں انہیں قبض رہا اور شدید متلی اور انتہائی بدبودار ڈکار کی شکایت رہی اور پھر اس سے انہیں شفا ہو گئی لیکن اس کے بعد پھر انہیں یہ شکایت ہوتی رہی اور بیمارستان کے علاوہ دوسری جگہوں پر جو مریض ہم نے دیکھے تھے وہ سب مر گئے۔ انہیں میں سے ایک عورت اور مرد جن کو انتہائی قوی حقنہ دیا گیا تھا اور جن کی عادت میں حقنہ لینا شامل ہو گیا تھا وہ اس سے بچ گئے۔

(مؤلف)

مخرج ریاح حمول :

پہلے سداب کو شہد کے ساتھ اس قدر پیسیں کہ یکجان ہو جائے، اس کے بعد اس کا آدھا زیرہ اور اس کا چوتھائی جوا کھار شامل کریں اور پھر اس میں روئی لتیتھڑ کر شافہ کی شکل میں استعمال کریں۔اس سے بہت زیادہ ریاح خارج ہوتی ہے اور فوری سکون مل جاتا ہے۔(قولونوش)

الادویۃ المفردہ میں جالینوس نے کہا ہے کہ شحم حنظل سے بہت جلد اسہال کا عمل ہوتا ہے۔اس میں پیٹ کے عمل کرنے سے پہلے ہی یہ جسم کے مواد خارج کر دیتا ہے اگر واقعی ایسا ہے تو جلدی دست لانے کے لیے اس کا استعمال بہتر ہے لہذا اس پر اور حب قندس پر بھروسہ کیا جائے۔(ابو بکر)

جلد اسہال لانے والی حب ابیض :

صاف کیا ہوا جندبید ستر تیس دانے اور شحم حنظل ایک دانگ یعنی پونے چار رتی لے کر حسب دستور اس کی گولی بنائیں۔یہ مقدار ایک خوراک کی ہے۔(ابو بکر)

ایک صاحب قولنج کے مریضوں کو مرض بڑھ جانے کے وقت اور مرض کے دورہ سے بچنے کے لیے دورہ سے پہلے ورم کی عدم موجودگی میں بھیڑیے کا فضلہ استعمال کراتے تھے۔اس کے استعمال سے اچھے خاصے لوگوں کو میں نے شفایاب ہوتے دیکھا اور پھر دوبارہ مرض نہیں ہوا۔اور جس کو ہوا بھی تو بہت ہی معمولی اور بہت دنوں کے بعد ہوا۔ وہ صاحب اس مقصد کے لیے بھیڑیے کا سفید فضلہ لیتے تھے کیوں کہ یہ اس بات کی نشانی تھی کہ وہ فضلہ ہڈیوں کو کھا کر ہوا ہے اور اس کے فعل کو دیکھ کر مجھے بڑا تعجب ہوا کہ وہ خارجا بھی مریض کی کمر سے ایک اونی دھاگے سے باندھ کر لٹکا دیتے تھے سب سے بہتر فضلہ وہ تھا جس میں کوئی ہڈی کا ٹکڑا بھی ہو اور اس میں نمک اور مرچ ملایا جائے تاکہ اس کی بو اور مزہ بدل کر خوشگوار ہو جائے تو جس نے بھی اسے پابندی سے استعمال کیا اس کو یہ مرض یا تو دوبارہ ہوا ہی نہیں یا ہوا تو کسی کمزوری کی وجہ سے اور بہت عرصے کے بعد۔رہا میرا معاملہ تو میں اس کے درمیان میں چھوٹا سا سوراخ کر کے اس میں دو ہک لگا کر اسے لٹکا تا تھا اور اس کے فائدے کو دیکھ کر مجھے تعجب ہوتا تھا اور وہ صاحب کہا کرتے تھے کہ اسے بارہ سنگھے کی کھال میں باندھ کر اور ایسے مینڈھے کے اون کے دھاگے سے باندھ کر لٹکانا چاہئے جس کو بھیڑئے نے پھاڑ کھایا ہو کیوں کہ یہ چیز بہت مؤثر اور بہت کامیاب ہے اور قولنج کے مریضوں کو چکاوک کے شوربے کا مستقل استعمال فائدہ کرتا ہے اور مرض کے دورہ کو دفع کرتا ہے۔پانی، نمک اور شبت کو پکالینا چاہئے اور اسی طرح بوڑھے مرغ کے شوربے مفید ہیں۔ مصنف کا کہنا ہے میں نے چکاوک کے شوربے کو اپنے تجربے میں

بڑا موثر پایا ہے۔ آنتوں کے درد اور خشک براز کی وجہ سے عارض ہونے والے قولنج میں روغن زیتون سے حقنہ کرنا مفید ہوتا ہے۔ (جالینوس)

جس کسی کو اجابت کے خشک ہو جانے کی وجہ سے قولنجی درد و تکلیف ہو تو وہ مغز قرطم اور جوا کھار کو کوٹ پیس کر انجیر کے ساتھ معجون بنا کر لے اور روغن زیتون میں سداب پکا کر کھائے اور حقنہ لے تو نفخ قولون اور نفخ رحم کے لیے مفید ثابت ہوگا۔ (دیسقوریدوس)

کچھ لوگوں کے لیے پارہ مہلک ہوتا ہے۔ اس سے مسہل کی دوا میں ملایا جاتا ہے اور ایلاؤس کے مرض میں پلایا جاتا ہے کیوں کہ اسکی خاصیت یہ ہے کہ وہ آنت میں بہت زیادہ تحریک پیدا کرتا ہے۔ (بولس)

پارہ کے استعمال سے تشنج کی شکایت ہو جاتی ہے اور یہ اپنے فعل کی شدت کی وجہ سے الٹ پلٹ کرتا ہے۔ (ابو بکر)

ایلاؤس کے مریض کو، اگر ورم نہ ہو، تو شوربے پلا کر تقریباً پونے تین تولہ کے بقدر پارہ کھلایا جائے کیوں کہ یہ بھاری اور وزنی ہوتا ہے اور آنتوں کے التواء کو درست کرتے ہوئے اور ٹھیک کرتے ہوئے باہر خارج ہو جاتا ہے۔ (مجہول)

اگر ہمراہ آب گرم 23 تیئیس ماشہ پارہ اچھی طرح باریک کر کے نگل لیں تو اس سے قولنج کھل جاتا اور ریاح خارج ہو جاتی ہے۔ یہ ایک موثر چیز ہے۔ امرود اور ناشپاتی کے استعمال سے اکثر قولنج کی شکایت ہو جاتی ہے۔ (ابن ماسویہ و ابن ماسہ)

فراسیون کی پھنگی کو روغن قرطم میں یا شیرج میں پکا کر استعمال کرنا نافع قولنج ہے۔ اسی طرح روغن بادام شیریں میں پکا کر استعمال کرنا بھی مفید ہے۔ بادام شیریں بھی نافع قولنج ہے۔ (ابن ماسویہ)

روغن بادام شیریں کے ہمراہ پرانے گڑ کا استعمال مانع قولنج ہے اور سداب کی خاصیت یہ ہے کہ یہ قولون سے مرض قولنج کو تحلیل کرتا ہے۔ (ابن ماسہ)

سکنجبین نافع قولنج ہے۔ (ابو جریج و ابن ماسویہ)

ایلوا ریاح کو توڑتا اور اسہال لاتا ہے اور خاص طور سے اس وقت جب کہ اسے افادیہ کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ (قلہمان)

ایارج قولنج کے لیے بہت مفید ہے۔ (ابو بکر)

آنتوں میں ریاح کا اجتماع ہو اور اس کا علاج روغن زیتون میں پکے ہوئے بزور کے حقنے، تکمید، اور پچھنے سے کرنے پر بھی دور نہ ہو تو مخدر ادویہ دی جائیں اگر بالائی آنت میں اپھارہ ہو تو فلونیا کا استعمال کرایا جائے اور اگر موٹی آنت میں ہو تو انہی ادویہ سے حقنہ کیا جائے۔ (جوامع اغلوقن)

جیسا کہ مسائل ابیذیمیا کے چھٹے باب میں ہے کبھی کبھی آنتوں میں ایسا درد ہوتا ہے جیسا کہ آنتوں میں کسی خلط لذاع کے انصباب کی وجہ سے قولنج میں ہوتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے ساتھ اجابت نہیں ہوتی اور یہ کہ پیٹ سے کچھ لذع و چبھن پیدا کرنے والی چیزیں خارج ہوتی ہیں تو ایسے مریضوں کو پہلے ماء العسل سے اس قدر حقنہ کیا جائے کہ آنتیں صاف ہو جائیں پھر بکری کی چربی وغیرہ سے حقنہ کیا جائے تاکہ آنتوں میں چپک اور لیس پیدا ہو جائے اور سماقیہ وغیرہ جو آسانی سے اور جلدی خراب نہ ہوں، کھلائی جائیں۔ یہ ان کے لیے کافی ہے اور اگر شفاء کلی مطلوب ہو تو یہ دیکھا جائے کہ وہ خلط کہاں سے آرہی ہے پھر اس کے مطابق علاج کیا جائے۔ (مؤلف)

پیٹ کے تمام دردوں میں ہمیشہ پہلے یہ معلوم کرو کہ کیا قبض ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر صرف اسی کی طرف رجوع کیا جائے اور اگر ایسا نہ ہو تو ان حالات کا پتہ کرو جن میں اجابت ہوتی ہے اور اسی سے اس پر دلیل قائم کرو اور پھر اسی کے مطابق عمل کرو کیوں کہ کبھی کبھی قولون میں ورم لاحق ہو جانے یا اس کی پرتوں میں غلیظ ریاح کے اکٹھا ہو جانے یا کسی چبھن پیدا کرنے والی خلط کے اس کے اندر اکٹھا ہو جانے یا اس میں سوء مزاج حار یا بارد خاص طور سے سوء مزاج بارد لاحق ہو جانے کی وجہ درد عارض ہوتا ہے۔ (ابو بکر)

قولنج یا تو ثقل یابس کی وجہ سے یا کسی ورم حار کی وجہ سے یا کسی ورم صلب کی وجہ سے یا غلیظ زجاجی بلغم کی وجہ سے یا غلیظ ریاح کی وجہ سے یا کسی چبھن پیدا کرنے والے خلط حاد کی وجہ سے جس کا قولون میں انصباب ہوا ہو اور وہ وہاں ٹھہر جائے یا سوء مزاج بارد لاحق ہو جانے کی وجہ سے عارض ہوتا ہے جیسا کہ کھٹی یا زیادہ پانی ملی ہوئی نبیذ پینے کی وجہ سے ہو جاتا ہے یا سوء مزاج کی وجہ سے ہو جاتا ہے۔

زیریں آنتوں کے لیے سب سے موزوں چیز سداب ہے۔ (روفس)

جس کسی کو بارد غلیظ ریاح کی وجہ سے قولنجی شکایت ہو اسے مندرجہ ذیل چیز ہمیشہ لینی چاہئے :

برگ سداب خشک پچاس درہم، بادام مقشر چالیس ماشہ، افتیمون اس کے مثل اور اسی کے مثل بورق و تربد اور شہد سارے اجزاء کے برابر۔ تمام اجزاء کو لے کر حسب دستور کوٹ چھان کر معجون بنائیں اور اس میں سے روزانہ رات کو اور خاص طور سے غلیظ اور بھاری کھانا کھانے کے بعد کھا لیا کریں۔ (ابو بکر)

ایک شخص کے پیٹ میں زیریں جانب درد ہوتا تھا جس سے اس وقت تک سکون نہیں ہوتا تھا جب تک کہ کوئی کھٹی چیز بذریعہ قے نہ خارج ہو جاتی تو میں نے اس کو کئی بار ماء العسل سے حقنہ کیا اور اس کے لیے جلاب لینا لازم کر دیا پس وہ شفایاب ہو گیا وجہ یہ ہے کہ کبھی کبھی آنتوں میں رطوبت کی وجہ سے درد ہوتا ہے رطوبتیں چاہے گرم حریف ہوں چاہے کھٹی اور جس میں اول اس کو صاف کرنا پھر معتدل بنانا ضروری ہوتا ہے رطوبت کھٹی ہونے کی صورت میں ماء العسل استعمال کیا جائے اور حریف ہونے کی صورت میں ماء الشعر۔
(ابو بکر)

یہاں چند چیزوں کو بطور حمول استعمال کرنے سے پیٹ سے ریاح خارج ہو جاتی ہے۔ (الاخلاط۔ جالینوس)

ایک نسخہ جو نافع قولنج ہے، کاسر ریاح، مسکن قے، مسہل اور نیند لانے والا ہے یہ ہے :

فلفل، انیسون، نانخواہ، مصطگی، دار چینی، لونگ، ہر ایک بارہ ماشہ یا ساڑھے دس ماشہ، کتیرا ڈیڑھ سے دو ماشہ تک، سقمونیا پون ماشہ سے ایک ماشہ تک، افیون تقریباً پونے چار رتی، یہ مقدار ایک خوراک کے لیے ہے۔
(ابو بکر)

جوارش نارمشک کا نسخہ جو پیٹ سے مادے کو نکالتی اور نفخ کو دور کرتی ہے :

سقمونیا، فلفل، ادرک، دار فلفل، چھ چھ حصے تج، ناگ کیسر، الائچی خرد آٹھ، شکر تقریباً ایک سو ساٹھ ماشہ۔ سارے اجزاء سے حسب دستور جوارش تیار کر کے استعمال کریں اس کی مقدار خوراک چھ ماشہ سے آٹھ ماشہ تک ہے۔ (کتاب اہرن)

نافع قولنج دواؤں میں سے ایک جوارش سفر جلی مسہل ہے۔ ابو بکر کا کہنا ہے ہمارا ایک پڑوسی تھا اس کو شدید بیماری ہوئی تو اس نے چند دن ماء الشعیر اور ماء البقول پیا جس سے وہ ٹھیک ہو گیا۔ پھر اسے ناف کے نیچے درد اٹھا جس کی وجہ سے نہ تو وہ دن میں سوپاتا تھا اور نہ رات کو۔ ایک طاقتور آدمی اس کے پاس بیٹھ کر اسے زور سے دبا کے رکھتا کیوں کہ مریض اتنی تیز اچھلتا تھا جیسے نیچے سے کوئی چیز بہت تیزی سے اسے اوپر کو پھینک رہی ہو۔ اس نے ماء الشعیر وغیرہ پیا تو درد مزید بڑھ گیا افاقہ نہیں ہوا اور سینکائی کرنے سے بھی سکون نہیں ہوا اور اس کو اجابت ہر تیسرے یا پانچویں دن ہوا کرتی تھی اور اجابت میں کچھ نرم چپکدار چیز کے علاوہ کچھ نہیں نکلتا تھا اور درد کا دورہ رات کو اور عام طور سے کھانا کھانے کے پانچ چھ گھنٹے کے بعد اٹھتا تھا۔ مریض درد کے خوف سے کھاتا نہیں تھا۔ تو حقنے کے ذریعہ علاج کیا گیا اور قولنج کی تمام دواؤں اور تدبیروں کو کام میں لایا گیا لیکن جب درد میں سکون نہیں ہوا تو میں نے اسے سولہ ماشہ تربد اور بیس ماشہ بسفائج دیا۔ اسے میں نے

چونتیس تولہ پانی میں اس قدر جوش دیا کہ صرف ساڑھے آٹھ تولہ رہ گیا پھر اسے صاف کر کے اس میں پینتیس ماشہ خیار شنبر مل چھان کر پلایا اور اس کی غذا میں ایک سو بیس ماشہ شیرج اور ایک سو بیس ماشہ شکر کھلائی اور اس کے لیے ایلوا کی برابر شحم حنظل، سقمونیا اور سکبینج کو ملا کر چنے کے برابر ایک گولی تیار کی۔ جس میں سے رات میں اور دن میں جب درد اٹھتا تھا تین گولی یا اس سے زیادہ کھلاتا تھا۔ پس اس سے وہ ٹھیک ہو گیا اور اسے ہلکی سی تنج امعاء کی شکایت ہو گئی تو میں نے اس کو بھی علاج کے ذریعہ ٹھیک کر دیا اس کا حال یہ تھا کہ جب درد اٹھتا تو اس کا پیٹ بہت تیز اچھلتا تھا یہاں تک کہ ایک مضبوط آدمی اس کے پیٹ کو پکڑ لیتا ورنہ اس کی چیخ نکل جاتی تھی یہ دھڑکن اور خفقان جو میں نے دیکھی اکثر قولنج ریحی میں عارض ہو جاتی ہے۔

جوڑوں کے دردوں اور قولنج کے دردوں میں تشابہ :

کچھ لوگوں کو جوڑوں کے درد کی شکایت تھی انہیں مہلک قولنج ہو گیا اور کچھ لوگ ایسے تھے جنہیں قولنج لاحق تھا وجع مفاصل ہو گیا لیکن ٹھیک ہو گئے۔ ہوتا یہ ہے کہ جب رطوبات کا انصباب مفاصل کی طرف ہو جاتا ہے تو براز سوکھ جاتا ہے۔ علوی کو قولنج ریحی کی شکایت تھی اس کو صبح شام میں کئی بار اجابت ہوتی تھی اور پیٹ میں تیز درد تھا۔ تو میں نے پہلے بغیر تیل کے پھر روغن سنبل سے پیٹ کی مالش کرنے کا مشورہ دیا اور اس کے بعد کسی گرم کپڑے کے ٹکڑے کو گرم کر کے سنکائی کرنے کا مشورہ دیا اور فلونیا پلایا تو شفا ہو گئی۔ اسی طرح ایک سفر میں ایک شخص کو یہی شکایت ہو گئی تو میں نے اسے خوب اچھی طرح سے روغن بزری سے مالش کرائی اور کرویا پلایا تو صحیح ہو گیا۔ لہذا اس باب میں جانکاری حاصل کرو۔ ماء العسل کو اگر بہت زیادہ پکایا نہ جائے تو نفع بخش ہے۔ (روفس)

مریض اگر عورت ہو اور اس کے بارے میں یہ معلوم کرنا ہو کہ وہ حاملہ ہے یا نہیں تو اسے عشاء کے وقت ماء العسل پلا دیا جاتا ہے اسی لیے میں نہیں سمجھتا کہ قولنج ریحی میں یہ عمدہ مشروب ہو سکتا ہے بلکہ تھوڑی سی سخت اور خالص شراب پلانا ضروری ہوتا ہے اور یا افاویہ اور بزور کا استعمال کرا لیا جائے۔ (جالینوس)

قولنج کی دوسرے مرض سے علامت فارقہ سابق میں تخمہ کا ہوتا ہے اور اسباب بادیہ کے بارے میں سوال کریں اور مریض کے بارے میں دریافت کریں کہ کون سی چیز اسے پہلے سے ہوتی رہی ہے اور مقام درد نسبتاً زیادہ وسیع ہوتا ہے اور زیادہ ہوتا ہے اور منتقل ہونے کی خاصیت رکھتا ہے اور متلی و قے کی شکایت زیادہ شدید ہوتی ہے، بھوک کم ہو جاتی ہے، ڈکار آتی ہے تو قراقر شکم اور نفخ کی شکایت ہوتی ہے اور ہلکی مسہلات سے پیٹ میں کوئی حرکت نہیں ہوتی اور قارورہ کچا ہوتا ہے اور بسا اوقات غلیظ ہوتا ہے تو اس میں پہلے سے گردے میں ریت نہیں ہوتی اور خلوء معدہ کے وقت درد میں کمی نہیں بلکہ اضافہ ہو جاتا ہے

اور ایک جانب ہوتا ہے اور ہلکا گہرائی میں اور سخت ہوتا ہے اور جلدی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل
نہیں ہوتا بلکہ ایک دن میں یا ایک گھنٹے میں بہت تھوڑا سا نیچے کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ
پیشاب انتہائی صاف ہوتا ہے اور بسا اوقات احتباس بول یا قلت بول کی شکایت ہو جاتی ہے اور بسا اوقات خون
نکل آتا ہے۔ اس وقت تشخیص میں کسی دوسری چیز کی مزید ضرورت باقی نہیں رہ جاتی اور حقنے مضر ثابت
ہوتے ہیں اور گردے کی شکایت میں قے صفراوی ہوتی ہے اور قولنج میں بلغمی جو کہ نسبتاً زیادہ مقدار میں ہوتی
ہے اور جب درد بائیں پہلو میں ہوتا ہے تو ہم خیال کرتے ہیں کہ گردے میں ہو رہا ہے اور جب درد سطح جسم
تک پہنچ جائے اور مراق کو چھونے پر بھی مریض درد محسوس کرے تو اسے ہم قولنج خیال کرتے ہیں۔ اور جب
گردن اور پشت کی جانب ہو تو گردے کا درد خیال کرتے ہیں اور خاص طور سے اس وقت جب کہ درد ایک ہی
جانب موجود ہو منتقل نہ ہوتا ہو اور اس کے ساتھ اسی جانب نفخ ہو اور وہ تناؤ پیدا کرے اور اس جانب کا خصیہ
سکڑ جائے اور پیشاب اپنے طبعی طریقے پر نہ ہو اور اگر درد ابتداء میں مقام گردہ کے اوپر ہو پھر منتقل ہو کر
اس جگہ پہنچ جائے تو سمجھو کہ درد قولنج ہے۔ خصوصاً اس صورت میں جب پہلے تخمہ کی شکایت ہو چکی ہو اور
ناف پر بھی درد ہو اور متلی ہونے کی شکایت عارض ہو۔ اور اگر درد شروع میں مقام گردہ کے نیچے اسی جانب
گہرائی میں اٹھے پھر متلی ہو اور قبض کی شکایت ہو جائے تو سمجھو کہ سبب درد گردہ میں واقع ہے۔ اور جب
پیٹ میں ریاح دیکھو تو سمجھو قولنج ہے اور اگر شدید احتباس بطن ہو یہاں تک کہ ریاح بھی نہ خارج ہو تو سمجھو
قولنج ہے اور اگر درد پیٹ کے بالائی حصے میں ہو پھر زیریں جانب جھکاؤ ہو جائے اور مراق میں درد محسوس
ہو تو سمجھو قولنج ہے۔ درد گردہ کا مقام مختصر ہوتا ہے۔ درد گردہ میں قائم رہتا ہے اور اس میں وقفے اور باریاں
نہیں ہوتیں اور درد قولنج مروڑ جیسا ہوتا ہے، دوروں کے ساتھ ہوتا ہے، اس میں وقفے ہوتے ہیں اور کم
بھی ہوتا رہتا ہے۔ درد گردہ کی مدت درد قولنج کی بہ نسبت زیادہ طویل ہوتی ہے جو بسا اوقات تین یا چار گھنٹے
یا دن تک ہوتا رہتا ہے، یہاں تک پتھری گردے سے نکل جاتی ہے، درد قولنج اکثر و بیشتر دائیں جانب ہوتا
ہے، جب کہ درد گردہ بائیں جانب، اس میں اس جانب کے خصیہ میں درد و الم محسوس ہوتا ہے، اس کی وجہ
سے اس جانب کی ران کسی قدر سن یا بھاری ہو جاتی ہے، قلت بول کی شکایت ہو جاتی ہے، پاخانہ مری
صفراوی، اور مقدار میں کم ہوتا ہے اور اسی طرح بھی مری (صفراوی، تلخ) اور مقدار میں کم ہوتی ہے اور اگر
پیشاب میں جلن بار بار یت یا خون ظاہر ہو تو اس کی تشخیص میں کوئی شک باقی نہیں رہ جاتا۔ قولنج کا درد مقدم
بطن میں ہوتا ہے اور گردے کا درد خواصر یا کمر میں پشت کی جانب مائل، پسلیوں کے نیچے ہوتا ہے پیشاب
جلن اور حرقت و سوزش کے ساتھ ہوتا ہے۔ قولنج کے درد میں قے کرنے سے افاقہ ہو جاتا ہے۔ اور اسہال سے
سکون ہو جاتا ہے۔ گردہ کا درد ان تدابیر سے کم نہیں ہوتا اور اس کی واضح علامت فارقہ مقام درد ہے۔ (مؤلف)

اگر کسی کو قولنج ہو اور آنتوں سے مشارکت کی بنا پر معدے میں بھی اخلاط پہنچ کر اس کو الم پہنچائیں تو مندرجہ ذیل ادویہ سے ضماد کریں :-
مر، زعفران، ایلوا، مصطگی، عصارہ، افسنتین، میعہ، شحم، اور روغن سنبل، ہموزن لے کر حسب دستور ضماد تیار کریں اور مقام ماؤف پر لیپ کریں۔ (الاسکندر)

قولنج بارد میں سنکائی کرنے کے بعد ثقل کو خارج کرنے والی دواؤں سے حقنہ کیا جائے۔ اگر اس سے درد میں سکون نہ ہو تو جوشاندہ شبت، میتھی، خطمی، ناخونہ، تخم کتاں اور بابونہ سے حقنہ کیا جائے اور مرغابی کی چربی سے مالش بھی کی جائے اور اسی سے حقنہ بھی کیا جائے، کیوں کہ یہ آنتوں کی لذع و چبھن کو ختم کرتا ہے اور اگر جوف بطن میں گرمی پہنچانے کی حاجت ہو تو سداب کو کسی تیل میں پکالیں اور اس میں تھوڑا سا فربیون ڈال دیں پھر اس سے حقنہ کریں نیز انیسون، کرفس کوہی اور زیرہ کو جوش دے کر پلائیں۔ خوب گرم مصالحہ دار، فلفل اور دار چینی والی غذائیں کھلائیں، لہسن دیں، کیوں کہ یہ بہت مؤثر ہے، اور آبزن کے پانی میں شبت اور ناخونہ جوش دے لیں اور انہیں دواؤں سے یا ضرورت ہو تو اس سے بھی زیادہ مسخن دواؤں سے مقام درد پر لیپ کریں، اور جسے حرقت، شدید پیاس اور حرارت محسوس ہو اور صفراوی دست خارج ہوں، اسے آب سرد پلائیں ورنہ نہیں اور جلد خراب نہ ہونے والی بارد غذائیں دیں، شراب سے پرہیز کرائیں اور بسا اوقات ہم نے ان لوگوں کو روغن گلاب وغیرہ سے حقنہ کیا ہے۔ (فیلغریوس)

جن مریضوں کو روغن بید انجیر پلایا گیا ہو اور اس کے بعد انہیں آبزن کرانے کی بھی ضرورت ہو تو انہیں آبزن میں اس وقت تک نہ بٹھایا جائے، جب تک کہ روغن معدے سے اتر نہ جائے، کیوں کہ اس سے متلی ہوتی ہے اور مریض اس کو الٹی کے ذریعہ باہر نکال دیتے ہیں اگر مرض قوی ہو تو مقام مرض کی شدت کم ہونے پر روغن قسط وغیرہ سے مالش کریں، اور اس پر قوی محلل ریاح ضماد لگائیں اور روغن بید انجیر کا بدل روغن بادام تلخ کے ہمراہ روغن قرطم یا روغن ترب ہے۔

قولنج صفراوی کی علامات :

صفراوی قے مستقل پیاس، سوزش و جلن۔

قولنج صفراوی کا علاج :

آب لبلاب و خیار شنبر یا آب برگ خطمی، اگر علامات زیادہ شدید ہوں تو آب کاسنی و مکو اور روغن بادام سے علاج کیا جائے، جوشاندہ بنفشہ میں آبزن کرایا جائے، یا جوشاندہ بنفشہ خشک میں خیار شنبر کو مل چھان کر استعمال

کیا جائے۔

نسخہ حقنہ :

بیخ خطمی، سوجی، ملیٹھی، سلق، بزر قطونا، بنفشہ، نمک طعام ملا کر اس سے حقنہ کیا جائے اور شکر اور روغن بنفشہ ملا کر پلایا جائے کیوں کہ اس سے خشک براز پھسل کر نیچے اتر آتا ہے یہ علاج ورم حار میں فصد کے بعد بہت خوب ہے۔ (ابن ماسویہ)

نافع ایلاؤس ادویہ :

بہت زیادہ گرم قوی حقنے، اذخر، زیرہ اور افتیمون کے جوشاندے میں ملا کر روغن بید انجیر، نقوع ایارج، قرص کوکب، فلونیا، تریاق اور شربت خشخاش ایلاؤس میں مفید ہیں۔ قولنج میں ابکائی اور دستوں میں بلغم کا ہونا ضروری ہے چاہے تھوڑی ہی مقدار میں ہو اور درد گردہ میں نہ تو قے ہوتی ہے اور نہ ہی بلغمی دست بلکہ ریاح کا خارج ہونا بھی بند ہو جاتا ہے اور اگر خارج بھی ہوتی ہے تو بہت کم۔ (تیاذوق)

میں نے بہت سے قولنج کے مریضوں کو دیکھا کہ ان کو پاخانہ ہونے لگا اور اس کے بعد اس جگہ پر اور پشت میں شدید درد ہوا تو ان کا فصد سے علاج کیا گیا جس سے وہ اچھے ہو گئے۔ (مؤلف)

قولنج شدید میں نفع بخش علاج :

افیون، روئی، دودھ اور زعفران سے بنا ہوا ضماد لگایا جائے اور اگر شدید قے کی شکایت ہو تو پودینہ کے ساتھ آب انار پلایا جائے۔ (جورجس)

بہت زیادہ اپھارہ ہو تو فلفل، ادرک آٹھ ماشہ، تربد دو ماشہ، شکر چھ ماشہ لے کر گرم پانی کے ساتھ پلایا جائے۔ (مؤلف)

شدید نفخ کے لیے قوی ضماد :

تخم انگن، تخم قرطم، کبوتر کی بیٹ، سداب، پودینہ، میتھی، سب کو لعاب خردل میں اچھی طرح ملا کر مٹی کے ساتھ پکائیں کر اور پیٹ پر لگائیں۔ نفخ میں روغن سداب ساڑھے پانچ تولہ، لعاب میتھی پونے تین تولہ، جندبیدستر پونے دو ماشہ سب کو ملا کر لیپ کریں۔ حقنہ کریں۔ (مسیح)

ایسے شدید درد جو کمر میں اٹھتے ہوں اور اس کی تشخیص نہ ہو سکے کہ آیا یہ پتھری کا درد ہے یا قولنج ریحی کا، ان میں لعاب میتھی، تخم کتاں، خطمی، شبت، بابونہ، ناخونہ، روغن گل خیری زرد کا استعمال کیا جائے

۔علامات قولنج میں قشعریرہ بغیر کسی سبب کے ہوتا ہے اور یہ کہ اس کا میلان مراق تک ہوتا ہے یا زیادہ دور تک ہوتا ہے۔(مؤلف)

ایلاؤس کا علاج :

عرق گلاب اور روغن کنجد یا زیتون کا تیل لے کر ان کو ملا لیا جائے پھر ان کو شبت کے ساتھ اس قدر جوش دیا جائے کہ وہ ہریرہ کی طرح بن جائے اور گرم گرم پلایا جائے اور پانی میں روٹی ڈال کر جوش دیا جائے پھر اس میں سے نکال کر گرم گرم کھلایا جائے۔ یہ مسکن الم ہے اور بسا اوقات پورے جسم سے پاخانہ کی بو آتی ہے۔ایسی صورت میں روغنیات سے اعضاء کی مالش کی جائے اور خاص طور پر ہاتھوں پیروں کی مالش اچھی طرح کی جائے اور خطمی، میتھی، تخم کتاں اور انجیر کے جوشاندے سے روغن بید انجیر اور روغن کنجد کے ہمراہ حقنہ کیا جائے اور اگر حرارت ہو تو یہ ملین ثابت ہوگی اور قے کی وجہ سے سماق، زیرہ اور قرص ایلاؤس استعمال کی جائے۔

قشعریرہ گردے کے ملوث ہونے کی وجہ سے نسبتاً زیادہ ہوتا ہے اور قولنج کے درد کی خاص علامت یہ ہے کہ یہ اچانک اور شدید ہوتا ہے اور گردے کا درد دھیرے دھیرے بڑھتا ہے اور ایک جگہ مرکوز ہوتا ہے، منتقل نہیں ہوتا اور مقام درد زیادہ وسیع نہیں ہوتا ہے اور پیشاب مرض کی ابتداء میں پتلا سفید ہوتا ہے ۔درد اگر حد سے بڑھ جائے تو مسکن الم دواؤں سے حقنہ کیا جائے مثلاً روغن بابونہ اور روغن زیتون۔ اس سے دونوں صورتوں میں فائدہ ہوگا اگر لزوجت خارج ہو جانے کے بعد درد میں سکون ہو جائے تو یہ قولنج ہوگا اور کاسر و مسکن ریاح کے ساتھ نافع حصاۃ دوائیں استعمال کی جائیں۔ قولنج میں ملطفات کے استعمال سے بھی فائدہ ہوتا ہے اور اگر پیشاب میں ریگ ظاہر ہو تو یہ گردہ کا مرض ہوگا۔

قولنج کے ساتھ صفراوی قے، پیاس اور سوزش و جلن کی شکایت ہو تو پہلے تخم خیار، اسپغول، سفرجل، تخم خطمی کو گرم پانی میں خوب حل کیا جائے یہاں تک اس میں جھاگ آجائیں اس کو صاف کر دیا جائے۔ اس کی خوراک پانچ اوقیہ ہے اور ساڑھے پانچ تولہ شکر جمائی ہوئی، نبات اور پونے تین تولہ، روغن بنفشہ، ساڑھے چار ماشہ بھیڑیے کیا فضلہ لے کر پلایا جائے اور آب لبلاب و آب مکو یا خیار یا آب خرفہ کو فلوس خیار شنبر کے ساتھ پلایا جائے اور بنفشہ کے جوشاند میں آبزن کرایا جائے اور نیم گرم روغن بنفشہ سے پیٹ کی مالش کی جائے۔(مؤلف)

سخت قولنج میں آب اشنان سبز بیس تولہ، روغن کنجد پونے تین تولہ میں پکا ہوا اور بورق ساڑھے سترہ ماشہ سے حقنہ کیا جائے۔(الطب القدیم)

قولنج کے لیے بہت مؤثر گولی :

شبرم، سکبینج ہموزن انزروت، شحم حنظل نصف نصف۔ سکبینج کو شراب میں حل کر لیں پھر سارے اجزاء کو لے کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اس کی مقدار خوراک پانچ گولی ہے۔ واضح ہو کہ اس کی ایک گولی کے استعمال سے دوبار شدید اسہال ہوتا ہے۔ (اسرائیل طبیب سلیمان بن عبدالملک)

فوری مسکن الم شیاف :

افیون اور جندبید ستر سے شافہ بنا کر استعمال کیا جائے میں نے کتاب میں پڑھا ہے کہ کمر کے درد میں مخار زیادہ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں موم، روغن سوسن، جندبید ستر، میعہ، فربیون لے کر مقام درد پر لگایا جائے۔ (کتاب المعدہ)

میں نے ایک مفلوج عورت کو دیکھا کہ اسے ایک ماہ تک قبض رہا۔ اس کو ایک جانب فالج تھا۔ صحت مندوں میں سے کسی کو بھی پانچ روز سے زیادہ قبض نہیں رہتا اور براز زور لگانے سے خارج ہو جاتا ہے اور ممکن نہیں ہے کہ اتنے لمبے عرصے تک قبض رہے اور اس کے خراب اثرات نہ ہوں اور فضلہ ہڈی کی طرح سخت نہ ہو جائے۔ (کتاب الغذاء)

تقریباً سوا دو تولہ میتھی اور شبت، کبر، اور زیرہ، سب اس کے ہموزن پانی میں بھگو کر پکائیں اور نصف رطل میں تین درہم سے لے کر پانچ درہم تک روغن خرطم ملا کر شدید قبض کی صورت میں استعمال کیا جائے یہ ہر حال میں بہتر ہوتا ہے غیر مضر ہے۔ اور روغن بید انجیر کا بدل ہے۔ قولنج کے لیے مہینہ میں دو یا تین بار حقنہ کرنا اور حمام کرانا مفید عمل ہے اور روغن غار، روغن سوسن اور روغن قرطم مفید ہے۔

تیز شیافات :

شحم حنظل چار، مر ایک، انزروت اس کے برابر، نوشادر اس کے نصف، شہد سارے اجزاء کے برابر۔ پہلے شہد کو اس قدر پکائیں کہ وہ بالکل گاڑھا ہو جانے کے قریب ہو جائے پھر اس میں سارے اجزاء کو شامل کر کے بطور شیاف استعمال کریں۔ (الخوز)

نسخۂ قرص برائے قولنج :

شبرم کا دودھ، سقمونیا ہموزن، شحم حنظل اس کے برابر، سکبینج، حنظل کے برابر۔ حسب دستور قرص تیار کر لی جائیں ایک قرص پونے دو ماشہ کی ہونی چاہئے۔ (بختیشوع)

ایلاؤس اس وقت ہوتا ہے جب معدہ بہت گرم ہو جاتا ہے اور آنتیں سرد ہو کر ان میں بل پڑ جاتے ہیں۔ ریاح خارج نہیں ہو پاتی اور مریض شروع میں بلغم کی قے کرتا ہے اور بعد میں پاخانہ کی۔ پیاس کی شکایت ہوتی ہے اور پورے پیٹ میں درد کے ساتھ ساتھ شراسیف میں تڑپ اور ٹیس ہوتی ہے اور خنار ہو جاتا ہے اور یہ اکثر و بیشتر موسم خریف میں لاحق ہوتا ہے اور زیادہ تر ساتویں روز مریض مر جاتا ہے۔ ایسی صورت میں پہلے معدہ کا آب نیم گرم کے ذریعہ تنقیہ کیا جائے اور جو کچھ رہ جائے اسے نرمی سے خارج کیا جائے۔ پھر فصد کی جائے۔ اس سے معدہ کو برودت پہونچتی ہے اور معدہ کے مقام پر برودت پہنچانے والی ادویہ رکھی جائیں لیکن ملحوظ رہے کہ برودت پہنچانے والی چیز حجاب سے تجاوز نہ کرے اگر مریض پانی میں نہ بیٹھنا چاہے تو حجاب سے نیچے نیچے بالفعل اور بالقوت گرم تیل سے مالش کی جائے حجاب سے اوپر نہیں اور حتی الامکان لمبے فتیلے حمول کئے جائیں اس کے بعد ایسی چیزوں کے ذریعہ حقنہ کیا جائے جو بستہ پاخانہ کو تحلیل کرنے والی ہوں، قوی الحدت نہ ہوں اور نہ ہی بالفعل اور نہ ہی بالقوت گرم ہوں۔ (بقراط)

اس مقصد کے لیے پانی، روغن اور بورق کثرت استعمال کیا جائے۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو اس کی مقعد میں نرمی کے ساتھ پھونک ماریں کہ تاکہ جوف بطن پھول جائے اور حقنہ کر کے اسفنج سے مقعد کو بند کر دیں تاکہ حقنہ کی دوا باہر نہ نکل سکے اور حقنہ کے ساتھ گرم پانی میں بٹھائیں۔ مریض نے اگر ایک گھنٹہ بھی حقنہ کی دوا کو اندر دبائے رکھا تو سمجھو کہ وہ ٹھیک ہو گیا اور اس کو خالص عمدہ شراب پلائیں لیکن اگر یہ تحلیل نہ ہو اور مریض کو خنار ہو جائے تو پھر یہ مہلک ہے کیوں کہ آنتیں ڈھیلی ہو چکی ہوتی ہیں اور یہ موجب ہلاکت ہے۔ (مؤلف)

اذخر اور افیون نافع ایلاؤس ہیں۔ (دیسقوریدس)

پودینہ کوہی کا فعل افتیمون کی مانند ہے مگر یہ کہ فعلاً اس سے کمزور ہے۔ (جالینوس)

برگ انگن کو سیپیوں کے ساتھ پکا کر اس کا شوربہ لینا نفخ کو دور کرتا ہے۔ شربت اشقیل نافع قولنج ہے۔ افسنتین کا سنبل یا ساسالیوس کے ہمراہ شرباً استعمال محلل نفخ ہے۔ افسنتین کو روغن حناء اور موم کے ساتھ گوندھ کر کمر پر لیپ لگانے سے مزمن درد سے سکون مل جاتا ہے۔ شربت افسنتین شراسیف کے نیچے کے تناؤ، تمدد اور نفخ میں مفید ہے۔ شربت افسنتین نفخ اور پسلیوں کے دردوں کو دور کرتا ہے۔ (دیسقوریدس)

انیسون پیٹ سے نفخ کو دور کرنے والی دواء ہے۔ (جالینوس)

اسی طرح کی بات اور یاسیوس کہی ہے۔

یہ محلل ریاح ہے اور خصوصاً اگر اس کو بھون کر استعمال کیا جائے تو اس سے نفخ دور ہو جاتا ہے، باذروج

نفخ دور کرتا ہے۔بابونہ بھی نفخ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔(جالینوس)

جندبید ستر محلل ریاح ہے اگر اسے سرکہ کے ساتھ لیا جائے۔(دیسقوریدوس)

کسی کے معدے یا آنت میں دشوار و پریشان کن نفخ ہو جائے تو اسے پانی ملے ہوئے سرکہ کے ساتھ جند بید ستر استعمال کر کے فائدہ حاصل کرنا چاہئے۔(جالینوس)

معدہ اور آنتوں کے نفخ کو دار شیشعان کا جوشاندہ تحلیل کرتا ہے۔ بوڑھے مرغوں کے شوربے کا استعمال ہمراہ بسفائج اور قرطم معدہ اور آنتوں کے نفخ کو فائدہ کرتا ہے اگر اس سے کئی بار دست آجائیں۔وج کا جوشاندہ پہلو کے دردوں میں مفید ہے۔(دیسقوریدوس)

وج کی خاصیت ریاح کو اکھاڑ پھینکنا ہے۔ادرک معدہ اور آنتوں میں موجود غلیظ ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔
(فلیغریوس)

جنگلی سور کا پاخانہ شراب کے ساتھ پیا جائے تو مزمن درد پہلو میں شفا دیتا ہے۔(ابن ماسویہ)

میں ریاح کی وجہ سے ہونے والے پسلیوں کے مزمن درد میں پالتو کبوتروں کی بیٹ اور بالون کے ذریعہ علاج کرتا ہو جس سے متاثرہ مقام سرخ ہو جاتا ہے۔یہ چیزیں خردل کے قائم مقام ہیں۔
(دیسقوریدوس و جالینوس)

زراوند مدحرج کو پانی کے ساتھ استعمال کرنا درد پہلو کے لیے نافع ہے۔(دیسقوریدوس و جالینوس)

اس کا خاص فائدہ آنتوں میں ریاح جمع ہو جانے کی صورت میں ہوتا ہے اور بیخ شلم یا تخم شلم نفخ کو بھی دور کرتا ہے اور اسی طرح کے افعال و خواص زرنباد و حماما کے بھی ہیں۔(بدیغورس)

اس معاملے میں وج نسبتاً زیادہ قوی درجہ کا ہوتا ہے۔درخت حبۃ الخضراء کے گوند سے مقام ماؤف پر لیپ کرنا یا اس کو انگلیوں میں لگا کر پھیرنا نافع وجع الجنب ہے۔چودہ ماشہ بالون کے سفوف کو گرم پانی کے ہمراہ لینا آنتوں کی ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔حجر غاغاطیس سخت مجفف ہے اور خصوصاً مزمن نفخ میں فائدہ کرتا ہے۔
(بدیغورس)

زیرہ نفخ غلیظ ریاح میں فائدہ کرتا ہے۔ تخم کرفس محلل نفخ ہے۔ تخم قندولیس اس معاملے میں زیادہ قوی درجے کا ہے یہاں تک کہ اس سے پہلو کے درد میں بھی فائدہ ہوتا ہے۔(جالینوس)

تخم کرفس کو ہی بہت زیادہ محلل نفخ ہے۔ تازہ کرنب کے دو پودوں کو اس کی جڑ سمیت لے کر جلالیا

جائے اور پھر اس کی راکھ کے ساتھ پرانی چربی ملا کر ضماد کرنے سے مزمن وجع الجنب دور ہو جاتا ہے۔ کرویا ریاح کو خاص طور سے معدہ سے نکال باہر کرتا ہے۔ (دیسقوریدوس، جالینوس)

شلیم معدہ سے ریاح کو نکال باہر کرتا ہے۔ اسی طرح کا فعل اس کی جڑ کا ہے۔ (جالینوس)

اس کی خاصیت معدے سے نفخ کو ختم کرنا ہے خاص طور سے اس وقت جب کہ کھانے میں اس کو شامل کر کے استعمال کیا جائے۔ (ابن ماسویہ)

بسفائج اکا استعمال پسلیوں کے بلغمی درد میں نافع ہے اور یہ معدہ کے اندر اکٹھا ہو جانے والی ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ تخم کراث کو ہالون کے ساتھ بھون کر استعمال کرنے سے آنتوں کے اندر کی ریاح تحلیل ہو جاتی ہیں، بادام تلخ چار مثقال کے استعمال سے آنتوں سے ریاح نیچے اتر آتی ہے اور پسلیوں کے درد سے شفا حاصل ہو جاتی ہے۔

مر، کوٹ پیس کر باریک سفوف کر کے شہد میں معجون بنا کر پانی کے ہمراہ کھلانا معدہ کی ریاح میں نافع ہے۔ (جالینوس)

وجع الجنب میں سات ماشہ بادام تلخ کا تیل پلایا جائے اور ڈیڑھ ماشہ مر گوند کا پلانا مزمن وجع الجنب کے لیے نافع ہے، مقل کا شرباً استعمال وجع الجنب کے لیے شافی ہے۔ نفخ کو زائل کرتا ہے۔ یہ نفخ غلیظ کو دور کرتا اور پسلیوں و پہلو کے درد سے شفا دیتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

مقل یہود نفخ کو تحلیل کرتا ہے اور اعضاء میں جمع شدہ ریاح کو زائل کرتا ہے۔ گرم پانی میں حمام کرانا بھی نفخ و ریاح کے لیے مفید ہے۔ (اوریباسیوس)

شرباً سنبل کا استعمال ہمراہ آب سرد تحلیل نفخ کے لیے مفید ہے اور سب سے بہتر یہ ہے کہ جوشاندہ افسنتین کے ہمراہ پلایا جائے۔ (روفس)

شکر کی پرانی نبیذ معدہ کے نفخ زقی کو تحلیل کرنے کے لیے بہت خوب ہے۔ (دیسقوریدوس)

نانخواہ ریاح کو تحلیل کرتا ہے اور ایرسا پہلو کے درد کو دور کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

سکنجبین دونوں پہلوں کے درد کے لیے مفید ہے۔ (جالنوس)

اور یہ زیریں آنتوں کو قوت پہنچانے کے لئے سب سے بہتر ہے۔ سداب کو خشک شبت کے ساتھ پکا کر اس کا جوشاندہ پلانا دونوں پہلوؤں کے درد اور کمر کے درد میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ (روفس)

ایہل محلل ریاح ہے، عود ہندی کا شرباً استعمال پہلو کے درد کو سکون بخشتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

جوشاندہ مجیٹھ پہلو کے درد کے لیے نافع ہے۔(بولس)

بیخ فاشرا کا شہد میں لعوق بنا کر چاٹنا پہلو کے درد کے لئے نافع درد کے لیے ہے، فلفل غلیظ ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔(دیسقوریدوس)

دار فلفل کا بھی یہی فعل ہے اور فودنج غذاؤں سے پیدا ہونے والے نفخ کو تحلیل کرتا ہے اور صعتر خصوصاً صعتر بری ریاح اور قراقر کو دور کرتا ہے، قسط کا سرکہ اور افسنتین کے ساتھ استعمال نفخ کو تحلیل کرتا اور پہلوؤں کے درد کو فائدہ کرتا ہے۔(ابن ماسویہ)

مقل کا جندبید ستر کے ساتھ شرباً استعمال پہلوؤں کے درد میں مفید ہے۔(جالینوس)

سات ماشہ قنطوریون کبیر کا شراب کے ہمراہ پینا پہلوؤں کے درد میں مفید ہے اور بارزد سے پہلوؤں کے درد میں لیپ کیا جائے تو یہ غلیظ ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔(دیسقوریدوس)

سوسن جبلی نافع نفخ ہے۔(بدیغورس، دیسقوریدوس)

یہ جوڑوں سے غلیظ ریاح کو نکالتا ہے۔(دیسقوریدوس)

ریوند ریاح میں نفع بخش ہے اور شراسیف کے نیچے تمدد و تناؤ میں فائدہ کرتا ہے۔(ابن ماسویہ)

شبت کی کلی اور اس کے بیجوں کا جوشاندہ محلل نفخ ہے۔ تخم کتاں میتھی اور سداب کے ساتھ آرد جو کا ضماد تیار کر کے اس کا لیپ کیا جائے تو آنتوں میں ہونے والے نفخ کو فائدہ ہوتا ہے۔ کلونجی بھی محل نفخ ہے۔
(دیسقوریدوس)

لہسن نفخ کو تحلیل کرتا اور سدوں و برودت کی وجہ سے لاحق ہونے والے پسلیوں کے درد میں شفا بخشتا ہے۔
(دیسقوریدوس)

یہ پیٹ سے نفخ کو تحلیل کرتا ہے اور تافسیا کے ذریعہ اسہال لانا مزمن ذات الجنب کے لیے فائدہ مند ہے۔اس کے عصارہ کا طلاء استعمال مزمن درد کے لیے فائدہ مند ہے، خردل غلیظ ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔
(جالینوس)

آٹھ ماشہ بیخ کراث الحمار شراب کے ساتھ پینا ذات الجنب میں (جس کا سبب ٹھنڈک کا لگ جانا ہو) میں مفید ہے۔ مجیٹھ، وج، قسط، مر، بادام تلخ و بادام شیریں، ریوند چینی، جنطیانا رومی اور زراوند طویل ہر ایک

ساڑھے چار ماشہ یا سات ماشہ ہمراہ آب گرم استعمال کیا جائے تو دونوں پہلوؤں کے درد کے لئے مفید ہے۔ خارجی طور پر روغن سوسن، روغن نرجس یا روغن بان کی مالش کی جائے تو اس کا بھی یہی فعل ہے۔

پسلیوں کے بڑھتے ہوئے درد میں کرم کلہ بستانی کی شاخیں اور اس کے تخم ایک ایک جزء لے کر خوب اچھی طرح کوٹ کر اس میں روغن سوسن کے ساتھ کچھ مرغابی کی چربی شامل کردی جائے اور تھوڑی سی بکری کے گردوں کی چربی ملا کر قیروطی بنائی جائے اور قابل برداشت حد تک گرم کر کے دونوں پہلوؤں پر لگائی جائے۔ ٹھنڈی ہو جائے تو پھر گرم کر کے بار بار رکھا جائے۔ (ابن ماسویہ)

باجرہ کے ذریعہ سنکائی نفخ معدہ کے لیے محلل ہے۔ معدہ کے نفخ کو تحلیل کرنے کے لیے پودینہ نہری کو شہد کے ساتھ استعمال کیا جائے اور اگر یہ شکایت برودت معدہ کی وجہ سے ہو تو کچھ کھا لینے کے بعد خالص شراب فائدہ مند ثابت ہوتی ہے اور پینے کے بعد مریض کو سونے دیا جائے اور محلل ریاح اشیاء میں سے یہ ہے کہ زیرہ کو بھون کر کسی پانی ملی ہوئی شراب کے ساتھ استعمال کیا جائے اور تخم بادیان، کرفس جبلی، انیسون کو تیل میں جوش دے کر اس سے پیٹ پر مالش کی جائے، اور شراب و شونیز کے جوشاندہ کو کسی تیل کے ساتھ پیٹ پر نطول کیا جائے۔ (اسحاق)

بچوں میں نفخ شکم کی شکایت میں زیرہ سفید، ہلیلہ کابلی (بغیر گٹھلی) کا ساڑھے چار ماشہ، تخم کشوث سوا دو ماشہ، مر، ماحوز پونے سات ماشہ، چرائتہ تقریباً پونے چھ ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر روغن گل خیری میں چرب کر لیا جائے اور پھر اس میں سے ساڑھے تین ماشہ لے کر ہمراہ آب گرم یا کسی مشروب کے ساتھ استعمال کرایا جائے۔ (مجہول)

اس حقنہ کا نسخہ جو غلیظ ریاح کو تحلیل کرتا ہے نافع قولنج ریحی میں مفید ہے، اور ام باردہ کے لیے مسخن اور زیریں شکم کے بارد امراض میں بے حد مفید ہے، یہ ہے:

تخم کرفس، تخم سونف، کلونجی، کردیا، زیرہ، شلجم، اسپند، سب کو کوٹ کر پانی میں اس قدر پکایا جائے کہ گاڑھا اور سرخ ہو جائے پھر اسے چھان لیں اور میتھی، بابونہ، شبت، سداب، پودینہ، صعتر لے کر پکایا جائے اور اس کے جوشاندے میں گرم مالبزور ملا کر حقنہ لیا جائے، سکبین، ج جاؤشیر کو آب سداب میں ملا لیا جائے اور پھر اس میں تھوڑا سا روغن مرزنجوش ملا کر اس سے حقنہ کیا جائے۔

آب اسپند میں جندبید ستر اور تھوڑا سا چنبیلی کا تیل ملا کر اس سے حقنہ کیا جائے۔ (تذکرہ عبدوس سے استفادہ)

نفخ شکم میں آب گرم کے ساتھ ساڑھے چار ماشہ بسکھپرا استعمال کرایا جائے اور اس کے نصف وزن

کرویا کا جوشاندہ دیں اور گرم پانی استعمال کریں۔

نفخ شکم کی دوا:

تخم اجوائن، تخم کرفس، سداب بستانی خشک، زنجبیل، دار چینی، کندر، مصطگی، لونگ، جندبید ستر سات سات ماشہ، مرچ سیاہ آٹھ عدد، الائچی چار عدد۔ سارے اجزاء کو کوٹ پیس کر شہد کے ساتھ معجون بنائی جائے اور کسی جوشاندہ کے ہمراہ کھلائیں مقدار خوراک سات ماشہ ہے۔ (الکمال)

شکم اور آنتوں کے نفخ کے علاج کے لیے روغن زیتون کو شراب یا بعض گرم تخمیات مثلاً زیرہ، تخم کرفس جبلی کے ساتھ پکا کر حقنہ کیا جائے۔ اس کے بعد مریض کے پیٹ کے بیچ میں دو تین مرتبہ بلاشرط پچھنے لگائیں۔ یہ پچھنے ناف کے چاروں طرف لگائیں۔ (حیلۃ البرء)

قراقر شکم کی وجہ غلیظ ریاح اور آنتوں کی قوت قابضہ کا ضعف ہے اور مقعد سے نکلنے والی آواز اگر بق بق' ہو تو سمجھو کہ رطوبی ریاح ہے اور اگر آنتیں ان سے خالی ہوں اور ان میں اوپر سوکھا پاخانہ جمع ہو تو قراقر و بق بق کی آواز نہیں ہوگی، اگر ان دونوں کی درمیانی حالت ہو تو یہ درمیانی صورت حال ہے۔ اگر تیز چیخ یا چوں چوں کی آواز ہو تو سمجھو کہ آنتیں تنگ ہیں اور کسی قدر رطوبت کے ساتھ نفاخ غلیظ ریاح موجود ہے اور جوف میں موجود ریاح اگر ایک جگہ ٹھہری رہے تو اس سے نفخ یا اپھارہ پیدا ہوتا ہے اور اگر متحرک رہے تو اس سے قراقر کی شکایت پیدا ہوتی ہے اور چھوٹی آنتوں میں اور لطیف ریاح کی وجہ سے پیدا ہونے والے قراقر کی آواز تیز اور باریک ہوتی ہے اور اگر وجہ غلیظ ریاح ہو تو آواز ہلکی کم تیلی اور کم تیز ہوتی ہے اور اگر قراقر موٹی آنتوں میں ہو اور اس کے ساتھ رطوبت نہ ہو تو یہ سڑی ہوئی کی مانند ہوگی۔ اس کی وجہ موٹی آنتوں میں غلیظ ریاح اور اس کی وسعت مانی جائے گی۔ اور بق بق کی وجہ براز کی رطوبت ہے۔ (جالینوس)

معدہ میں پیدا ہونے والی ریاح موقع و مقام کی گرمی، مجاری ریح کی کشادگی اور اس کے سیدھے ہونے کی وجہ سے بہت جلد ہلکی ہو کر باہر خارج ہو جاتی ہے اور آنتوں خصوصاً قولون میں پیدا ہونے والی ریاح کا تحلیل ہونا جگہ کے سرد ہونے اور وسیع و کشادہ ہونے اور اس میں گھماؤ ہونے اور مجاری ریح کے تنگ ہونے اور کثیف ہونے کی وجہ سے مشکل ہوتا ہے۔ (العادات)

ریاح کا احتباس ضروری نہیں ہے تر براز کے احتباس کی صورت میں استسقاء ہو جاتا ہے اور خشک براز کے احتباس کی صورت میں قولنج ہو جاتا ہے اور پاخانہ معدہ میں لوٹ آتا ہے یہاں تک کہ منہ سے باہر خارج ہوتا ہے اور اس سے دونوں پسلوں میں درد ہوتا ہے اور بسا اوقات اس سے بخارات اوپر سر کی طرف چڑھتے

ہیں جس سے جنون ودیوانگی پیدا ہو جاتی ہے اور آنکھوں کے سامنے تاریکی چھا جانے کی شکایت ہو جاتی ہے اور کبھی کبھی مفاصل میں پھنس کر تشنج پیدا کر دیتے ہیں۔(یہودی)

بالائی شکم یعنی معدہ کا نفخ ڈکاروں سے تحلیل ہو جاتا ہے اور ڈکار لانے کا طریقہ یہ ہے کہ تنگ منہ کے کوزے سے تھوڑی تھوڑی کر کے بہت زیادہ پیا جائے۔ شدید ٹھنڈ لگ جانے کی وجہ سے شکم میں ریاح بھر جاتی ہے۔(اہیڈ یمیا)

شدید ٹھنڈ لگ جانے سے شکم میں ریاح بھر جاتی ہے اور اس میں پیٹ سے اوپر ہونے والا درد نسبتاً ہلکا ہوتا ہے ہاں اندر گہرائی میں ہونے والا نسبتاً شدید ہوتا ہے اور مراق اور اس کی جلد وغیرہ میں ہونے والا درد بھی نسبتاً ہلکا ہوتا ہے۔(فصول)

مرہ سوداء کی وجہ سے نفخ معدہ کی شکایت میں اور خصوصاً مرض کی باری کے وقت گرم تیز سرکہ میں اسفنج تر کر کے اس سے ضماد کیا جائے اگر پھر بھی شکایت باقی رہے تو مریض کے معدے پر سداب رطب کو شہد یا صبر یا موم یا روغن ہیر اکسیس میں ملا کر رکھا جائے اور اسے ایارج دیا جائے اور ایک مٹھا بھنگرہ اور فودنج سے تیار کیا ہوا جوشاندہ شہد اور فلفل کے ہمراہ پلایا جائے اور مقام ماؤف پر ضماد خردل اس قدر لگایا جائے کہ وہ جگہ سرخ ہو جائے اور معدے پر پچھنے لگائے جائیں اور فتیلہ دے کر اجابت میں نرمی لائی جائے۔(میامر)

میعہ سائلہ کا شرباً و طلاءً استعمال نافع ریاح ہے اور اعضاء ایک دوسرے میں پھنس جانے کی صورت میں مفید ہے۔(ابو جریج)

سکنجبین پیٹ سے غلیظ ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ جاؤشیر بھی پیٹ سے غلیظ ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ خطمی کے ساتھ نمک کا فرزجہ بنا کر استعمال کرنا ورق وغیرہ سے زیادہ جلدی قولنج کو تحلیل کرتا ہے۔(ابو جریج)

غلیظ بخاری ریاح اعضاء میں اور غشاؤں کے پیچھے اور معدہ، آنتوں میں پھنس جاتی ہے اور ہڈیوں اور عضلات کو محیط غشاؤں میں بھی پہنچ کر وہیں رک جاتی ہے اور اس ریاح سے عضلات میں نفخ ہو جاتا ہے اور ریاح بارد ہو تو اس سے شدید درد ہوتا ہے۔ تحلل ریاح میں رکاوٹ ڈالنے والی چیز ان کے پیچھے کے اجسام کثیف ہوتے ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اس کو ہلکا گرمایا جائے اور ریاح کو لطیف بنایا جائے۔ ان دونوں مقاصد کو ایک ساتھ حاصل کرنے کے لیے جوہر لطیف سے گرم کیا جائے اور ایسا اعضاء کے مزاج کے مطابق کیا جائے۔ اگر درد شدید ہو تو کسی مسکن الم کے ساتھ یہ دوا استعمال کی جائے۔ یہی ریح آنتوں میں پہنچ کر درد کا باعث بنے تو کسی تیل میں لطیف بزور پکا کر اس سے حقنہ کیا جائے۔ اس سے درد دور ہو جائے گا۔ بزور یا تخم

لطیف ہونے کے ساتھ ساتھ کسی قدر گرم مزاج بھی ہونے چاہئیں مثلاً زیرہ، انیسون، کاشم اور انجدان۔ اور اگر ریح و درد کے ساتھ ٹھنڈک بھی ہو تو سداب حب الغار اور زفت کا جوشاندہ استعمال کرایا جائے اور جب شدید درد کے ساتھ کوئی گرم ورم بھی موجود ہو تو اس کو دھیان میں رکھتے ہوئے فصد کے ساتھ ایسی دواؤں سے علاج کیا جائے جن میں اسخان تلئین ارخاء اور تحلیل کی خاصیت پائی جائے مثلاً شبت اور بطیخ و مرغی کی چربی۔ یہ علاج درد کے شدید ہونے کی صورت میں ہے اور جب درد ہلکا ہو تو بیرونی طور پر تکمید سے کام لیا جائے اور تکمید کے لیے سب سے عمدہ چیز باجرہ ہے کیوں کہ یہ جھٹ بھی ہے اور مقام ماؤف پر بوجھ بھی نہیں ڈالتا۔ یا نمک کو گرم کر کے اس سے سنکائی کی جائے یا خربق سے کی جائے اور ناف کے چاروں طرف پر دور تک آتشیں پچھنے لگائے جائیں یہ پیٹ کے نفخ کو تحلیل کرنے میں بہت مفید ہے اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو افیون وغیرہ اور دوافیلن کی طرف رجوع کیا جائے ان دواؤں کے مضر اثرات بھی ہوتے ہیں لیکن یہاں پر ان کے استعمال کا مقصد صرف مریض کو موت کے چنگل سے نجات دلانا ہے۔ جب مریض شدت درد سے غشی کے قریب پہنچ جائے تب ہی اسے استعمال کیا جائے۔ بعد میں ان دواؤں کے مضر اثرات کا ازالہ کرنا ممکن ہے۔ اس کی تفصیل کے لیے باب حل النفخ اور باب وجع الکلیہ کا مطالعہ کیا جائے جہاں ہم نے ان دونوں کے فرق کو ذکر کر دیا ہے۔ دوافیلن تیاری کے چھ ماہ بعد استعمال کی جائے۔ معدہ اور بالائی آنتوں کے امراض میں دوا کا پلانا زیادہ مؤثر ہوتا ہے جبکہ زیریں آنتوں کی تکلیف میں حقنہ کا استعمال۔ اور جب مفاصل اور عضلات کے سروں میں نفخ کی شکایت ہوا ہے تو زفت، صمغ، بطم اور شیر کے مغز سے لیپ کیا جائے اور کبوتر کی بیٹ اور بزور سے بنا ہوا ضماد لگایا جائے الغرض قوی درجے کی ملطف اور ملین ادویہ استعمال کی جائیں۔

(اغلوقن)

آنتوں سے چپکی ہوئی خلط حاد حار کی وجہ سے ہونے والے قولنج میں ادویہ ملطفہ کا استعمال ممنوع ہے کیوں کہ یہ مضر ہیں بلکہ ایسے میں ادویہ مخدرہ مسکن الم ہیں۔ یہ مواد کو گاڑھا بناتی اور خشک کرتی ہیں یہ رطوبات چونکہ حار ہوتی ہیں اسی لئے نافع ہیں اور غلیظت پیدا کرتی ہیں اور شدید حرارت میں سکون پہنچاتی ہیں۔ غلیظ و لزج رطوبات کی وجہ سے ہونے والا قولنج بہت شدید ہوتا ہے اس لیے پوری دانائی سے علاج کیا جائے۔ یہ رطوبات تنہا باعث درد نہیں ہوتیں بلکہ بسا اوقات ان میں ریاح شامل ہو جاتی ہیں اور جب وہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں پاتیں تو اذیت و درد کا باعث بنتی ہیں ایسا اس وقت ہوتا ہے جب وہاں پر کسی قدر گرمی رہتی ہے جو ان رطوبات کو غلیظ بخارات میں تبدیل کر دیتی ہے پھر یہ غلیظ بخارات آنت کی پرتوں کے درمیان اکٹھا ہو جاتے ہیں اور وہاں سے نکلنے کا راستہ نہیں پاتے۔ قولنج کی یہ قسم زیادہ تر ان اشخاص میں عارض ہوتی ہے جو کثرت سے غلیظ و بارد غذائیں استعمال کرتے ہیں۔ ان مخدر دواؤں کے استعمال کرنے سے درد

میں سکون تو ہو جاتا ہے لیکن پھر بعد میں اس سے زیادہ تیز درد اٹھتا ہے کیوں کہ ادویہ مخدرہ کی برودت کے زیر اثر آنت کی پرتیں بہت کثیف ہو جاتی ہے اور غلیظ بخارات کے تحلیل ہونے میں مزید دشواری ہو جاتی ہے اور وہ غلیظ ویسدار رطوبات جو آنت کی پرتوں کے درمیان ہوتی ہیں مزید غلیظ ہو جاتی ہیں اور اس کا نکلنا بہت دشوار ہو جاتا ہے۔ دوبارہ جب اور زیادہ شدید درد اٹھتا ہے تو پھر مخدر دوا کے استعمال کی ضرورت پڑ جاتی ہے اور معاملہ پہلے جیسا ہو جاتا ہے اس طرح بار بار شدید سے شدید تر درد اٹھنے اور ادویہ مخدرہ کے استعمال سے مرض نا قابل علاج ہو جاتا ہے۔ لہذا ایسے میں مخدر دواؤں کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اگر قولنج کا سبب لطیف حار اخلاط ہوں تو ان کو بدن سے نکالا جائے یا اس کے مزاج کو معتدل بنایا جائے اگر یہ ناممکن ہو تو اس کا احساس باطل کر دیا جائے۔ علاج و معالجہ میں تخدیر بھی ایک نفع بخش تدبیر ہے اور مسخنات اور پیاس لانے والی تدابیر کام میں لائی جائیں اور قولنج کا علاج کرنا کوئی ضروری نہیں ایسا درد جو آنت کی پرتوں کے درمیان غلیظ رطوبات کے پھنس کر رہ جانے کی وجہ سے ہو تو اس کا علاج تیز مسخن نطولات اور ضمادات کے ذریعہ نہ کیا جائے خصوصاً اس وقت جب کہ رطوبات بہت کثیر مقدار میں ہوں۔ کیوں کہ یہ تدابیر ان رطوبات کو پگھلا کر ریاح بناتی ہیں ان کی قوت کو جلد تحلیل کرنے کے مقصد سے اس قدر نہ بڑھائیں کہ درد بڑھ جائے یہی وجہ ہے کہ کچھ لوگوں نے شکایت کی کہ نطول اور حقنہ استعمال کرنے سے ان کے درد بڑھ جاتے ہیں بلکہ اس کا علاج یہ ہے کہ ان رطوبات کو نضج دیا جائے اور ایسی چیزوں کے ذریعہ ان کو ختم کیا جائے جو ملطف ہوں، کم گرمی پہنچانے والے ہوں اور جن کے اندر تحلیل ریاح کی خاصیت ہو۔ ویسے بھوک کو برداشت کرنا اور زیادہ دنوں تک ترک غذا پر صبر کرنا علاج سے بہتر ہے اور انجام کار کے لحاظ سے زیادہ محفوظ و اطمینان بخش۔ (حیلۃ البرء۔ جالینوس)

میں نے ایک کسان کو دیکھا کہ جب اسے درد قولنج کا احساس ہوتا اپنے پیٹ کو باندھ لیتا جب کہ اس سے پہلے نہیں باندھتا تھا اور تھوڑی سی روٹی کے ساتھ لہسن کھاتا اور تنہا اسی پر پابندی سے عمل کرتا اور پورے دن غذا نہ لیتا صرف شام کو خالص شراب یا تقریباً خالص شراب پی کر سو جاتا اور کچھ نہ کھاتا دوسرے دن صبح کو صحیح سلامت اٹھتا۔ وجہ یہ ہے کہ لہسن ریاح کو تحلیل کرنے والی سب چیزوں میں سب سے زیادہ قوی حیثیت رکھتا ہے اور اس سے پیاس بالکل نہیں لگتی تو جس کسی کی آنت میں درد ہو اور اس کے ساتھ بخار نہ ہو تو اس کے لیے لہسن بہت عمدہ چیز اور تریاق ہے۔ اگر درد کے ساتھ بخار بھی ہو تو باجرہ سے سنکائی کی جائے اس سے سکون نہ ہو تو روغن زیتون میں بزور اور لطیخ کی چربی یا مرغی کی چربی پکا کر اس سے بار بار حقنہ کیا جائے پھر بھی سکون نہ ہو تو اسی حقنہ میں تین ماشہ سے تھوڑا سا کم افیون اور اس کے برابر جندبید ستر اور ایک قوطولی یعنی

نواونس روغن زیتون شامل کر لیا جائے اور روغن زیتون میں بزور پکا کر اس میں افیون اور جندبید ستر ملا کر اس میں روئی لتھیڑ کر بتی بنالی جائے اور اس بتی میں ایک دھاگا باندھا جائے تا کہ ضرورت کے وقت اسے پکڑ کر مقعد سے نکال لیا جائے یہ بتی خوب اندر تک مقعد میں داخل کی جائے بہت مفید ہے۔ (جالینوس)

بتلائے قولنج کی دیر تک ہلکے ہلکے نرمی کے ساتھ مقام ماؤف کی دیر تک مالش کی جائے اور اس کی پنڈلیوں کی سخت اور تیز مالش کی جائے اور میتھی کے جوشاندہ یا خبازی کے جوشاندہ یا جندبید ستر کے ساتھ بھونے ہوئے زیرے کے ساتھ روغن سداب کے ذریعہ حقنہ کیا جائے اور فلفل، عاقرقرحا اور فربیون سے ضماد تیار کر کے اس کا لیپ کیا جائے اور اگر چاہیں تو مقام ماؤف پر تیل بھی لگا سکتے ہیں۔ تیل کی مالش بہتر ہے۔
(فلیغریوس)

قولنج حقیقی وہ ہے جس کا سبب خلط بلغمی ہو اور قولنج مجازی وہ ہے جس کا سبب خلط مراری ہو۔ خلط مراری کی موجودگی کی علامت یہ ہے کہ اس میں ادویہ حارہ کا استعمال مضر ثابت ہوتا ہے اور چبھنے والا اور جلن کے ساتھ درد ہوتا ہے اور اس میں معتدل چیزوں کا استعمال نفع بخش ثابت ہوتا ہے۔

قولنج میں پیش آنے والی علامات و عوارضات یہ ہیں:

چھیدنے والا درد ہوتا ہے۔ ثقل کے ساتھ گاڑھا مادہ خارج ہوتا ہے، قے ہوتی ہے، متلی ہوتی ہے، پسینہ اور بہت زیادہ ریاح خارج ہوتی ہے اور پاخانہ پھولا ہوا ہوتا ہے، پانی پر پھیل جاتا ہے، غذا ہضم نہیں ہوتی اور کھانے کی خواہش کم ہو جاتی ہے۔ اور مراق میں تمدد و تناؤ اور مروڑ ہوتا ہے اور آنت میں ہونے والا درد شدید ہو تو وہ موٹی آنتوں کا درد ہوگا اور اگر خفیف ہو تو دونوں باتوں کا امکان ہے یا تو چھوٹی آنتوں میں ہوگا یا بڑی آنتوں میں۔ ہاں بہت تھوڑی مقدار میں مادہ کا خارج ہونا چھوٹی آنتوں کے درد کی علامات میں ایک مزید علامت بن جاتی ہے۔ (الاعضاء الآلمہ)

قولنج کا سبب یا تو براز یابس ہوتا ہے اور براز کے بھی سوکھنے کی کئی وجہیں ہو سکتی ہیں۔ مثلاً خشک غذائیں، جگر کی بڑھی ہوئی حرارت، عنار کی بڑھی ہوئی حرارت، صفراء کا آنتوں میں کثرت انصباب یا قولنج کا سبب غلیظ ریاح یا آنت میں بلغم کثیر کا اجتماع یا آنتوں میں کسی پتھری کی پیدائش یا شکم کی خشکی و لاغری یا دیدان یا عضلات بطن کا کمزور ہو جانا ہوتا ہے بس یہ جان لو کہ جو بھی چیزیں براز کو خشک کرنے والی ہیں سبھی اسباب قولنج میں شامل ہیں لہذا براز اور ریاح کو روکا نہ جائے اور براز کو زیادہ سوکھنے نہ دیا جائے کیوں کہ اس سے بعد میں قولنج ہو جاتا ہے اور اس کے عارض ہونے سے پہلے اس کا مداوا کیا جائے اور قولنج ریحی کا علاج یہ ہے کہ مریض کو متواتر کاسر ریاح اور مخرج بلغم چیزیں پلائی جائیں مثلاً حب صنوبر اور شحم حنظل اور قولنج صفراوی کا

علاج مخرج صفراء کے ذریعہ کیا جائے اور آنت کو غذاؤں روغنوں، خیار شنبر اور روغن بادام شیریں کے استعمال سے ہمیشہ تر رکھا جائے۔ تیندوے کی کھال کا پیٹ پر باندھنا مفید ہے اور خراطین پیٹ کی خشکی کی صورت میں پاخانہ لاتے ہیں۔ خراطین کی مقدار خوراک ایک دانگ یعنی پونے چار رتی ہے اور کبھی کبھی شحم حنظل، سقمونیا اور گائے کے پتہ سے ضماد تیار کر کے پورے ناف پر لگاتے ہیں۔ ایک گھڑے میں گرم پانی بھر کر اس کے نیچے سے ایک سوراخ کر کے تھوڑا اوپر سے مقام درد پر نطول کیا جائے اگر قولنج کا سبب پیٹ کے کیڑے معلوم ہوں تو ان کو نکالنے والی دوائیں استعمال کی جائیں اور اگر قولنج کے سبب کے بارے میں کسی پتھری کا شبہ ہو تو ایارج اور روغن بید انجیر پلایا جائے۔ یہ پتھری کو خارج کرتا ہے۔ (یہودی)

چکاوک کو بھون کر کھانا نافع قولنج ہے۔ (جالینوس۔ تریاق برائے قیصر)

ٹھنڈی ہوا اور سرد و خشک سبزیوں کے استعمال سے قولنج کا درد عارض ہو جاتا ہے۔ اس کا علاج سنکائی کرنا اور گرم لیپ کرنا ہے۔ سنکائی مستقل پابندی سے کی جائے کیوں کہ کم سنکائی کرنے سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ریاح برانگیختہ ہو کر مکمل تحلیل نہیں ہو پاتی۔ یہ بات پیش نظر رہنی چاہئے کہ حقنہ میں قوی درجے کی دواؤں بالخصوص سوداء کو جذب کرنے والی گرم دواؤں کی شمولیت سے اکثر ذوسطاریا لاحق ہو جاتا ہے اور قولنج کی شکایت میں ادویہ مسہلہ کو بہ طور استعمال کرنا ہو تو ملح درانی کا یا کسی اور چیز کا یا بورق یا نطرون کا شافہ بنا کر استعمال کیا جائے۔ ایک اون کو پیاز کے پانی میں کوئی اونی کپڑے کا ٹکڑا لتھیڑ کر اس سے حمول کیا جائے یا عصارہ لہسن یا گندنا یا چوہے کی مینگنی یا توت کے دودھ اور ہینگ اور قطران کے ذریعہ حقنہ کیا جائے۔ یہ انہی مریضوں میں کیا جائے جن کی مقعد قوی ہو۔ حقنہ کے لیے ایک جزء وہ اور دو جزء روغن لیا جائے اگر قولنج ورم امعاء کی وجہ سے ہو تو اس کے علاج کے لیے روغن غار دو جزء اور روغن زیتون ایک جزء لے کر نیم گرم کر کے اس سے حقنہ کیا جائے۔ شیافات کو استعمال کرنے سے پہلے اس میں تیل لگالیں تاکہ مقعد سے خارج نہ ہو جائے۔ ہر قسم کے قبض میں حقنہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ قروح امعاء کے بعد اور ضعف معدہ کی وجہ سے ہونے والے قبض میں حقنے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ معدہ و امعاء کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کیوں کہ آنتوں کی تکلیف کی صورت میں آنتیں شدت تزحر کی وجہ سے متورم ہو جاتی ہیں جس سے براز اندر رک جاتا ہے اور اس وقت ان چیزوں کے استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جو ورم کو تحلیل کریں اور درد کو دور کریں۔ (جالینوس کی طرف منسوب کی گئی روفس کی کتاب الحقن)

ایک مبتلائے قولنج شخص کو دوا فیلن پلاتے ہی فوراً درد دور ہو گیا۔ ایسا قولنج اکثر تخمہ و برودت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ریح سے قبل چپکدار تر پاخانہ خارج ہوتا ہے پھر دراصل پاخانہ رک جاتا ہے۔ (جورجس)

اس میں سب سے زیادہ خاص فائدہ مند چیز حب الباغشت ہے۔(جور جس) اور افیون و دودھ سے تیار کیا ہوا ضماد بہت نافع ہے۔ بہت جلد درد میں سکون پیدا کرتا ہے۔

ورم بارد و نفخ پیدا کرنے والی ریح غلیظ، خلط بارد، لذاع و اکال خلط حار اور بالعموم آنتوں میں سوء مزاج کا غالب ہونا قولنج کی وجہ ہو سکتی ہے۔(ابیذ یمیا)

درد قولنج میں سب سے عمدہ مسکن دوا فلونیا ہے پھر تخمیات سے مرکب دوا مثلاً انیسون چھ جزء، تخم کرفس بارہ جزء، فلفل پانچ جزء، دار فلفل اس کے مثل جو چھ جزء، سنبل چار جزء، جندبید ستر تین جزء، زعفران، تخم کرفس کوہی چار جزء، اذخر تین جزء، افیون چھ جزء دار چینی ایک جزء، ان تمام اجزاء کو لے کر کوٹ پیس کر چھان لیا جائے۔ اس کے بعد عمدہ شہد میں معجون بنا کر استعمال کریں۔ مقدار خوراک چار مثقال ہمراہ آب گرم ہوتی ہے۔(المیامر)

ایک اور نسخہ :

اس نسخہ کو میں نے ایلاؤس میں استعمال کیا پایا کہ عجیب الاثر خصوصیت رکھتا ہے۔ اسے قولنج کے تمام شدید دردوں میں ہمراہ آب سرد تقریباً تین ماشہ تک کھلایا جائے:

سفید مرچ چالیس جزء، افیون بیس جزء، زعفران دس جزء، سنبل فربیون، عاقر قرحا ہر ایک دو دو جزء۔ سب کو جوش دے کر معجون بنا لیا جائے مقدار خوراک نیم گرم پانی کے ساتھ چار مثقال۔ یا چار ماشہ ہے۔(المیامر)

نسخہ ضماد برائے نفخ و قولنج :

ہینگ، جندبید ستر، روغن سداب یا روغن سوسن کے ساتھ قیروطی بنا کر لیپ کریں۔

شدید درد قولنج کے لیے مسکن شافہ :

افیون، جندبید ستر کو گوندھ کر شافہ بنا کر حمول کیا جائے۔(کتاب المعدہ از حنین)

سکنجبین کا استعمال قولنج کے لیے نافع ہے۔(ابو جریج)

جاؤشیر قولنج بارد میں اچھا کام کرتا ہے اور اجابت میں آسانی پیدا کرتا اور قولنج کو جلد تحلیل کرتا ہے۔ بوڑھے مرغ کو بہت زیادہ نمک شبت اور روغن ارنڈ کے ساتھ پکایا جائے اور ہانڈی میں کثیر مقدار میں بسفائج شامل کر دی جائے اور اسی طرح مغز قرطم بھی۔ پھر حتی الامکان اس میں سے تھوڑا تھوڑا گھونٹ گھونٹ پلایا

جائے یہاں تک کہ مریض کا پیٹ پھول جائے۔ پھر پیٹ کے پھولے ہونے کی ہی حالت میں حمول کیا جائے۔
شحم حنظل کا شافہ استعمال کریں اور ناف اور پیٹ پر لیپ کریں۔
شحم حنظل عصارہ کریلا و سقمونیا سے تیار کیا گیا ضماد تازہ شحم حنظل کے ساتھ ملا کر اس سے پیٹ پر اچھی طرح کئی بار ملا جائے۔ اس سے اجابت آنے میں دیر نہیں لگتی۔ (ابو جریج)

پانچ ماشہ قرن الایل ہمراہ ماء العسل کا استعمال نافع قولنج ہے۔ اس کے استعمال کے بعد پھر قولنج نہیں ہوتا۔ (ہرمس کی طرف منسوب ایک کتاب سے ماخوذ)

قولنج کے درد اور مجاری بول اور گردے میں پتھری کے دردوں کے درمیان تفریق کرنا شروع شروع میں ناممکن ہوتا ہے۔ اس کے علاج میں تفریق نہ کرنے سے کوئی نقصان بھی نہیں ہے کیوں کہ اس وقت اصول علاج تسکین الم ہوتا ہے اور تسکین کا طریقہ دونوں دردوں کے لیے ایک جیسا ہے یعنی بیرونی طور پر سنکائی کرنا اور شدت درد میں ادویہ مخدرہ جیسے دوافلین کا استعمال کرنا۔ (الاعضاء الآلمہ)

پتھری کے درد کی شکایت میں پیشاب کے ساتھ کچھ خون خارج ہوتا ہے اور بسا اوقات پیشاب میں رسوب رملی ظاہر ہوتا ہے۔ قولنج میں یہ علامتیں نہیں ہوتیں۔ قولنج میں نفخ و تمدد، ریاح و مروڑ کی شکایت ہوتی ہے اور گائے کے گوبر کی مانند پھولا ہوا رکی پاخانہ خارج ہوتا ہے جو کہ پانی کے اوپر پھیل جاتا ہے ان سب علامتوں اور شکایتوں سے پہلے بھوک کم لگنے اور بدہضمی کی شکایت ہوتی ہے پھر مرض کے دورہ اور باری کے وقت ان سب شکایتوں سے پہلے بھوک میں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اکثر و بیشتر صورتوں میں قولنج سے پہلے ہاضمہ سست ہونا یا بہت زیادہ نفخ کی شکایت ہونا لازمی ہے۔ اور قولنج میں قے اور ابکائی کی شکایت ایک زمانہ تک رہتی ہے اور اس وقت چبھن اضطراب اور بے چینی محسوس ہوتی ہے۔ (الاعضاء الآلمہ)

قولنج کا وہ درد جس کے ساتھ تاکل و لذع ہوتا ہے کی وجہ کوئی خلط لذاع ہوا کرتی ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ درد قولنج سے قبل ہمیشہ قروح امعاء کی شکایت رہا کرتی ہے۔
کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ درد قولنج بائیں جانب نہیں ہو سکتا اور میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ اکثر دائیں جانب ہوتا ہے اور درد قولنج اور درد گردہ کے مابین امتیاز کرپانا شروع شروع میں مشکل ہوتا ہے۔ لیکن ان کے معالجہ میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ دونوں کا اصول علاج ایک ہے۔ تاہم غالب عوارضات و علامات کے بارے میں معلومات کرلینا ضروری ہے۔ یہ بات جان لینے کی ہے کہ دونوں دردوں میں متلی، ابکائی اور قے کی شکایت ہوتی ہے۔ لیکن قولنج میں زیادہ شدید اور بار بار ہوتی ہے اور قے زیادہ مقدار میں ہوتی ہے اور قے میں

خارج ہونے والا مادہ فاسد بلغمی ہوتا ہے اور اکثر قبض رہتا ہے یہاں تک کہ نہ ریاح خارج ہوتی ہے اور نہ ڈکار آتی ہے گویا پیٹ میں ادھر ادھر گھوم کر درد پیدا کرتی ہے۔ یہ درد زیادہ حصے میں ہوتا ہے۔ بسا اوقات مختلف حصوں میں شدید درد ہوتا ہے اور گردے کا درد ہمیشہ ایک جگہ قائم رہتا ہے اور اگر درد مقام گردہ سے اوپر موجود ہو تو قولنج کا درد ہوگا اور اگر درد گردوں کی جگہ پر موجود ہو اور ایک ہی جگہ پر قائم ہے تو مذکورہ بالا علامتوں سے استدلال کرنا ممکن نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ قارورہ کی بھی جانچ کی جائے۔ پتھری کے درد کے شروعات میں قارورہ حد درجہ صاف اور مائی ہوتا ہے بعد میں رسوب رملی ظاہر ہوتا ہے اور قولنج میں اگر کسی وقت اجابت نرم ہوتی ہے تو دوسرے وقت ثقل یا مس خارج ہوتا ہے۔ مبتلائے قولنج کے لیے حقنہ مرخیہ مفرح ثابت ہوتا ہے اس کے استعمال سے مبتلائے گردہ کی بہ نسبت مبتلائے قولنج کو زیادہ فرحت وانبساط ہوتا ہے اور بسا اوقات حقنہ کی دوا کے ساتھ زجاجی مادہ خارج ہوتا ہے اور درد بس اسی وقت تک رہتا ہے۔ یہ مادہ انتہائی سرد ہوتا ہے اور مریض کو یہ بالفعل سرد محسوس ہوتا ہے۔ اسی طرح مبتلائے گردہ کی تکلیف تب جاتی ہے جب کہ اس سے پتھری خارج ہو جائے۔ درد کے وقت ان کے درمیان تفریق وامتیاز کرپانا مشکل ہوتا ہے جس سے علاج میں کوئی فرق نہیں پڑتا کیوں کہ اس وقت دونوں دردوں میں مسکن الم ادویہ کا استعمال کیا جاتا ہے تاہم درد کی باری کو روکنے کے لیے صحیح اور مستقل علاج کی ضرورت باقی رہتی ہے۔ اعور نامی آنت نیچے طرف کھینچ آتی ہے اور قولون کافی اوپر چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جگر اور تلی سے جاملتا ہے اور جس کا بھی یہ کہنا ہے کہ پیٹ کے تمام شدید درد قولنج کے درد ہوا کرتے ہیں جا ہے کیوں کہ شدید طور پر ہونے والے درد موٹی آنتوں کی پرت میں ہی عارض ہوتے ہیں اور دوسرے یہ کہ موٹی آنتوں کے جرم کثیف ہوتے ہیں اور پتلی آنتوں کے جرم مسام دار نرم اور پتلے ہوتے ہیں جس میں ریاح کا پھنس کر تمدد وتناؤ پیدا کرنا اور بمشکل خارج ہونا ممکن نہیں ہوتا جیسا کہ موٹی آنتوں میں اس بات کا امکان ہوتا ہے۔ ریاح جب موٹی آنتوں میں پھنس جاتی ہے تو اس کی کثافت کی وجہ سے وہاں سے نکلنا دشوار ہوتا ہے۔ (الاعضاء الآلمہ)

میں نے قولون نامی آنتوں کو دیکھا کہ وہ کئی بار اکٹھا ہو جاتی ہیں تو بعض اطباء نادانی کی وجہ سے قولون سمجھ کر اسمیں نشتر لگا کر چیر دیتے ہیں کچھ سمجھتے ہیں کہ یہ حالب کے پاس ہے اور آسانی سے درست ہو جائیں گی لیکن اس میں سے کوئی خراب مادہ نہیں نکلتا۔ (الاعضاء الآلمہ)

لہٰذا اس صورت میں غور وفکر کرنا ضروری ہے۔ (مؤلف)

کبھی کبھی معدہ وآنت میں اس وقت بھی اذیت وتکلیف عارض ہوتی ہے جب انسان بالقصد پاخانہ کو روکتا ہے اس وقت تمدد ہوتا ہے اور معدہ وامعاء کی قوت دافعہ کمزور ہو جاتی ہے جیسا کہ پیشاب روکنے سے مثانہ کی

قوت دافعہ کمزور ہو جاتی ہے۔(علل واعراض)

قولنج بارد میں جندبید ستر، افیون، شہد، رائی، شیطرج، نانخواہ، کلونجی، بھیڑیئے کا فضلہ اور شحم حنظل کی مرکب دوا تیار کر کے اس میں سے ساڑھے تین ماشہ لے کر استعمال کیا جائے۔ قولنج حار میں گلاب کا پھول، گل نیلوفر، بھیڑیئے کا فضلہ، گوند، خطمی، رب السوس، کتیرا، سقمونیا سے مرکب دوا تیار کر کے اس میں سے ساڑھے چار ماشہ استعمال کیا جائے اور اس گرم مرض کے لیے انجیر اور سپستاں کو جوش دے کر اس میں خیار شنبر شامل کر لیا جائے اور اس میں تھوڑا سا روغن بادام تلخ ڈال کر پلایا جائے۔(ساہر)

سرد حقنہ لینہ جو مسکن لذع ہے :

بنفشہ، جو کوٹا ہوا، بھوسی، خطمی، انجیر، چقندر، مصری، نمک، بطخ کی چربی، بنفشہ، لعاب اسپغول۔ ان دواؤں سے حقنہ یتار کر کے استعمال کیا جائے اور قولنج ریحی کی شکایت میں قطران اور جندبید ستر کے ذریعہ حقنہ کیا جائے۔(ساہر)

بادام شیریں اس میں مفید ہوتا ہے۔(طبری)

کبھی کبھی قولنج آنتوں میں ورم کے ساتھ ہوتا ہے اور کبھی بغیر ورم کے اور کبھی کبھی آنتوں میں ورم فلغمونی کی وجہ سے ہوتا ہے یا پتھر جیسے سخت خشک صفراوی براز کی وجہ سے یا غلیظ اخلاط کی وجہ سے ہوتا ہے اور قولنج کی ابتداء میں متلی، قبض، ریاح، درد اور ٹھنڈے پسینے آنے کی شکایت ہوتی ہے۔(سرابیون)

ان سب کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ مزید نئی کوئی چیز نہیں ہے۔(مؤلف)

حرارت اور آنتوں میں ورم فلغمونی کے ساتھ ہونے والے قولنج میں پیاس لگتی ہے۔ بخار ہوتا ہے اور سوزش و جلن ہوتی ہے خصوصاً اس وقت جب کہ آنتوں میں ورم فلغمونی ہو اور صفراء پیدا کرنے کی تدابیر پہلے اختیار کی جا چکی ہوں۔ اگر قولنج کا سبب زجاجی غلیظ بلغم ہو تو اس کے ساتھ اطراف سرد ہوں گے اور وہ آنتیں جن میں یہ بلغم جمع ہے تنی ہوئی ہوں گی درد برابر ہوتا رہے گا اور آسانی سے اس کا استفراغ نہیں ہوگا اور براز خام ہوگا۔ تمدد وتناؤ ریاح کی وجہ سے ہوتا ہے۔ آنتوں میں ورم فلغمونی کی وجہ سے ہونے والے قولنج میں فصد کھولی جائے اور اس کے ساتھ مثانہ کی مشارکت سے ورم بڑھ جانے کی وجہ سے عسر بول کی بھی شکایت پیدا ہو جائے تو صافن کی فصد کھولی جائے اور آب کاسنی ومکو وخبازی اور ماء الشعیر پلایا جائے اور پیٹ پر بنفشہ، بابونہ اور ناخونہ کا لیپ لگایا جائے اور خلط صفراوی کے باعث ہونے والے قولنج کا علاج پہلے حقنہ لینے سے کیا جائے جس سے مراری مادہ نکل جائے پھر ماء الشعیر سے کیا جائے اور مریض کو سقمونیا اور حب الصبر دیا

جائے پھر غذا میں مرغیوں کے فربہ چوزوں اور بطخ کی چربی وغیرہ کا شوربا دیا جائے اور غلیظ اخلاط کا علاج حب سکبینج وغیرہ سے کیا جائے اور قولنج ریحی کا علاج محلل ریاح تخمیات سے کیا جائے اور کسی بھی حال میں قوی درجے کی مبرد دواؤں اور غذاؤں کا استعمال نہ کیا جائے کیوں کہ اس سے بیماری میں شدت آجاتی ہے اور پھر ایک طویل زمانہ کے بعد ہی ٹھیک ہوپاتی ہے۔ اور حقنہ کی دوا میں پونے دوماشہ جندبید ستر کا اضافہ کیا جائے اور روغنوں میں ہینگ روغن بلسان شامل کر کے شکم پر لگایا جائے اور شبت وسداب کے جوشاندے سے حقنہ کیا جائے۔ لیکن شدت درد میں حقنہ کا استعمال نہ کیا جائے۔ اس کی جگہ شحم حنظل، نمک اور تخم سداب سے شافہ بنا کر روغن سداب لگا کر اسے حمول کیا جائے اور اس درد میں باجرہ سے سنکائی کرنا ایارج کے ساتھ روغن بید انجیر پینا اور ہر تیسرے روز حب سکبینج اور حب تناغست ☆☆ کے ذریعہ استفراغ کرنا مفید ہوتا ہے اور لہسن کا استعمال درد ریحی میں فائدہ مند ہے اور اس درد میں بھی لہسن کا کھانا مفید ہوتا ہے جس کا سبب غلیظ خلط ہو اور جس میں شدت کا نفخ ہو کیوں کہ لہسن کی خاصیت لطیف ورقیق بنانا اور ریاح کو خارج کرنا ہے۔ لہذا اسے اس درد میں استعمال کیا جائے بشرطیکہ بخار نہ ہو اور کوٹے ہوئے کراث کا جوشاندہ اور بوڑھے مرغوں اور چکاوک کی یخنی استعمال کی جائے اور مندرجہ ذیل چیزوں سے تیار کردہ حقنہ حاوہ استعمال کیا جائے:

قنطوریون، شحم حنظل، خار خسک، بابونہ، ناخونہ، شبت، میتھی، تخم کتاں، انجیر، بھوسی، مقل، جاوشیر، سکبینج، روغن بید انجیر، بیل کا پتہ، شہد اور مری کے ساتھ جوشاندہ کر یلا سے حقنہ کرنا مفید ہوتا ہے اور کرنب، شیح، درمنہ برگ غار اور مرزنجوش سے آبزن کرانا بہت جلد تحلیل کرتا ہے۔ مقام ماؤف پر روغن سداب روغن سنبل و روغن بابونہ لگایا جائے اور اگر قولنج کا سبب خشک پاخانہ ہو تو تری و رطوبت پیدا کرنے والی غذائیں اور شوربے دیئے جائیں اور براہ مقعد تلئین پیدا کرنے والے حقنے۔ اس موقع پر بھیڑئے کا پاخانہ لے کر اسے لٹکانا خاص طور سے فائدہ کرتا ہے اکثر و بیشتر ورم کے ساتھ احتباس بول کی بھی شکایت ہو جاتی ہے چنانچہ جب قولنج کی صورت میں سوزش و حرارت برودت اطراف اور ایک جگہ پر درد کے ٹھہراؤ کے ساتھ احتباس بول کی بھی شکایت ملے تو ورم امعاء کی تشخیص میں کوئی شبہ ہی نہیں رہ جاتا۔ (مؤلف)

ورم امعاء کی وجہ سے احتباس بول کی علامت ملے تو رگ صافن کی فصد کھولی جائے اور بار بار خون نکالا جائے۔ ہم نے ایسا بارہا کیا ہے۔ جس سے اجابت میں نرمی اور ادرار بول ساتھ ساتھ ہوا۔ اور قولنج ریحی کے علاج کے لیے سب سے مفید چیز پیٹ پر پچھنے لگانا ہے۔ اسے بہت فائدہ ہوتا ہے اور جب ورم کے بارے میں یہ اندازہ ہو کہ وہ گرم ہے تو شروع شروع میں ادویہ حارہ کے استعمال سے پرہیز کریں کیوں کہ تب یہ ایلاؤس میں منتقل ہو جائے گا بلکہ کلائی سے فصد کریں اور کئی بار میں خون نکالیں اور اشیاء لینہ استعمال کراؤ اور اگر اس کے بعد احتباس بول کی شکایت ہو جائے تو رگ صافن کی فصد کھولو۔ (ابن ماسویہ)

وہ لوگ جن کے معدے سے میں پیدا ہونے والے بلغم اس صفراء سے نہیں خارج ہوپاتے جن کا انصباب روزانہ آنتوں میں ہوتا ہے، ان کو کسی بھی وقت شدید قولنج ہونے سے مطمئن نہیں رہا جاسکتا۔ اس کی علامات کاذکر پہلے ہو چکا ہے۔ (منافع الاعضاء)

آب کاہو کے ساتھ افیون لے کر اس میں روئی خوب زیادہ لتھیڑ کر حمول کیا جائے یا جندبید ستر اور افیون کو بہ طور شافہ حمول کیا جائے یہ مقدم الذکر سے بہتر اور مجرب ہے اور زحیر کے لیے عمدہ ہے۔ بوڑھے مرغ کے پیٹ سے تمام آلائشین نکال کر اس میں نمک بھر دیا جائے پھر اسے ستر تولہ۔ پانی میں اس قدر پکایا جائے کہ ایک تہائی رہ جائے پھر اسے ازالہ قولنج کے لیے پلایا جائے۔ کبھی کبھی اس کے ساتھ قرطم اور بسفائج یا زیرہ سفید شامل کردیتے ہیں جس سے وہ اور قوی ہو جاتا ہے۔ (سرابیون)

اس مرغ کو بیخ کراث نبطی، آب قرطم، شبت، زیرہ اور بلبون کے ہمراہ پکانا چاہیے۔ اس کا خاص فائدہ وجع قولنج میں ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

کبوتر کی بیٹ نافع قولنج ہے۔ (ابن ماسویہ)

بھیڑیے کا فضلہ سرکہ یا شراب کے ساتھ پینے سے قولنج میں فائدہ ہوتا ہے۔ بھیڑیے کا فضلہ لٹکانا بھی مفید ہے بشر طیکہ ورم نہ ہو۔ اسی طرح اس کو حفظ ماتقدم کے طور پر استعمال کیا جائے۔ (دیسقوریدوس)

میں نے اپنے تجربہ میں اسے عجیب الاثر پایا ہے۔ میں پالتو کبوتر کی بیٹ کو تخم بالون کے ساتھ قولنج مزمن میں ضماد خردل کے بدل کے طور پر ضماداً استعمال کرتا ہوں۔ (جالینوس)

ایک طبیب قولنج کے علاج میں مریضوں کو شہد ملی ہوئی شراب کے ساتھ یا شراب یا پانی کے ساتھ مرغی کی بیٹ پلاتا تھا جس سے فائدہ ہوتا تھا۔ (جالینوس)

کبھی کبھی زبق کو باریک کر کے راکھ کی مانند بنا کر قولنج کے مریض کو پلاتے ہیں۔ بالون چودہ ماشہ یا ساڑھے سترہ ماشہ کو پانی میں پیس کر پینا قولنج کے لیے مفید ہے اور خاص طور سے اس وقت جب کہ خوب باریک سفوف کر کے گرم پانی کے ہمراہ استعمال کیا جائے۔ (بولس)

گیہوں کو پانی میں پکا کر حقنہ کی دوا میں شامل کر کے استعمال کرنا نافع قولنج ہے۔ (ابن ماسویہ)

تخم فطراسالیون کا استعمال نفخ قولون کے لیے مفید ہے۔ بیخ کراث نبطی کو روغن قرطم، روغن بادام شیریں اور روغن تل کے ساتھ اسفیدباج بنا کر استعمال کرنا نافع قولنج ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کی جڑ کا استعمال خاص طور سے غلیظ ریاح اور لیسدار بلغم کے لیے مفید ہے اور ملین بھی ہے۔ شہد کے ساتھ بادام تلخ کا لعوق بنا کر اس میں سے اٹھارہ ماشہ استعمال کرنا نفخ قولون کو دور کرتا ہے۔ بادام تلخ نافع قولنج ہے۔ (ابن ماسویہ)

شکر کی پرانی نبیذ : کاروغن بادام شیریں کے ہمراہ نہار منہ پینا نافع قولنج ہے۔ (ابن ماسویہ)
کنجد درد قولنج میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

قولون میں غلیظ ریاح کے علاج کے لیے سداب کا استعمال مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

روفس کا کہنا ہے کہ زیریں آنت کی بیماری علاج میں سب سے زیادہ نفع بخش چیز سداب ہے اور روغن زیتون میں جوشاندہ سداب ڈال کر اس سے حقنہ کرنا نفخ قولنج میں مفید ہے۔ (یوحنا بن ماسویہ)

فلفلویہ (بحر الجواہر کے مطابق غالباً یہ فلفلمویہ یعنی پیپلا مول ہے) کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ قولنج بارد میں نفع کرتا ہے۔ سیپی کو اس کے عظم سمیت کوٹ کر تھوڑی سی مری کے ساتھ کھانا قولنج سے شفا بخشتا ہے۔
(بدیغورس)

قنابر (چکاوک) چڑیوں کا کھانا نافع قولنج ہے۔ (دیسقوریدوس)

جالینوس کا کہنا ہے کہ اس کا اسفید باج بنا کر کافی مقدار میں بار بار استعمال کریں۔ میں نے اپنے تجربہ میں اسے خاص طور پر شوربا مفید پایا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کا گوشت قابض ہے اور شوربا ملین۔ اس کے لیے اطریلال ایک عمدہ چیز ہے۔ اس کی جڑ کا کھانا نافع قولنج ہے۔ (ابن ماسویہ)

سور کا کھر کا کشتہ ورم قولون کو تحلیل کرتا ہے۔ (بولس)

قولنج حار یا لس میں مبتلا افراد کی غذاوں میں کنوچہ سرخ شامل کیا جائے کیوں کہ یہ آنتوں کو فائدہ کرتا ہے۔
(دیسقوریدوس)

امراض قولون میں نفع بخش دوائیں :

بادام تلخ مقشر ۷ ماشہ اور بھیڑیے کا فضلہ ساڑھے چار ماشہ کو دار شیشعان تقریباً پونے تین تولہ کے جوشاندہ کے ساتھ دیں۔ اس مقصد کے لیے ایک رطل کا تین چوتھائی پانی ہونا چاہئے۔ اسے ہلکی آنچ پر اس قدر پکایا جائے کہ اس کا دو تہائی پانی ختم ہو جائے۔ اس کے علاوہ پرانے مرغ کے گوشت کا شوربا اور چکاوک

کے گوشت کا شوربا استعمال کرایا جائے اس کے شوربے کی تیاری میں سداب، زیرہ، شبت، پانی اور شہد جوش دیا ہوا اور نمک کا استعمال کیا ہو جانا چاہئے اور اس مرض میں ایارج فیقرا بہت زیادہ مفید ہے خاص طور سے ماء الاصول میں سے حاصل کیا ہوا اس کا نقوع۔ اسی طرح ایارج کے ساتھ روغن بید انجیر بھی بہت زیادہ مفید ہے۔

(ابن ماسویہ)

جب درد شدت کا ہو اور لذع و مروڑ کے ساتھ ہو تو سمجھو کہ سبب مرض کوئی گرم فضلہ ہے جو آنتوں کی طرف مائل ہے ایسی صورت میں ماء الشعیر، روغن بنفشہ یا روغن گل سے حقنہ کر کے اس کی صفائی کرو اور مریض روغن بادام شیریں کے ساتھ آب گرم گھونٹ گھونٹ پئے اور میدے کی روٹی کے اندرونی حصہ کے ساتھ اسفیدباج شوربہ پئے اور اگر درد کے ساتھ تناؤ موجود ہو تو سمجھو کہ سبب مرض غلیظ ریاح ہے لہذا اگر بخار نہ ہو تو سب سے بہتر اور تریاقی علاج لہسن کا کھانا ہے اگر درد شدید ہو تو محلل ریاح تخمیات کے ساتھ تیار کی گئی دواؤں سے حقنہ کیا جائے۔ اسے قوی بنانا چاہو تو اس میں جندبید ستر کا اضافہ کر لو اور زیرہ سفید، نمک اور شبت کے ساتھ تیار کیا گیا قنابر چڑیوں (چکاوک) کا اسفیدباج کھلاؤ اور اگر درد شدید نہ ہو تو سبب مرض بارد لیسدار غلیظ فضلہ سمجھو لہذا اس کے علاج کے لیے غاریقون، حبۃ الخضرا کی گوند، مقل الیسود اور ماء الاصول یا روغن بید انجیر کے ساتھ لیارج استعمال کراؤ اور سکنجبین اور جاؤشیر شامل کی ہوئی دواؤں سے حقنہ کرو۔

(اسحاق بن حنین)

قولنج حار کے علاج میں حمام کے ذریعہ پسینہ لانا یا میرے نزدیک غلط ہے بلکہ آبزن کرایا جائے یعنی بنفشہ، نیلوفر، برگ کدو اور اس کے ٹکڑے، برگ خطمی سفید جو اور برگ خشخاش کو پانی میں جوش دے کر اس میں مریض کو بٹھایا جائے اور مندرجہ ذیل دواؤں سے حقنہ کیا جائے:

بنفشہ، نیلوفر، جو مقشر، خطمی سفید، بیخ خطمی ہر ایک پینتیس ماشہ، سپستاں تمیں، عناب دس عدد، انجیر پانچ، چقندر ایک باقہ، سبوس ہم وزن، سمیذ ملیٹھی دس، مویز منقی تمیں ان سارے اجزاء کو لے کر تقریباً دو سو تولہ پانی میں پکایا جائے یہاں تک صرف چالیس تولہ رہ جائے پھر اسے چھان کر پانچ اونس لے کر اس میں ساڑھے باون ماشہ شکر سرخ اور ستر ماشہ روغن بنفشہ اور ایک اونس پرانی مری ملا کر اس سے اس کا علاج کیا جائے اور پالک بتھوا ہری مٹر، بوڑھے مرغوں اور چکاوک چڑیوں کے شوربے کھانے کی ہدایت کی جائے بخار ہو تو اس کا گوشت نہ کھائیں اور پینے کے لیے شکر کا شربت استعمال کرنے کی ہدایت کی جائے۔ شکر کا شربت بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ ایک جزء شکر سفید دو جزء پانی ملا کر پکایا جائے اور اس کا جھاگ اتار کر استعمال کیا جائے۔ (مجہول)

قولنج حار اور کے لیے حقنہ کا ایک قوی نسخہ حقنہ جس میں حرارت زیادہ نہیں :

ملیٹھی کچلی ہوئی ستر ماشہ ، تربد، بسفائج ساڑھے سترہ ماشہ ، کریلے کی جڑ ساڑھے دس ماشہ ، شحم حنظل ساڑھے تین ماشہ ، سارے اجزاء کو دس گنا پانی میں اس قدر پکایا جائے کہ اس کا دسواں حصہ باقی بچے پھر اس میں سے پانچ اونس لے کر اس میں ایک اونس روغن بنفشہ شامل کر کے اس سے حقنہ کیا جائے۔ (مؤلف)۔

قولنج حار کی شکایت میں مندرجہ ذیل دوا نہار منہ استعمال کی جائے :

آب خرفہ ، آب کدو ایک ایک اونس، مغز خیار شنبر تقریباً پونے تین تولہ ، روغن بادام شیریں ساڑھے دس ماشہ کے ساتھ لبلاب کا نچوڑا ہوا پانی روزانہ نہار منہ پلائیں۔ قولنج کے ساتھ برودت بھی ہو تو ایلوا سوا دو ماشہ اور روغن بید انجیر ساڑھے تیرہ ماشہ پابندی سے ماء الاصول کو استعمال کرایا جائے، اور شبت ناخونہ ، بابونہ ، شیح، کالی تلسی اور مرزنجوش کے پانی میں آبزن کرائیں اور مقام درد پر روغن سنبل ، روغن سوسن اور روغن نرگس لگائیں اور چکاوک زیرہ سفید اور لعاب قرطم کھانے کی ہدایت کریں اور پینے کے لیے افاویہ کے ساتھ تیار کیا گیا ماء الاصول دیں اور رات کو یہ معجون استعمال کرائیں۔ ایارج سات ماشہ ، بزرنانخواہ چودہ ماشہ ، تخم کرفس ، تخم بادیان زیرہ ، انیسون ، مصطگی ، اسپند ساڑھے تیرہ ماشہ ، غاریقون چھتیس ماشہ ، تربد پینتیس ماشہ سکنجبین ، جاؤشیر ، اشق ، ساڑھے چار چار ماشہ ، روغن بادام تلخ اور روغن آلوزرد سے چرب کر کے ، حسب دستور معجون بنا کر استعمال کریں۔ (مجہول)

قولنج ریحی کے لیے ایک بہت عمدہ شربت کا نسخہ :

تربد ساڑھے سترہ ماشہ ، ایارج ساڑھے چار ماشہ ، تخم کرفس ساڑھے تین ماشہ ، نمک ساڑھے سات رتی ، یہ مقدار ایک خوراک کے لیے ہے اور مریض قولنج کے لیے چکنائی کے طور پر شیرج استعمال کرائیں اور معدے سے دواء کے آگے گزر جانے کے بعد آبزن میں بٹھایا جائے اور صمغیات ، جندبید ستر ، ہینگ ، سکنجبین ، جاؤشیر ، روغن قطران ، اور شحم حنظل وغیرہ سے حقنہ کیا جائے اور میں نے دائمی قولنج کے بعض مریضوں کو دیکھا کہ وہ اپنی نشست گاہوں پر بھیڑیئے کی کھال بچھاتے تھے اور اس پر ان کا بیٹھنا اور سونا ہوتا تھا اور اسے ہر سال بدل دیا کرتے تھے اور کچھ لوگ اسی سے زین اور کمر بند ، پیٹہ بھی بنا کر استعمال کرتے تھے۔ (مجہول)

شحم حنظل انزروت اور فانیذ سے تیار شدہ فتیلہ کا استعمال بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ (تذکرہ عبدوس)

اگر کھانا کھانے کے بعد درد قولنج اٹھے تو مریض کو قے کرائی جائے۔ ایسا ہوتا ہے کہ جب مزمن امراض میں معدے سے غذا نکل جاتی ہے تو اکثر درد میں سکون ہو جاتا ہے اور سبب زیادہ لمبے وقت تک نہیں

رہ پاتا۔ معدہ میں غذا دیر تک رہنے سے سبب مرض زیادہ مدت تک موجود رہ سکتا ہے۔ اگر مریض قوی ہو تو فصد کی جائے اور ایسے پرانے امراض میں مریض کو کھانے میں ہمیشہ زیرہ اور اس کے متماثل دوسرے تخمیات استعمال کرنے چاہئیں ان کے لیے سبزیاں مناسب نہیں ہیں ان سے پرہیز کرنا چاہئے سوائے چقندر کے۔ کبھی کبھی روغن زیتون نافع ثابت ہوتا ہے۔ دالوں کا زیادہ استعمال ان کے لئے خراب ہے اور اسی طرح گوشت بھی ان کے مناسب حال نہیں ہے۔ ہاں اگر ضروری ہو تو ہلکی چڑیوں کا گوشت اور چھوٹی مچھلیاں کھا سکتے ہیں اور جانوروں کے پیٹ کا گوشت ان کے موافق نہیں ہوتا اور وہ شربت جن میں کسی قدر قبض کی خصوصیت ہو فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔ ٹھنڈا پانی مضر ہے۔ شراب سفید کا پینا درست ہے اور ایسے مریضوں کو ٹھنڈا پانی پینا انتہائی مضر ہے۔ بوقت خواب حب الصبر کی پابندی بہت مفید ہے اور جندبید ستر بہت نفع بخش ہے۔ سیپی کا شوربہ مفید ہے اور کہا جاتا ہے کہ بیخ کا تعلیقاً استعمال بہت مفید ہے یا جندبید ستر اور نمک درانی برابر برابر لے کر خوب باریک پیس کر پانچ یا نو ماشہ ہمراہ ماء العسل پلایا جائے یا جندبید ستر ساڑھے تین ماشہ اور تخم کرفس سات ماشہ لے کر ہمراہ ماء العسل پلایا جائے اس سے ہوا کھل جاتی ہے اور درد سے سکون مل جاتا ہے اور تریاق کا استعمال بھی بہت نافع ہے۔ کبھی کبھی درد کی ہیجان و شدت میں کشتہ قرن الایل استعمال کرتے ہیں تو درد میں سکون ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی چکاوک کو بھون کر کھانے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے دوبارہ عود کر آنے سے بچاؤ کے لیے مریض کے پیٹ اور پشت پر قوی درجے کی دواؤں مثلاً کبریت ،زفت اور نطرون سے برابر مالش کی جائے۔ یہ عمل بیماری کو دوبارہ پلٹنے سے روکتا ہے اور پیٹ پر ضماد خردل رکھ کر چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ خود گر جائے۔ ناف کے نیچے عمل کئی بھی کیا جاتا ہے پھر اس کے زخم کو کچھ دنوں تک بھرنے نہیں دیا جاتا تاکہ اس میں سے زیادہ سے زیادہ مواد باہر نکل جائے۔ ریاضت سے فائدہ ہوتا ہے اور تخمہ و کثرت شراب سے نقصان اور ایسے مریضوں کو نمکین پانی پینا مفید ہوتا ہے اور خربق کے استعمال سے مرض جڑ سے ختم ہو جاتا ہے اور درد دور ہو جاتا ہے۔ (ارکاغانیس)

ریحی تمدد امعاء کے علاج کے لیے گرم پانی اور فیقرا سے حقنہ کیا جائے۔ (التذکرۃ)

یا روغن غار یا روغن شبت سے حقنہ کیا جائے۔ (الیسودی)

دواء قولنج :

شیرج تقریباً سوا تولہ اور اسی قدر روغن گل لے کر دونوں کو ایک دوسرے میں ملا دیں اور پھر ان میں دو چٹکی خطمی اور تھوڑا سا موٹا پسا ہوا نمک ڈال کر خوب اچھی طرح ملا لیا جائے اور پھر اس سے حقنہ کیا جائے۔
(ابن ماسویہ)

قولنج کے علاج کے لیے مولی کا فتیلہ بنا کر اسے شہد میں لتھیڑ کر حمول کرنے سے جلد اجابت ہو جاتی ہے۔
(مجہول)

قولنج بارد میں لہسن کا استعمال مفید ہے۔ قولون میں تیز حرارت کے ساتھ اگر چبھن بھی محسوس ہو تو روغن گل کے ساتھ لہسن کے دو مرتبہ حقنے سے مریض بالکل ٹھیک ہو جاتا ہے۔(فیلغریوس)

قولنج کے مریض کو سرکہ، پنیر اور ہر اس چیز کے استعمال سے پرہیز کرنا لازم ہے جو پیٹ میں خشکی پیدا کرتی ہیں اور میٹھی وچکنائی والی چیزوں اور اسفید باج کے استعمال کریں اور سرد چیزوں سے پرہیز کریں۔
(مجہول)

ہر قسم کے درد شکم میں اسہال سے فائدہ ہوتا ہے۔ سوائے پیٹ کے زخموں والے درد کے۔
(مجہول)

قولنج بارد کے علاج کے لیے ایک مؤثر گولی کا نسخہ :

افتیمون، صبر، شحم حنظل، ایک ایک جزء، تخم کرفس ایک جزء، جندبیدستر نصف جزء، سب کو کوٹ چھان کر حسب دستور گولیاں بنالی جائیں اس کی مقدار خوراک نوماشہ ہمراہ آب نیم گرم ڈیڑھ اونس ہے۔

قولنج بارد رطب کے علاج کے لیے ایک نسخہ :

بھیڑئے کا فضلہ ساڑھے تیرہ ماشہ، سفید مرچ ساڑھے تین ماشہ، کالی مرچ سوا پانچ ماشہ، نمک ہندی پونے دو ماشہ، نمک نفطی ساڑھے سات رتی، تربد سفید سات ماشہ، سارے اجزاء کو باریک سفوف بنالیں۔ اس کی مقدار خوراک پانی اور شہد کے ساتھ ساڑھے دس ماشہ ہے۔(ابن ماسویہ)

قولنج مزمن کے علاج کے لیے ساڑھے چار ماشہ یا اس سے زیادہ مرغ کی بیٹ تین اونس شراب کے ساتھ پلائی جائے۔(الجامع)

قولنج ریحی قراقر کے ساتھ منتقل ہوتا رہتا ہے۔ اس میں ثفل نہیں خارج ہوتا اور جب قولنج کا سبب غلیظ کیموس ہوتا ہے تو وہ ایک جگہ ٹھہر جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ثفل موجود ہوتا ہے اور اینگھنے اور زور لگانے سے لیسدار بلغمی غلیظ مادہ خارج ہوتا ہے۔ لہذا جس کسی کو برودت کے ساتھ قولنج کی شکایت ہو اس کی غذا بکری کا گوشت ہونا چاہئے اسے چنا، شبت، خولنجان، دار چینی اور دار فلفل کا اسفید باج بنا کر استعمال کرایا جائے اس میں رائی کا جھاگ اور مرغی کے نر چوزے شامل ہونے چاہئیں ان کے لیے جو مطبوخ تیار کیا جائے اس میں تربد، بسفائج اور مغز قرطم شامل ہونا چاہئے کیوں کہ اس سے پاخانہ لانے میں مدد ملتی ہے۔ ایسے مریضوں

کو بوڑھے مرغوں کے شوربے کھلائے جائیں ان کے گوشت نہیں۔ اس کی تیاری میں چنا، شبت، اور کثیر مقدار میں نمک کا استعمال ہونا چاہئے اور ایسے مریضوں کو کھانے سے پیشتر ایک گھونٹ مری پلا دینا چاہئے۔

یہ بھی دست جاری کرنے میں مدد کرتا ہے اور ان کے نمک کی جگہ ہینگ نیز مسکن ریاح اور مسخن چیزیں زنجبیل وغیرہ شامل کی جائیں اور مریض کو روغن بید انجیر، ماء الاصول اور گرم صمغیات کے ساتھ قوی درجے کی حبوب استعمال کرائیں اور مسخن محلل دواؤں کو پانی میں جوش دے کر اس سے آبزن کرائیں اور گرم روغنیات مثلاً روغن سنبل وغیرہ پیٹ پر ملیں۔ کریلا، تخم حنظل گائے کا پتہ، بورق اور شہد سے شافہ بنا کر روغن بید انجیر کی مدد سے حمول کریں اور جب قولنج کا سبب صفراء ہوتا ہے تو اس کے ساتھ حرارت، خشکی، سوزش، قے صفراوی کی شکایت ہوتی ہے اور گرم موسم میں بہت زیادہ کاہلی طاری ہو جاتی ہے۔ ماضی میں محنت و مشقت کا کام کیا گیا ہوتا ہے اور گرم غذائیں استعمال کی گئی ہوتی ہیں اس صورت میں مریض کو کھیرے کا پانی، سبز خطمی کا پانی، مکو اور بتھوا کا پانی پلایا جائے اور آب کدو اور آب خرفہ 35 ماشہ خیار شنبر اور 35 ماشہ بادام اور انجیر سپستاں و بنفشہ کے جوشاندہ کے ہمراہ پلایا جائے اور کھانے کے واسطے روغن بادام شیریں اور مری کے ساتھ لبلاب اور چولائی کا ساگ دیا جائے اور تھوڑا تھوڑا مرغی کے چوزوں کے شوربے پینے کی ہدایت دی جائے اور پانی کی بجائے شربت بنفشہ دیا جائے اور لین حقنہ کیا جائے اور ایسے آبزن کرائے جائیں جن میں جو حار مزاج کے ہوں مگر یہ حرارت کم ہو۔ حقنہ کی دوا میں بارد لعابات اور مرغی و بطخ کی چربی شامل کر لی جائے۔ اس مرض میں بھیڑئے کا فضلہ بہت مفید ہے خواہ اسے شرباً استعمال کیا جائے یا مقام درد پر روغن سوسن کے ساتھ یا برودت کی موجودگی میں روغن بان کے ساتھ اور حرارت کی موجودگی میں روغن بنفشہ کے ساتھ طلاء کیا جائے۔ (الکمال والتمام)

قولنج حار کے علاج کے لیے بھیڑئے کے فضلہ پر مشتمل دوا:

کانٹوں دار جھاڑیوں میں رہنے والے بھیڑیے کا فضلہ بارہ مثقال، تخم خطمی ساڑھے اکتیس ماشہ، بنفشہ، نیلوفر ہر ایک نوے ماشہ، گل لبلاب، اصل السوس مقشر 45-45 ماشہ، سب کو روغن بنفشہ میں چرب کر لیا جائے اور مصری ملا کر معجون بنا لیا جائے پھر شربت بنفشہ کے ساتھ کھلایا جائے تو بے حد فائدہ ہوتا ہے۔ اور اگر قولنج برودت کے ساتھ میں ہو تو بھیڑئے کا فضلہ ادرک، دار فلفل، بالون نانخواہ اور نمک ہندی کے ساتھ لے کر روغن بید انجر اور شہد میں معجون بنا لیا جائے اور پھر آب زیرہ کے ساتھ پلایا جائے اور تمام وہ غلیظ غذائیں جو اس مرض کا باعث بنتی ہیں مثلاً پنیر، خاص طور سے امرود، ناشپاتی، سفرجل، پیاز، تازہ مچھلی، دودھ اور تمام نفاخ غذاؤں سے پرہیز کرایا جائے۔ (الکمال والتمام)

چالیس سال کا ایک شخص تھا اسے آنتوں میں درد کی شکایت تھی اس کو قولنج کا درد سمجھ کر نطول اور تکمید سے علاج کیا گیا لیکن تکمید اور نطول سے اس کو ضرر پہنچا اور سداب کے ساتھ تیل پکا کر لگایا جاتا تو درد بڑھ جاتا اور اس درد میں معمول کے مطابق اس نے مرچ اور شہد جوش دے کر استعمال کیا مطبوخ کھائی تو درد بڑی شدت سے اٹھا اور مریض تڑپ اٹھا اور جب جندبید ستر سے حقنہ کیا گیا تو اس کا حال مزید ابتر ہو گیا۔ اسی طرح جب اس نے شہد کے ساتھ میتھی کا عصارہ لیا تو اس سے بھی برا حال ہو گیا تو میں نے اندازہ لگایا کہ کچھ ردی مواد اس کی آنتوں کی جرم میں گھس گئے ہیں اور نیچے اور اوپر سے پہنچنے والی چیزوں کو وہ فاسد کر رہے ہیں لہذا میں نے اسے ایسی غذائیں کھلائیں جو دیر میں خراب ہوتی ہیں اس سے درد میں افاقہ ہو گیا تب مجھے اپنی تشخیص صحیح معلوم ہوئی اور میں نے ایارج فیقرا دے کر اس مواد سے اس کی آنتوں کی صفائی کرنا چاہی کیوں کہ ایسے مواد کی صفائی کے لیے یہ سب سے مؤثر دوا ہے۔ لیکن میں نے اسے بیک دفعہ دینے کی جسارت نہیں کی اس لیے کہ مریض بیماری کی وجہ سے لاغر و نحیف ہو چکا تھا چنانچہ میں نے اسے تھوڑا تھوڑا کیا اور دو مسہلوں کے درمیان چند دنوں کا مناسب وقفہ رکھتا تھا اس طرح وہ پندرہ روز میں شفایاب ہوا۔ ایک دوسرے شخص کو قولنج ہوا تو اس نے سقمونیا سے علاج کرنا چاہا اور خوب استفراغ ہوا۔ جب اس نے حمام کیا اور اس سے معمول کے برخلاف کھانے کی مقدار سے زیادہ پاخانہ چبھن کے ساتھ خارج ہوا سخت چبھن کے ساتھ تو اس نے گمان کیا کہ حمام کرنے میں اسے ٹھنڈک لگ گئی ہے لہذا اس نے روغن سداب سے حقنہ لیا جس سے اس کا درد بڑھ گیا اور بہت زیادہ براز خارج ہوا اور پھر ایک متعین وقفہ سے اسے بہت زیادہ براز خارج ہونے لگا اور اس کے ساتھ لذع و چبھن کی شکایت رہنے لگی تو میں سمجھ گیا کہ سقمونیا کے استعمال سے آنت کو نقصان پہنچا ہے اور وہ اپنی طرف آنے والی ہر چیز کو دفع کر دینے پر تل گئی ہے لہذا میں نے اسے قولنج میں استعمال ہونے والے کھانوں سے رک جانے اور جوار یا مکہ اور دانہ انار کھانے کا مشورہ دیا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور پوری رات بغیر کسی چبھن اور درد کے سویا پھر اس کے بعد میں نے اسے پانی میں سماق توڑ کر اس کا عصارہ پلایا تاکہ اگر زخم ہو گئے ہوں تو یہ اسے ٹھیک کرے اور اگر کوئی مادہ اس طرف انصباب پا رہا ہے تو اسے روکے اور میں نے اسے مشورہ دیا کہ وہ پہلے کی طرح ہی کھانا کھائے اور رات کھانے میں قابض شراب میں بھگوئی ہوئی روٹی لے اور ایسے میوے کھائے جن میں کسی قدر قبض پیدا کرنے کی خصوصیت ہو چنانچہ اس نے اس پر تین دن عمل کیا اور چوتھے دن تریاق پیا جس سے اس کو شفاء کلی حاصل ہو گئی۔ (حیلۃ البُرء)

برگ خوب باریک کی ہوئی مرچ کے تھوڑے سے سفوف میں ملا کر شراب کے ساتھ لیں تو ایلاؤس میں فائدہ ہوتا ہے بابونہ کا استعمال بھی ایلاؤس میں مفید ہے چھ اونس نیم گرم روغن زیتون سے حقنہ کرنا اس

ایلاؤس میں مفید ہوتا ہے جو ورم امعاء اور پاخانہ کے زور سے سخت ہو جانے سے عارض ہوتا ہے۔
(ویسقوریدوس)

کچھ لوگ پارہ کو پیس کر راکھ کی مانند سفوف کر کے ایلاؤس کے مریضوں کو پلاتے ہیں۔ مسکہ مکھن سے حقنہ لینا اور اس کا کھانا ایلاؤس میں مفید ہوتا ہے۔(بولس)

روغن ارنڈ ساڈیڑھ اونس پینا ایلاؤس میں مفید ہوتا ہے۔

غرب کے پتے اور اس کے ٹکڑوں کو خوب باریک پیس کر اور اس کے ساتھ تھوڑی کالی مرچ ملا کر شراب کے ساتھ پینا نافع ایلاؤس ہے۔(ویسقوریدوس)

چھوٹی آنت کی صفائی کے لیے ادویہ :

انجیر خشک اور زیرہ سفید کی شاخوں کے جوشاندہ کو گھونٹ گھونٹ پینا، سات ماشہ بتھوا اور امنگن کے بیج کا باریک سفوف بنا کر زیرہ سفید کی شاخوں کے پانی کے ساتھ پینا، اسی طرح برگ سنبھالو ساڑھے دس ماشہ باریک سفوف کر کے گرم پانی کے ساتھ پینا، بڑی الائچی ساڑھے چار ماشہ باریک سفوف کر کے پانی کے ساتھ پینا، بیخ سوسن نو ماشہ کا سفوف گرم پانی کے ساتھ پینا، تین اونس بغیر جوش دیئے ہوئے عصارہ لبلاب کا پینا، ساڑھے تیرہ ماشہ پودینہ کوہی کا آب گرم یا آب لبلاب کے ہمراہ پینا، بلوط الارض یا منڈی ساڑھے چار ماشہ کا آب انجیر کے جوشاندے کے ہمراہ پینا، مسکہ کا تنہا یا تقریباً پونے تین تولہ شہد اور پونے تین تولہ مسکہ ملا کر چاٹنا، تخم بکائن سات ماشہ کا شرباً استعمال، ریشمی کپڑے سے چھانا ہوا آرد کرسنہ ساڑھے تیرہ ماشہ کا ماء العسل کے ساتھ شرباً استعمال، اور ان سب میں سب سے تیز چیز روغن بید انجیر ہے اس کے بعد روغن سوسن ہے اور غاریقون سات ماشہ کا تین اونس کے بقدر ماء العسل کے ہمراہ شرباً استعمال صبر، سقوطری ساڑھے چار ماشہ کا ہمراہ آب گرم استعمال، اسی طرح دو اونس تازہ دودھ اور ایک اونس شہد کا استعمال، میعہ سائلہ ساڑھے سترہ ماشہ کا ساڑھے چار ماشہ علک النباط کے ساتھ پینا اور افسنتین اور برنجاسف ساڑھے سترہ، سترہ ماشہ کا دو اونس پانی کے ہمراہ شرباً استعمال آنت کی صفائی کرتا سدوں کو کھولتا، لیسدار وغلیظ مواد کو بذریعہ دست نکالتا اور کیڑوں کو خارج کرتا ہے۔ یہ مواد اور کیڑے کتنی ہی بار ایلاؤس کی وجہ سے ہوتے۔(ابن ماسویہ)

مبتلائے ایلاؤس کو صبر کے ہمراہ روغن بید انجیر پلایا جائے یا صبر استعمال کر کے پھر فوراً روغن بید انجیر پلایا جائے اور مسکہ مکھن اور شہد ملا کر زیادہ مقدار میں استعمال کرایا جائے۔(بہترین تدبیر)

ایلاؤس ایک حار مرض ہے جس میں ریاح نیچے سے خارج نہیں ہوتی۔ اس کے ساتھ متواتر متلی اور

انتہائی کمزوری لاحق ہوتی ہے اور کچھ کھالینے سے بیماری میں شدت آجاتی ہے اور مرض مستحکم ہوجانے پر پاخانہ قے کی راہ باہر آتا ہے اور بدبودار ڈکار آتی ہے اور مریض چوتھے یا ساتویں روز مرجاتا ہے۔ میں نے کچھ مریضوں کو بیس روز تک بھی یہ بیماری جھیلتے ہوئے دیکھا ہے پھر اس کے بعد مرے ہیں۔ اس میں چھونے پر درد کا احساس کم ہوتا ہے۔ (روفس)

ورم امعاء کی وجہ سے عارض ہونے والے ایلاؤس کے لیے ایک مفید جوشاندہ :

آب برگ مکوء، برگ خطمی، خیار شنبر، روغن بادام، روغن بنفشہ اور ماء الجبن اس میں حسب دستور خیار شنبر کو بھگو کر مل کر جوشاندہ بنا کر پلائیں۔

ورم امعاء کی علامت یہ ہے کہ پیٹ پر التہاب، پیاس کی شدت ہوگی تمدد اور مقام ماؤف پر بوجھ محسوس ہوتا ہے اور جسم میں امتلاء دم اور حرارت کی بھی اس کی علامت ہے شکایت ہوگی۔ (تذکرہ عبدوس)

ایلاؤس بلغمی کے علاج کے لیے :

سنبل، ساذج، سداب، تخم، بکائن، میتھی، تخم خطمی، تخم کرفس، سونف، بیخ کرفس، بیخ سونف، انجیر، سپستاں، ایلو، روغن بید انجیر، روغن بادام شیریں ضرورت کے مطابق لیں۔ یہ چیزیں مفید ہیں۔ (التذکرہ)

آنتوں میں ورم حار کی وجہ سے ہونے والے ایلاؤس اور بخار میں فائدہ ہونے کے لیے حقنہ کا نسخہ یہ ہے :

آب لبلاب، آب برگ خطمی، آب خبازی، آب برگ کنجد، آب برگ نیلوفر، گل نیلوفر آب بنفشہ، آب چقندر، لعاب اسپغول، ان میں خیار شنبر ڈال کر روغن بنفشہ کے شامل کر کے پھر اس سے حقنہ کیا جائے۔ (تذکرہ)

ورم امعاء کی صورت میں بطخ کی چربی کے ساتھ تازہ دودھ اور مسکہ یا مکھن سے حقنہ کیا جائے۔ (تذکرہ)

ایلاؤس آنتوں کا ورم یا آنتوں کی قوت دافعہ کی کمزوری یا آنتوں میں سدہ کی موجودگی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ایلاؤس ورمی کی علامت یہ ہے کہ اس کے ساتھ بخار اور پیاس ہوگی، تہیج چشم اور درد کی شکایت ہوگی پیٹ میں پھڑکن اور ٹیس ہوگی پاخانہ خشک ہوگا اور متلی قے قراقر شکم اور نفخ امعاء کی شکایت ہوگی۔ آنتوں کی قوت دافعہ کی کمزوری کی وجہ سے لاحق ہونے والے ایلاؤس میں مندرجہ بالا علامتوں میں سے کوئی بھی علامت موجود نہیں ہوگی مرض سے پہلے زبردست ذرب کی شکایت ہو چکی ہوگی البتہ مرض کی موجودگی میں پیٹ و نرم ہوگا اور مرض کے لاحق ہونے سے قبل مریض سے جو غذائیں کھائی ہوں گی وہ بارد رہی

ہوں گی۔(العلل والامراض)

ایلاؤس چھوٹی آنتوں میں ورم کی وجہ سے ہوگا تو اس کی علامت یہ ہے کہ بخار، پیاس، درد، التہاب اور چہرے پر سرخی ہوگی اور ہوگی سخت خشک براز کی وجہ سے ہوگا تو اس کی علامت یہ ہے کہ دردناک تناؤ اپھارہ اور متلی ہوتی ہے۔ یا ایلاؤس آنتوں کی قوت دافعہ کمزور ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ اس سے پہلے مریض کھانا نہیں کھاتا رہا ہوگا ٹھنڈا پانی پیتا رہا ہوگا اور خلفہ ہوا ہوگا۔ جب ایلاؤس دموی ورم کی وجہ سے ہوتا ہے تو اس کا علاج فصد کرنا اور ضماد کرنا ہے اور وہ ایلاؤس جس کا سبب خشک پاخانہ ہو اس کے علاج کے لیے پہلے نیم گرم روغنوں سے حقنہ کیا جائے پھر شحم حنظل بورق اور قنطوریون پر مشتمل حقنہ حارہ کیا جائے۔(الاعضاء الآلمہ)

ایلاؤس کبھی کبھی غلیظ بلغم کے سوکھ جانے کی وجہ سے عارض ہوتا ہے یا آنتوں میں پھنسی یا ورم ہو جانے کی وجہ سے عارض ہوتا ہے۔ ایلاؤس ورمی کے ساتھ شدید متلی کرب و بے چینی اور ضربان یعنی تڑپ و ٹیس کی شکایت ہوتی ہے۔ ایلاؤس بلغمی کے میں پاخانہ کی مقدار زیادہ ہوتی ہے ایلاؤس بلغمی کا علاج انجیر اور ایلوہ کا جوشاندہ ہے اور اس میں سب سے زیادہ نفع بخش دوا قرص ایلاؤس ہے۔(جورجس)

ایلاؤس کے ساتھ اگر پیٹ میں ورم نہیں ہے تو اس کی علامت یہ ہوگی کہ اس کے ساتھ بخار سوزش، پیاس، پیٹ میں تناؤ کی شکایت نہیں ہوگی ایسی صورت میں مریض کو کافی مقدار میں شراب یہاں تک کہ اس کو نیند آجائے یا اس کے پیروں میں درد ہو جائے اور کبھی کبھی بخار اور اسہال دموی کے عارض ہو جانے سے ایلاؤس دور ہو جاتا ہے(ابیذیمیا)

ایلاؤس آنتوں میں ورم عظیم پیدا ہونے کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اس میں مستقل قے ہوتی ہے اور مریض جو چیز بھی منہ سے لیتا ہے وہ پیٹ میں ٹھہرتی نہیں اور شراسیف میں برابر درد ہوتا رہتا ہے اور اس کے ساتھ پیٹ میں مروڑ بھی ہوتا ہے یہ سب اس مرض کے لازمی عوارض ہیں پیشاب اگر صحیح ہو تو یہ مرض سے نجات پانے کی دلیل ہے اور اگر پیشاب میں پیپ خارج ہو تو یہ ہلاکت کی واضح دلیل ہے اور اگر چھوٹی آنتوں کا ورم اس قدر بڑا ہو کہ اوپر سے ظاہر ہو تو یہ سب سے خراب علامت ہے اس کی علامت یہ ہے کہ متواتر قے ہوگی اور بوجھ ہوگا اور مریض جو کچھ کھائے پئے گا پیٹ میں نہیں ٹھہرے گا، مروڑ برابر رہے گا اور پیٹ کے بالائی حصے میں درد ہوگا اور اس کے ساتھ جگر و تلی میں بھی اذیت و الم محسوس ہوگا اور پاخانہ کا بذریعہ قے خارج ہونا چھوٹی آنت میں ورم ہونے کی سب سے واضح دلیل ہے۔

اس مرض مبتلا شخص کا براز خارج نہیں ہوتا خواہ کوئی بھی حقنہ دے دیا جائے اور ایلاؤس چھوٹی آنت میں

کسی بھی قسم کے ورم ہو جانے یا خشک براز یا لیسدار غلیظ مواد کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ (الفصول)

میرے لیے ممکن نہیں ہے کہ اس طرح کی تنگی کو روک سکوں جو لیسدار اور غلیظ رطوبات کی وجہ سے آنتوں کی میں واقع ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

مرض ایلاؤس میں قے، ہچکی، خبطی پن، اختلاط ذہن، اور تشنج کا ہونا خراب علامت ہے اور اس میں قے اس وقت ہوتی ہے جب مریض ہلاکت کے قریب پہنچ جاتا ہے اور جب اکائی بہت زیادہ آنے لگتی ہے تو پاخانہ یا معدہ وامعاء کے غذائی اجزاء قے کے ذریعہ باہر خارج ہوتے ہیں اور ہچکی کی شکایت ہوتی ہے اور بسااوقات اس کے ساتھ عصب کی مشارکت کی وجہ سے تشنج واختلاط ذہن عارض ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

اور پاخانہ کی قے اس مرض میں اس وقت ہوتی ہے جب آنتیں اپنے اندر کی چیزوں کو نیچے کی طرف دفع کرنے پر قادر نہیں رہ پاتیں جس سے اس کی حرکت الٹی شروع ہو جاتی ہے اور اندر کی چیزوں کو اوپر کی طرف دفع کرنے لگتی ہے۔ (جالینوس)

قرص کوکب اور شربت خشخاش کا استعمال ایلاؤس کے علاج میں مفید ہے۔ (فلیغریوس بدا واۃ اسقام)

مبتلائے ایلاؤس کے لیے روغن زیتون اور پانی میں شبت کو اس قدر جوش دیا جاء کہ وہ کھل جائے۔ پھر اسے صاف کر کے پلایا جائے اور گرم ابلتے ہوئے پانی میں روئی ڈالی جائے اور پھر اس روئی کو کھانے کی ہدایت کی جائے اس کا بہت بڑا فائدہ ہے اور اسے گرم گرم روٹی کھانے کی ہدایت دی جائے۔

(جالینوس سے منسوب بدا واۃ اسقام)

مریض ایلاؤس کے لیے حقنہ لمبا ہونا چاہئے تاکہ اسے اندر جہاں تک چاہیں پہنچایا جاسکے۔ اس کے لیے شحم حنظل وغیرہ کا جوشاندہ ہونا چاہئے اور میں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ مریض کی مقعد میں کسی فلکی کے ذریعہ سے پھونک ماری جائے اس سے اپنی جگہ سے ہٹی ہوئی آنتیں درست ہو جاتی ہیں۔ (مؤلف)

بعض اوقات بالائی آنتوں میں ایسا درد ہوتا ہے کہ مریض اس میں بالکل نڈھال ہو جاتا ہے اور اس قدر قے کی تحریک ہوتی ہے کہ آخر میں اس کا پاخانہ بذریعہ قے خارج ہونے لگتا ہے۔ اس میں کم ہی لوگ بچتے ہیں اور بسااوقات ایسا اس وقت ہوتا ہے جب کہ چھوٹی آنتوں کے کسی حصہ میں ورم پیدا ہو جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ اطباء کا خیال ہے کہ یہ مرض کسی ورم یا خشک پاخانہ کی وجہ سے عارض ہوتا ہے۔

(الاعضاء الآلمہ)

ایلاؤس ورمی کے لیے نسخہ جوشاندہ:

تخم کتاں، میتھی، تخم خطمی، بیخ خطمی، بیخ سوسن، شبت، خیار شنبر، روغن بادام، بیخ سوسن اور شبت کے جوشاندہ کے ساتھ پلایا جائے اور اس میں لعابات اور روغن شامل کر لیا جائے۔ اور ایک اونس انجیر سفید، سپستاں اور بنفشہ کو جوش دے کر پلایا جائے۔ (ساہر)

خطرناک قولنج کے مریض کے بارے میں یہ بات معلوم کی جائے کہ آیا اسے پہلے دیدان کی شکایت ہو چکی ہے کیوں کہ کبھی کبھی اس کی وجہ سے بھی قولنج ہو جاتا ہے۔ (طبری)

مریض کی مقعد میں پھونکنی سے بہت تیز پھونک ماری جائے۔ (طبری)

اس مرض کی وجہ اگر ورم ہو تو اس کا علاج پہلے رگ باسلیق و رگ صافن کی فصد کر کے اور پنڈلیوں پر پچھنے لگا کر کیا جائے۔ پھر مرغیوں کے چوزوں کے شوربے اور آب کاسنی و مکو و مغز خیار شنبر اور روغن بادام پلایا جائے اور مسلسل آبزن کیا جائے اگر اس کی وجہ خشک براز ہو تو اس کا علاج ایلوا سے کیا جائے۔ ایلوا کے استعمال کے کچھ گھنٹے بعد اس کا نقوع بھی پلایا جائے اور اس کے چار گھنٹے بعد مرغیوں کے شوربے بطخ کی چربی اور روغن استعمال کرایا جائے اور اگر اس کی وجہ آنتوں کا ایک دوسرے سے لپٹ جانا ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ اس کو ایک شکل سے دوسری شکل میں بہت زیادہ الٹا پلٹا کیا جائے اور یہ کہ اس قدر شوربہ پلایا جائے کہ آنتیں پھول جائیں کیوں کہ کبھی کبھی اس عمل سے بھی آنتوں کا الجھاؤ ٹھیک ہو جاتا ہے اور مقعد میں پھونکنی وغیرہ سے پھونک ماری جائے اور مریض کو شوربے پلانے کے بعد چت کمر کے بل سلایا جائے اور اس کے پیٹ کو دیر تک حرکت دی جائے اور ہاتھ سے ٹٹولا جائے یا اسے درست کیا جائے اور مختلف طرح سے مالش کی جائے۔ کیوں کہ بسا اوقات یہ عمل بھی کارگر ثابت ہوتا ہے۔ (مؤلف)

قولنج کی بری علامت بدبو کا ہونا ہے۔ ڈکار اور تنفس اور قے میں بدبو ہوتی ہے یا پورے بدن میں بدبو پائی جاتی ہے۔ (ابن سرابیون)

اس کا علاج یہ ہے کہ متواتر آبزن کرایا جائے۔ شوربے پلائے جائیں اور حقنے کیے جائیں اور اگر پیاس اور حرارت کی بھی شکایت موجود ہو تو مغز خیار شنبر اور اس کے مماثل دوسری چیزوں اور روغن بادام سے علاج کیا جائے۔ (مؤلف)

اس کا علاج قولنج کے اصول پر کیا جائے۔ (ابن سرابیون)

قولنج کا سبب ورم فلغمونی نہ ہو تو شدت سے محفوظ رکھنے کے لیے بھیڑیے کا فضلہ استعمال کیا جائے۔ میں نے بہت سے مریضوں کو دیکھا کہ وہ اسی کو پی کر شفایاب ہوئے اور پھر کبھی نہیں ہوا اور شاذو نادر طور پر اگر کسی کو ہوا بھی تو بہت ہلکے درجے کا اور ایک طویل زمانہ کے بعد ہوا۔ سب سے بہتر فضلہ وہ ہے جس میں ہڈیاں ظاہر ہوں اور میں نے دیکھا کہ جو لوگ بھی اس کو استعمال کراتے ہیں وہ پہلے اسے لے کر نمک اور سیاہ مرچ میں خوب باریک پیس لیتے ہیں صرف اس مقصد سے کہ مریض کے لیے اس کا کھانا مکروہ اور ناگوار نہ ہو اور تاکہ مریض اس کی حقیقت وماہیت نہ جان سکے وہ اسے کسی پتلی شراب کے ساتھ پلاتے ہیں اس فضلہ کو پلانے کے بعد مریض کے پیٹ پر اس بکری کی کھال باندھنا بہت زیادہ مفید ہوتا ہے جس کو بھیڑیے نے کھایا ہو اگر بکری کی کھال میسر نہ ہو تو بارہ سنگھے کی کھال باندھی جائے دوا فیلن کا استعمال قولنج کے لیے بہت نافع ہے۔ قولنج کی شکایت اس وجہ سے ہوتی ہے کہ کوئی لذع و چبھن پیدا کرنے والا مادہ آنت میں چپک جاتا ہے۔ یا غلیظ ریاح کے جمع ہو جانے کی وجہ سے ہوتا ہے جب اسے باہر نکلنے کا راستہ نہیں مل پاتا اور قولنج لیسدار غلیظ اور بارد مواد کی وجہ سے ہوتا ہے۔ تو قولنج کا درد تیز نہیں ہوتا۔ غلیظ ریاح کی وجہ سے ہونے والے اور کسی گرم مادے کی وجہ سے ہونے والے دردوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ گرم مادے میں چبھن اور جلن ہوتی ہے اور غلیظ ریاح کی وجہ سے ہوتا ہے تو درد کے ساتھ تمدد و تناؤ کے ہوتا ہے۔ چنانچہ جب کسی چبھن پیدا کرنے والے مادے کی وجہ سے قولنج ہوتا ہے تو اس میں مریض کو گرم غذائیں نقصان کرتی ہیں اور کھانے سے روک دینا بھی درد میں اضافہ کا باعث بنتا ہے نمکین غذاؤں سے فائدہ ہوتا ہے۔ ضروری ہے کہ پہلے اس کا علاج شہد اور ماء الشعیر کے حقنہ کے ذریعہ کیا جائے اور ایسی غذائیں کھلائی جائیں جن سے صالح اخلاط پیدا ہوں اور وہ خود جلدی فاسد نہ ہونے والی ہوں۔ مسخن و ملطف چیزوں کے استعمال سے پرہیز کیا جائے کیوں کہ یہاں جس علاج کی ضرورت ہے وہ اس مادے کا استفراغ اور اس کو معتدل بنانا ہے۔ ان میں سے اگر ایک علاج بھی کارگر ثابت نہ ہو تب ہم ادویہ مخدرہ استعمال کرتے ہیں ان امراض میں مخدر دوائیں صرف اپنی تخدیری خصوصیت سے فائدہ نہیں کرتیں بلکہ اس مادے کے قوام کو غلیظ کرتی ہیں او۔ ں کے مزاج کو بھی تبدیل کرتی ہیں۔ لہذا جب موجب درد مادہ لیسدار اور غلیظ ہو تو صرف مخدر دوائیں نہ استعمال کی جائیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت تو حس باطل ہو جانے کی وجہ سے درد خفیف ہو جاتا ہے مگر اس کے بعد مریض کا حال پہلے سے بھی زیادہ برا ہو جاتا ہے کیوں کہ اس سے مادہ مزید غلیظ اور بارد ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کا استفراغ دشوار ہو جاتا ہے اس لیے ان امراض میں ایسی دوائیں نہ استعمال کی جائیں جو قوی الحرارت ہوں کہ اس سے مادے تحلیل ہو جائیں اور ریاح زیادہ بن جائے بلکہ ایسی دوائیں استعمال کی جائیں جن میں بغیر گرمی پہونچائے۔ تقطیع مواد کی خصوصیت موجود ہو۔ لہسن کا شمار ان غذاؤں میں ہوتا ہے جو ریاح کو ختم کرتی ہیں

یہ سب سے زیادہ ریاح کو خارج کرنے والا ہے۔ مگر بخار کی حالت میں اس کا استعمال نہ کیا جائے۔ اسی طرح تریاق بھی ان امراض میں مفید ثابت ہوتا ہے جب کہ بخار نہ ہو اور اگر بخار ہو تو اس کا استعمال نہ کرکے صرف باجرہ سے سنکائی پر اکتفا کیا جائے اور کسی ہلکے روغن میں کچھ محلل ریاح بزور پکا چھان کر اور اس میں مرغابی اور مرغی کی چربی ملا کر اس سے حقنہ کیا جائے اس سے اگر درد نہ جائے تو دوبارہ اسی روغن سے حقنہ کیا جائے اور اس میں ایک باقلاہ کے برابر جندبید ستر اور اس کے آدھا حصے کے برابر افیون ملایا جائے روغن کی مقدار چالیس تولہ رہنی چاہئے۔ اور جب مریض حقنہ میں نہ لے رہا ہو تو اس تیل میں روئی کا لتھیڑ کر ایک بتی بنالی جائے اور جتنے اندر تک پہنچانا ممکن ہو مریض کی مقعد میں پہونچادیں۔ اس بتی میں ایک دھاگا بندھا ہوا ہونا چاہئے تاکہ اس بتی کو جب مقعد سے نکالنا چاہیں تو اس کو پکڑ کر نکال لیں۔ اس میں بھیڑیے کا فضلہ بھی مفید ہے جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں۔ بھیڑیے کے فضلہ میں موجود ہڈیاں مفید ہوتی ہیں اور چکاوک چڑیوں کے شوربے اور گوشت کو اسفیدباج کی شکل میں متواتر کھانا قولنج کو دور کرتا ہے۔ یہی اس سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہے اور اسی طرح بھیڑیے کے فضلہ کا استعمال کرنا بھی قولنج سے محفوظ رکھتا ہے اس کے استعمال سے یا تو بالکل کبھی ہوگا ہی نہیں یا اگر ہوگا بھی تو بہت ہلکے قسم کا اور بہت زمانہ کے بعد۔ (اوریباسیوس)

قولنج زیادہ ٹھنڈک لگ جانے اور ان غذاؤں کی وجہ سے ہوتا ہے جو خوب اچھی طرح پختہ نہیں ہوپاتیں ایسے میں آنت پھول جاتی ہے اور اس میں ورم پیدا ہوجاتا ہے لیکن ڈکار اور براز کے ذریعہ ریاح خارج ہوجانے سے درد میں افاقہ ہوجاتا ہے۔ (روفس۔ کتاب اوجاع الخاصرہ)

درد قولنج آنت کی غشاؤں میں غلیظ بلغمی کیموس کے اجتماع سے، غلیظ ریاح کے اجتماع اور اس کے خارج نہ ہوپانے یا آنت میں کسی گرم ورم ہوجانے اور کسی غلیظ اور چبھن پیدا کرنے والے مادے کے آنت کے اندر اجتماع کے باعث ہوتا ہے۔ چبھن پیدا کرنے والے مادے کی وجہ سے قولنج کے درد پیٹ کی گہرائی میں ہوتے ہیں اور پورے پیٹ میں ہوتے ہیں لیکن سب سے زیادہ قولون کی جگہ ہوتے ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے گویا اس جگہ پر کوئی چھید کر رہا ہے اور بہت زیادہ ڈکاریں، قے، متلی اور مختلف رنگوں کے بالخصوص بلغمی کیموس کی قے سے اذیت و تکلیف ہوتی ہے اور اس قدر شدید قبض ہوتا ہے کہ ریاح تک نہیں خارج ہوتی۔ کبھی کبھی بعض صورتوں میں گائے کے گوبر کی مانند پھولا ہوا پاخانہ خارج ہوتا ہے۔ ایسے مریض اس سے پہلے بارد اور غلیظ غذائیں کھانے اور کم چلنے پھرنے کے عادی رہے ہوں گے اور ان میں امتلائی کیفیت رہی ہوگی۔ قولنج ریحی کے درد گہرائی سے زیادہ تمدد و تناؤ کے ساتھ محسوس ہوتے ہیں اور ورم حار کی وجہ سے لاحق ہونے والے قولنج میں مقام ماؤف پر حرارت محسوس ہوتی ہے اور اس کے ساتھ شدید بخار کی تپش ہوتی ہے اور

احتباس بول وبراز کی بھی شکایت ہوتی ہے اور پیٹ میں اذیت ناک چبھنے والا درد ہوتا ہے۔ پیاس، سوزش، متلی اور دیگر قولنج کی بہ نسبت زیادہ صفراوی قے ہوتی ہے۔ اس میں کوئی وقفہ نہیں ہوتا یہ قولنج کی سب سے بری اور سب سے مشکل اور سخت کیفیت ہوتی ہے اس سے ایلاؤس ہونے کا اندیشہ پیدا ہو جاتا ہے اور وہ مریض جن کو چبھن پیدا کرنے والے اور حریف کیموس کی وجہ سے قولنج عارض ہوتا ہے، ان کو حرارت پیاس اور بے خوابی کی شکایت ہوتی ہے بخار البتہ نہیں ہوتا مگر ہوتا ہے تو اس بخار سے بھی زیادہ پریشان کن ہوتا ہے جو کسی ورم حار کے باعث ہوتا ہے اور پیشاب میں جلن ہوتی ہے اور اجابت میں جو کچھ بھی خارج ہوتا ہے وہ صفراوی ہوتا ہے اور دستوں کے جاری ہونے سے درد مزید تیز ہو جاتا ہے۔ پس ایسے قولنج کے مریضوں کا علاج جن کی وجہ بارد اور غلیظ کیموس ہوں، ایسی چیزوں سے نہ کیا جائے جو شدت کی گرمی پیدا کریں کیوں کہ ایسی چیزیں ان کیموس کو تحلیل کریں گی اور ان سے پھر بہت زیادہ ریاح بنے گی، بلکہ ایسی ملطف و منضج دواؤں سے علاج کیا جائے جو نفخ کا باعث نہ بنیں بلکہ بغیر اسخان شدید کے خشک کر دیں۔ لہٰذا ابتداء مرض میں ایسے حقنے استعمال کیے جائیں جن سے براز کے خارج ہونے میں آسانی ہو پھر براز سے پیٹ صاف ہو جانے کے بعد روغن زیتون میں زیرہ، سداب کے ساتھ مرغابی یا مرغی کی چربی کے ساتھ جوش دے کر اس سے حقنہ کیا جائے اور ایسے پانی سے حقنہ کیا جائے جس میں تھوڑا سا شہد اور زیتون کا تیل جوش دے لیا گیا ہو یا مروشد اور کریلا سے تیار کیے ہوئے تیل سے حقنہ کیا جائے کیوں کہ یہ حقنہ زیادہ تر جو مواد خارج کرتا ہے وہ بلغمی اور زجاجی ہوتے ہیں اور درد منٹوں میں دور ہو جاتا ہے اور اگر شدت درد سے حقنے بھی اندر رک جائیں تو پھر فتیلے سے علاج کیا جائے اس کے لیے فتیلے شہد، زیرہ، نطرون اور تخم سداب سے تیار کیے جائیں۔ فتیلے کے استعمال کے ساتھ بیخ کرنب کو خوب اچھی طرح کوٹ کر صاف اچھے پانی میں اس کا نقوع حاصل کر کے اسے مریض کو پلایا جائے یا کرنب کی راکھ کو شہد میں ملا کر چٹایا جائے یا شحم حنظل کو باریک کر کے شہد نطرون اور زیرہ کے ساتھ استعمال کرایا جائے۔ فتیلے کا چھ انگل لمبا ہونا ضروری ہے تاکہ ضرورت بھر اندر تک پہنچایا جاسکے اور نطرون اور شہد کے ہمراہ عصارہ بخور مریم کو ملا کر اسے مقعد پر لیپ کیا جائے اور اگر درد مستقل رہنے لگے تو یہ قوی درجے کے گرم حقنے بھی استعمال کیے جائیں :- علک البطم تقریباً پونے تین تولہ، قطران ایک تولہ ساڑھے چار ماشہ، شراب اس کی برابر، نطرون پونے پانچ ماشہ، جاؤشیر، قنہ اس کے ہموزن، روغن سداب پانچ اونس یا اس سے زیادہ لے کر حسب دستور حقنہ کیا جائے اور مقام درد پر روغن کمون یا روغن شبت یا روغن قثاء الحمار سے نطول کیا جائے اور زیرہ، حب الغار اور تخم کرفس پر مشتمل ضماد بزور ثلاثہ نامی ضماد سے لیپ کیا جائے اور حب الغار اور ناخونہ پر مشتمل ضماد بزور سے لیپ کیا جائے اور ان مریضوں کو میتھی، خطمی، بابونہ، برنجاسف، برگ غار وغیرہ کے جوشاندے میں کرائیں اور گرم روغن زیتون یا آب زیتون میں

بھی آبزن کراتے ہیں اور افسنتین وزیرہ ہموزن اور حشیشۃ الجاؤشیر پانی کے ہمراہ پلاتے ہیں اور جندبید ستر، انیسون، کالی مرچ سارے اجزاء برابر برابر لے کر سکنجبین کے ہمراہ پونے پانچ ماشہ تک استعمال کراتے ہیں۔ اگر اس سے درد نہ رکے تو معجون فلافل اور تریاق استعمال کرایا جائے اور وقفہ کے وقت خردل اور روغن زیتون کا لیپ کیا جائے اور گرم پانی استعمال کرایا جائے۔ آب شیریں میں نہانا فائدہ مند نہیں ہوتا تاآنکہ شدت درد کی وجہ سے مجبور ہو جائیں اور یہ کہ سابقہ مذکور اصول علاج اختیار کئے جا چکے ہوں تب اس وقت آب شیریں میں حمام کرنا صحیح ہوتا ہے۔ اور حمام کی خوب گرم دیواروں سے سنکائی کی جاتی ہے۔ بعد ان کے جسم پر نطرون وغیرہ لگا کر چھوڑ دیا جاتا ہے اگر درد بہت تیز ہو جائے تو ایسی مخدر دوائیں استعمال کی جائیں جو مخدر ہونے کے ساتھ ساتھ مغری بھی ہوں مثلاً جندبید ستر سے تیار کی گئی قرص جسے اسطیر وان کہا جاتا ہے اور اسی سے حقنہ بھی کیا جائے۔ لیکن قوی درجے کی مخدر دوا سے پرہیز کیا جائے کیوں کہ اس کے استعمال سے مدت مرض طویل ہو جاتی ہے اور مدت مرض طویل ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مخدر دوا فضلات کو غلیظ بنا دیتی ہے اور آنت کے راستوں کو بند کرتی ہے اور جب بلغم کسی قدر رقیق ہو جائے تو اسے ایارج یا مندرجہ ذیل گولی استعمال کرا کے بذریعہ دست خارج کیا جائے :-

ایلوا، فربیون، حب المازریون صاف کیا ہوا اور سقمونیا ہموزن لے کر گولیاں بنالیں۔ اس کی مقدار خوراک ساڑھے تین ماشہ ہے۔ ایسے مریضوں کے لیے گرم وخشک غذائیں بہتر ہوتی ہیں۔ اوائل مرض میں کھانے سے روک دینا ضروری ہے پھر اس کے بعد چرپری چیزیں کھلائی جائیں اور ان کو کرفس ہلیون اور لہسن کے ہمراہ پکا ہوا گندنا۔ دیا جائے اور پینے کے لیے شراب دیں اس کے بعد انہیں صالح الکیموس اور زود ہضم غذائیں کھلائی جائیں اور شکم پری اور تخمہ ہونے سے بچایا جائے اور اگر درد کی وجہ نفاخ ریاح ہو تو نفخ کو دور کرنے والے ماکولات ومشروبات اور حقنوں کے ذریعہ علاج کیا جائے۔ ویسے اگر پورے پیٹ پر بلا شرط بڑے بڑے ناری پچھنے لگائے جائیں تو تنہا یہی عمل کافی ہوتا ہے اور اگر آنت میں کوئی گرم ورم ہو تو فصد کو کھلی جائے اور اگر اس کے ساتھ شدید طور پر عسر بول کی بھی شکایت ہو تو رگ صافن کی فصد کو کھلی جائی اور مذکورہ بالا اصول علاج اختیار کیا جائے سوائے ان چرپری چیزوں کے جو بہت تیز اسہال لاتی ہیں۔ زیادہ تر حقنوں، ضمادات، نطولات اور روغن زیتون کے آبزن کے نسخے میں مسکن چیزوں کا استعمال کیا جائے۔ پچھنے لگائے جائیں اور پونے چودہ تولہ موم، تقریباً پونے سات تولہ بابونہ، ڈھائی اونس روغن گل، سوا تولہ آردباقلا اور پانچ عدد انڈے لے کر میتھی کے جوشاندے میں خوب اچھی طرح باریک کر کے ضماد تیار کر کے پھر پیٹ پر لیپ کیا جائے اور ان مریضوں کے ساتھ ہلکی تدابیر اختیار کی جائیں جیسے کہ مبتلائے بخار کے ساتھ اختیار کی جاتی ہیں یہاں تک کہ گرم ورم تحلیل ہو جائے اور اگر اس درد قولنج کی وجہ حریف ولذاع کیموس ہو تو

روغن زیتون میں میتھی، خطمی، بطخ کی چربی جو تازہ نہ ہو، یا مرغابی یا مرغی کی چربی پکا کر اس سے حقنہ کیا جائے ماء الشعیر روغن گل اور تخم کتاں کے جوشاندے سے بھی حقنہ کیا جاسکتا ہے۔ اور ایارج فیقراء کا بہ کثرت استعمال کرایا جائے اور آب شیریں میں حمام کرایا جائے اور غذا میں شوربے اور پتھریلے پانی میں رہنے والی مچھلیاں دی جائیں اور ان کے لیے نسبتاً زیادہ سرد اور رطب تدابیر اختیار کی جائیں اور حریف غذاؤں، دواؤں، نطولات اور حریف ضمادات کے استعمال سے بھی پرہیز کیا جائے اور شراب خصوصاً پرانی شراب سے پرہیز کرایا جائے اور جب درد بہت تیز ہو تو مخدرات کا استعمال جائز ہے۔ اس حال میں اس کا استعمال کم مضرت رساں ہے کیوں کہ یہ اپنی برودت سے لذع و وجع کو صحیح کرتا ہے۔ ایک طبیب ہوا کرتا تھا جو اس طرح کے قولنج میں بہت زیادہ سرد تدابیر اختیار کرتا تھا اور مریض کو بہت زیادہ سرد پانی اور ان کے موافق حال غذائیں کھلاتا تھا چنانچہ اس طرح اس نے خاصے لوگوں کو اچھا کر دیا۔ کبھی کبھی قولنج کے مریض کو فالج ہو جاتا ہے۔ (بولس)

ثادریطوس کے لئے بہت نفع بخش ہے۔ (بولس)

قولنج کی چار وجہیں ہو سکتی ہیں :

باعث نفخ ریاح، لیسدار بلغم، خشک براز، صفراء، درد قولنج ریحی تمدد کے ساتھ ہوتا ہے اور براز کی خشکی کے باعث ہونے والے قولنج میں بھینچاؤ اور شدید مروڑ ہوتا ہے اور صفراوی کے ساتھ پیاس کی شکایت ہوتی ہے اور اسکے علاج میں یہ بھی ہے کہ بابونہ، ناخونہ، شبت، میتھی، تخم کتاں، کرفس، انیسون، کاشم، جندبیدستر، شحم حنظل، لسن، روغن بید انجیر اور قرطم سے تیار کر کے حقنہ کیا جائے اور حب سکبینج ایک ایک روزہ کے وقفہ سے دیں اور ماء الاصول کی جگہ روغن بید انجیر استعمال کرایا جائے اور اس کے ساتھ میتھی، خولنجان، تج، دارچینی اور ایارج کا بھی استعمال کیا جائے کبھی کبھی حقنے کی دواؤں میں سکبینج، مقل، جاوشیر، روغن بادام، روغن اخروٹ، روغن سوسن، بطم اور روغن کلکانج اور روغن قرطم شامل کر دیا جاتا ہے۔ (کتاب ابرن)

ایک نفع بخش اور مجرب حقنے کا نسخہ :

جوشاندہ میتھی چالیس تولہ، روغن شیرج دو انس، شہد ایک اونس، روغن سوسن ایک اونس، قطران نصف اونس، شحم حنظل، جندبیدستر پونے دو دو ماشہ یا ساڑھے تین تین ماشہ اور وہ قولنج جو صفراء کی وجہ سے ہوتا ہے اس کے علاج میں حقنہ لینہ استعمال کیا جائے اور بسا اوقات لبلاب اور روغن بادام اور سقمونیا سے حقنہ کیا جاتا ہے جب کہ سبب مرض صفراء ہو یا اسفید باج، اسفاناخ، قرطم اور روغن شیرج استعمال کرایا جاتا ہے۔ غذا میں شبت و نمک کے ساتھ مرغیوں کے چوزوں کے اسفید باج میں اچھی شراب ریحانی ملا کر کھلایا

جائے اور پیٹ پر دودھ اور روغن چنبیلی ملا جائے اور مریض کو چاہئے کہ وہ چکاوک کا شوربہ کھائے گوشت نہیں اور خرگوش کے پنیر مایہ کے استعمال سے فورا قولنج صحیح ہو جاتا ہے اور اجابت ہو جاتی ہے۔ اور جالیونس کی طرف منسوب "کتاب الحدود" میں میں نے پڑھا ہے کہ قولنج کے ساتھ کسی کسی وقت اس قدر شدید درد ہوتا ہے کہ مریض اس پر ہاتھ رکھنا بھی برداشت نہیں کر سکتا اس کے ساتھ ٹھنڈے پسینے آنے لگتے ہیں اور سانس گھٹنے لگتی ہے۔ (اہرن)

قولنج میں ہمیشہ اس قدر حقنے کئے جائیں کہ اجابت نرم ہونے لگے۔ (ابن ماسویہ)

قولنج کا سبب براز کی خشکی کے ساتھ صفرا ہوتا ہے جس کی علامت اس سے قبل قے اور شدید پیاس ہوتی ہے اس کی تشخیص کے سلسلے میں مزاج سے اور اس کی موجب سابقہ تدابیر سے مدد لی جائے قولنج کا سبب کبھی کبھی غلیظ لیسدار بلغم ہوتا ہے۔ اس کا استدلال سابقہ تدابیر مریض کو مزاج پیاس نہ لگنا اور ماضی میں تخمہ کی شکایت موجود ہونے سے کیا جائے اور قولنج کا سبب کبھی کبھی ریاح ہوتی ہے اس کی دلیل ریاح کا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا اور نفخ شکم کی موجودگی ہے اور کبھی کبھی قولنج کا سبب دیدان ہوتے ہیں جس کی علامت یہ کہ قولنج کی شکایت ہونے سے پہلے کبھی پیٹ سے کیڑے خارج ہوتے ہوں گے پھر اچانک بغیر کسی معلوم سبب کے قولنج ہو گیا ہو گا اور کبھی کبھی قولنج کا سبب ورم ہوتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ قولنج کے ساتھ التہاب، غم واندوہ اور بےہوشی کی حالت ہوتی ہے۔ (اہرن)

میں نے شراب نوشی سے قولنج عارض ہوتے نہیں دیکھا اور اگر ہوا بھی تو ہلکا ہوا، پریشان کن نہیں۔ ایسا صرف اسی وقت ہو سکتا ہے جب کہ شراب بہت زیادہ پانی ملی ہوئی ہو کیوں کہ اس سے آنت کو بہت زیادہ ٹھنڈک لگ جاتی ہے اور پیٹ میں بہت زیادہ ریاح بننے لگتی ہے۔ (مؤلف)

وہ حرکت جو قولنج کے بعد ہوتی ہوئی نظر آتی ہے وہ وہی گرم ورم ہوتا ہے جس میں آنت کے اندر شدید تناؤ کے باعث شدت کا درد ہوتا ہے اور یہ آنت چونکہ شریان عظیم سے قریب ہوتی ہے لہذا اس کے علاج کے لیے ایسے روغن سے حقنہ کی جائے جو استرخاء پیدا کرے اور جس میں بیخ خطمی اور اسی کی جیسی دوسری دوائیں جوش دی گئی ہوں۔ (مؤلف)

قولنج کے لیے حالت صحت میں گرم اور مقوی روغنوں سے حقنہ کرنا ضروری ہے تاکہ قولون میں گرمی پہنچے اور اسے تقویت ملے جس سے آئندہ آسانی سے جلدی فضلات کو قبول نہ کر سکے۔ (کتاب الفائق)
شبرم تقریباً ساڑھے پانچ تولہ اور سکبینج تقریباً گیارہ تولہ لے کر گولیاں بنائی جائیں۔ اگر کسی اور دوا

سے اجابت نہ ہو رہی ہو تو ان گولیوں سے ہو جاتی ہے۔ (اس حب کا نسخہ ایوب کا ترتیب دیا ہوا ہے)

جس شخص کی آنتوں میں بہت زیادہ بلغم جمع ہو اس کے تئیں مطمئن نہیں ہوا جا سکتا کہ اسے قولنج وایلاؤس نہیں ہو سکتا۔ لہذا اسے بہت جلدی نکال دینے کی تدبیر کی جائے۔ کبھی کبھی انصباب صفراء کی کمی کی وجہ سے آنتوں میں کثیر مقدار میں بلغم جمع ہو جاتا ہے۔ (منافع الاعضاء پانچواں باب)

چونکہ یہ آنت کثیر العصب ہونے کی وجہ سے ذکی الحس ہوتی ہے اس لیے اس کا درد شدید ہوتا ہے اور کبھی کبھی قولنج احتباس براز کے بغیر ہوتا ہے ایسا اس وقت ہوتا ہے جب بلغم آنتوں کی گہرائی میں موجود ہوتا ہے اور آنت سے اس قدر نہیں چمٹا ہوتا ہے کہ اس سے راستہ بند ہو جائے۔ ایسے میں مریض اس قسم کا درد محسوس کرتا ہے کہ گویا اس کا پیٹ چھید اجا رہا ہے۔

ہمارے تجربے کے مطابق سب سے قوی دوا ورق اور سداب کی وجہ سے تمرئی ہے۔ اور ایارج فیقرا بھی قوی دوا ہے۔ اور فلونیا کے استعمال اور روغنون کی مالش سے سے بھی درد دور ہو جاتا ہے۔

(قسطا کتاب بلغم)

تیسرا باب

حقنہ کے قوانین، استعمال کے اصول اور ملطف، ملین، مسکن اور مولم شیافات کا بیان۔

سب سے پہلے حقنہ کا استعمال سمندر پر اڑنے والے ایک پرندے نے کیا جس نے اپنی چونچ میں سمندر کا پانی لے کر خود اپنی مقعد کے اندر داخل کیا جس کی وجہ سے اس نے جو کچھ کھایا تھا وہ سب پاخانہ کے راستے خارج ہو گیا۔ سب سے پہلے جس انسان نے بھی حقنہ کرنے کا ارادہ کیا اس نے بھی خالص پانی سے حقنہ کیا ۔حمیات محرقہ کی صورت میں پانی اور تیل سے حقنہ کیا جائے تاکہ اس سے سوزش اور جلن کو ختم کیا جا سکے اور آنتوں میں رطوبت پیدا ہو سکے اور ضروری نہیں ہے کہ اس میں نطرون، نمک اور اس قبیل کی دوسری کوئی دوا شامل کی جائے کیوں کہ یہ چیزیں مبتلائے بخار مریض کے لیے سخت مضر ہوتی ہیں۔
(جالینوس کی طرف منسوب کتاب الحقن اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ روفس کی ہے)

ان حقنوں میں لعاب اسپغول اور ماء الشعیر اور اس قبیل کی دوسری چیزیں شامل کی جاسکتی ہیں۔ (مؤلف)

حقنہ کرتے وقت مریض اس پوزیشن میں ہو کہ وہ پشت کے بل لیٹا ہو اس کا سر نیچے کی طرف ہو اور پیر اوپر ہوں اور سرین کسی قدر اونچی اٹھے ہوئے ہوں۔ حقنہ کرنے والا اس کے برابر بیٹھے اور حقنہ کے آلہ کو اپنے سے قریب کر لے، مقعد کو کوئی زخم یا جراحت نہ پہنچے اس کے پیش نظر ناخن پہلے سے تراشے ہوئے ہوں اور حقنہ کی دوا چھوٹی آنتوں اور معدہ تک نہیں پہنچتی لیکن کبھی کبھی شاذ و نادر صورتوں میں پہنچ جاتی ہے۔ پھر حقنہ کرنے والا اپنے بائیں ہاتھ کی انگشت شہادت میں تیل لگا کر مریض کی مقعد پر خوب اچھی طرح پھیرے پھر اس کے بعد مقعد میں انگلیوں کو بار بار داخل کرے تاکہ سوراخ یا حلقہ مقعد کشادہ ہو جائے پھر اس کے بعد نلکی ڈالے لیکن اسے اندر داخل کرنے میں زور زبردستی نہ کرنی چاہئے بلکہ اس وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ نلکی نہ تو زیادہ اندر تک ہو اور نہ باہر ہی رہ جائے کہ دوا باہر بہہ نکلے بلکہ اوسط ہونا چاہئے پھر حقنہ کرنے والا اپنے دونوں ہاتھوں سے نلکی کو آہستہ آہستہ اوپر سے نیچے کی طرف دبائے تاکہ اس کے اندر کی تمام دوائیں اس سے نکل کر اندر مقعد میں چلی جائیں۔ اگر بخار میں مبتلا مریض کو کچھ دنوں سے قبض کی شکایت ہو تو بھوسی کے جوشاندے ساتھ نطرون اور تیل ملا کر اس سے حقنہ کیا جائے اس سے پاخانہ آسانی سے خارج ہو جاتا ہے۔ چقندر اور تیل کے جوشاندے سے حقنہ کیا جائے اور بادی اور ٹھنڈی چیزوں جیسے خیار شنبر کے استعمال سے پرہیز کرایا جائے اس سے نفخ کی شکایت ہو جاتی ہے یا مثلاً ماء الکزبرہ کہ یہ مخدر ہے۔ چقندر کا

جوشاندہ بہت سی شکایتوں میں مفید ہے خصوصاً درد کمر میں۔ رہا قطوریوں کا حقنہ تو اس کے استعمال سے صفراء اور بلغم تیزی سے خارج ہوتے ہیں۔ اسے بخاروں میں درجہ انحطاط کے بعد ہی استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کا جوشاندہ شہد اور روغن زیتون کے ساتھ استعمال کرنا چاہئے جس سے یہ قوی ہو جاتا ہے اور یہ حقنہ یعنی جوشاندہ قنطوریون کا حقنہ قبض، جگر کے سدوں، معدہ کا درد، ورم طحال، وجع مفاصل اور وجع ورک اور بلغمی اورام میں مفید ہے۔ حقنہ قنطوریون بخار کی حالت میں نہ کیا جائے۔ ہاں غلیظ اور لیسدار اخلاط کی صورت میں یہ مفید ہے۔ اور رہا حقنہ حنظل تو یہ صداع برسام، لشیرعس، مالیخولیا مزمن، تھیقہ صداع بیضہ، بہرہ پن اور ان مزمن امراض چشم میں جس کا سبب کوئی گرم اور حریف مادہ نہ ہو بلکہ غلیظ بلغمی خلط ہو مفید ہے اور حقنہ، قولنج، ذات الجنب اور امراض مفاصل میں مفید ہے۔ حقنہ حنظل کو حقنہ قنطوریون کے طریق پر تیار کیا جائے اور اسی طرز پر حقنہ کا فعل انجام دیا جائے جیسے کہ قنطوریون کا حقنہ تیل اور شہد کے ساتھ۔ اسی طرح فودنج کا حقنہ ہے کہ اس کے ساتھ بھی شہد اور روغن زیتون شامل کر کے حقنہ کیا جاتا ہے۔ حقنہ شبت استرخاء معدہ، ضعف اشتہا، بدلودار ڈکار اور ورم معدہ میں فائدہ مند ہے۔ شبت کے ساتھ زیرہ پکا چھان کر اس میں شہد اور تھوڑا سا روغن زیتون شامل کر کے حقنہ کیا جائے۔ یہ فائدہ مند ہے ریاح توڑتا ہے اور دور کرتا ہے۔

(مؤلف)

حقنہ شیح ریاح اور کرم امعاء کی شکایت میں اچھا کام کرتا ہے اس کے جوشاندے کو تھوڑے شہد اور تیل کے ہمراہ استعمال کیا جائے۔ اس سے کدو دانوں کی شکایت میں خاص طور سے فائدہ ہوتا ہے اور دق کے مریضوں کو لعابات اور روغنیات اور مرطبات کے ہمراہ استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے اور حمی غب کے مریض کو روغن گل سے حقنہ کیا جائے۔ برف کے پانی اور روغن گل سے حقنہ کرنا بھی مفید ہوتا ہے لیکن اس میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ حقنہ خشخاش آنتوں کے زخم اور اس کی حرقت وسوزش میں مفید ہوتا ہے۔ اس کے لیے پہلے خشخاش کو اس قدر پکایا جائے کہ وہ گھل جائے اور اس کے اوپر تیل بہنے لگے تب پھر اس سے حقنہ کیا جائے۔

خشخاش اور جو یہاں تک پکایا جائے کہ اس پر تیل ظاہر ہو جائے تب پھر اس سے حقنہ کیا جائے۔

(مؤلف)

عمود حقنہ کو اگر ایک ہی بار میں تیزی سے دبا دیا جائے تو حقنہ کی دوا معدے تک پہونچ جائے گی اور ناک سے بہ نکلے گی اور جب کئی بار میں نرمی سے دبایا جائے گا تو وہ منفخ ثابت ہوگا اور اگر بہت ہلکا دباؤ دیا جائے گا تو مقام مطلوب تک دوا پہنچ نہیں پائے گی۔ کم مقدار والا حقنہ جس جگہ تک پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے وہاں

تک نہیں پہنچ پاتا اور کثیر مقدار میں دینے سے بعد میں سستی، فتور، نفخ اور زحیر لاحق ہو جاتا ہے اور حد سے زیادہ گرم دینے پر غشی اور جریان خون کی شکایت ہو جاتی ہے اور زیادہ ٹھنڈے ہونے کی صورت میں ریاح اور قبض کی شکایت ہو جاتی ہے اور حقنہ مسخنہ دینے پر آنتوں اور مثانہ کو نقصان پہنچتا ہے اور زحیر کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے ہاں پتلا حقنہ دینے سے فائدہ جلدی حاصل ہوتا ہے۔ مریض کو چت لٹا کر حقنہ کر کے دوا آنت میں اچھی طرح نہیں پہنچ پاتی۔ (کتاب ہندی)

حقنہ کرنا ہو تو نہار منہ نہ کیا جائے اور پہلے مریض کو بائیں پہلو پر لٹایا جائے اس کی کہنی اس کے کولھے کے نیچے دبادی جائے اور بائیں پیر کو سیدھا پھیلا دیا جائے اور دائیں پیر کو سمیٹ کر سینے سے لگا دیا جائے اور حقنہ کے وقت مریض کو کھانسی یا چھینک نہیں آنی چاہئے کیوں کہ اس سے حقنہ کی دوائیں تیزی سے باہر نکل آئیں گی اور اگر کھانسی آبھی جائے تو اسی وقت دوبارہ پھر حقنہ کر دیا جائے اور جب اپنے آپ دوا نکلے تو پھر اسے روکنے کی کوشش نہ کی جائے۔ (کتاب اطری)

حمیات لازمہ خبیثہ کے مریضوں کو اور ان کو جو کسی لمبی بیماری میں کمزور ہو گئے ہوں اور ازالہ مرض مشکل ہو گیا ہو، پانی سے حقنہ کیا جائے۔ آنتوں میں ریاح ہو تو گرم پانی سے، کیوں کہ نیم گرم پانی مولد ریاح ہے لہذا ایک دفعہ میں تیزی سے گرم پانی کے ذریعہ حقنہ کیا جائے اور جس کسی شخص کے پیٹ میں خشکی بہت زیادہ ہو تو اس کو خطمی اور کنوچہ سرخ کے جوشاندے سے حقنہ کیا جائے اور جس کو لذع و سوزش کی شکایت ہو اس کو تخم کتاں کے جوشاندہ سے۔ روئی نافع قروح امعاء ہے۔ قوی حقنوں کے بعد اس سے حقنہ کیا جائے کیوں کہ اس سے آنتوں کی اصلاح بھی ہوگی اور غذائیت بھی ملے گی۔ اور رہا چقندر کا عصارہ تو یہ آنتوں کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے کی صورت میں مفید ہے۔ آنتوں کو درست کرتا اور خشک پاخانہ کو پگھلاتا ہے۔ عصارہ خرفہ التہاب امعاء، شدید ورم حار اور ایسے التہاب مقعد میں مفید ہے جو سخت غلیظ پاخانہ یا کسی دوسری شے کے خارج ہونے کی وجہ سے ہو اور حب الغار کے ساتھ پکایا ہوا تیل ریاح کی صورت میں اور ٹھنڈک سے عارض ہونے والے خنار کی صورت میں مفید ہے اور دودھ زحیر اور آنتوں کے امراض میں مفید ہے مگر اس میں تھوڑی سی مرغی کی چربی شامل کر لی جائے۔ رہا گھی تو اس سے ہم آنتوں کے گندے زخموں اور معاء مستقیم میں کسی بڑے ورم کی وجہ سے پاخانہ رک جانے کی صورت میں حقنہ کرتے ہیں اور جس نے افیون کا استعمال کیا ہو اسے شراب اور تیل سے حقنہ کیا جائے۔ حقنہ کی مقدار زیادہ سے زیادہ تین قوطول اور کم از کم ایک قوطول ہوتی ہے۔ ایک دن میں زیادہ تر دو یا تین بار حقنہ کیا جا سکتا ہے خاص طور سے جب کہ معاء مستقیم میں کوئی زخم یا ورم حار ہو جو اوپری آنتوں سے پاخانہ نکلنے میں مانع ہو۔ مصنف کا کہنا ہے اگر کسی نے زہریلا گھر متا کھا لیا ہو تو

اس کے لیے ایسے حقنے مفید ثابت ہوں گے۔ معاء مستقیم جو نظرون، افسنتین، مولی کا عصارہ اور جو شاندہ سداب سے تیار کیا گیا ہو اور معاء مستقیم کے استرخاء کی صورت میں ایسا حقنہ مفید ہوتا ہے جو پانی اور نمک پر مشتمل ہو اور دیدان کی صورت میں افاویہ جو شاندہ اور آنتوں کے متعفن زخموں کے لیے کاغذ سوختہ کا حقنہ مفید ہوتا ہے۔ (اوریباسیوس)

چونکہ حقنہ کرنے سے معدہ کو مضرت پہونچتی ہے اس لیے جب ہم کسی ضعیف المعدہ انسان کو حقنہ دینا چاہتے ہیں تو حقنہ سے پہلے اسے نیم گرم پانی پی لینے کی ہدایت کر دیتے ہیں تاکہ حقنہ کی دوا جرم معدہ کو نہ لگے اور چونکہ فتیلہ کا اثر معدہ تک نہیں پہنچتا لہذا تم اسی پر اکتفا کرو۔ (جوامع اغلوقن)

میں نے دیکھا کہ بہت سے مواقع پر حقنہ کرنے سے بیشتر کھانا کھلانا ضروری ہوتا ہے۔ (مؤلف)

سقمونیا سے حقنہ کرنے سے صفراء کا اسہال ہوتا ہے۔ قنطوریون، افیتمون، فودنج، خربق اور بسفائج سے حقنہ کرتے سے سوداکا اسہال ہوتا ہے۔ (حنین)

کبھی کبھی حقنہ کے عمل کے وقت طبیب کے اناڑی پن سے آنتوں میں ریاح بھر جاتی ہے۔

(حرکتہ الصدر والریہ)

ایسا اس وقت ہوتا ہے جب کہ حقنہ کی نلکی کو بار بار دبایا جائے اس میں مریض کا حال ویسا ہی ہو جاتا ہے جیسا کہ مشک میں ہوا بھر دی جائے۔ حقنہ کا آلہ کو اس طرح استعمال کرنا چاہئے کہ اس پر انگلیوں کے لیے جو جگہ بنی ہوئی ہے اس پر انگلیوں کو رکھ کر ایک مرتبہ میں دبا کے پوری دوا پہنچا دی جائے پھر آلہ کو باہر کھینچ لیا جائے۔

(مؤلف)

حقنہ سے بعض اوقات کچھ ایسی چیزیں اوپر چلی جاتی ہیں جس سے مریض قے کر دیتا ہے۔

(العلل والاعراض)

حقنہ لینے کی ضرورت سب سے زیادہ ان لوگوں کو ہوتی ہے جن کی طبیعت میں قبض کا رجحان ہوتا ہے اور جن کا معدہ مسہل لینے کی وجہ سے کمزور ہو چکا ہوتا ہے اور جب مسہل لیتا ہو تو قے ہو جاتی ہو اور اس کی آنتیں فضلہ خارج نہ کر پاتی ہوں تو ایسے مریضوں کو اسی چیزوں سے حقنہ کیا جائے جن سے ان میں حرکت پیدا ہو۔ کبھی کبھی صرف تیل سے حقنہ کر دیتے ہیں تاکہ خشک براز میں نرمی پیدا ہو اور باہر خارج ہو جائے ہاں اس کا عادی بنانا بہتر نہیں ہے کہ بغیر حقنہ کے آنتیں کچھ خارج ہی نہ کر سکیں بلکہ مطلف بطن شیافات استعمال کیے جائیں اور بالخصوص ان لوگوں میں جو ایسا حقنہ چاہتے ہوں کہ صرف اندر کا تنقیہ ہو جائے۔

(بولس)

سر کی چوٹ اور ورم میں حقنہ کرنا بہت مناسب اور بہتر ہوتا ہے کیوں کہ اس سے اخلاط کا بہاؤ نیچے کی طرف ہوتا ہے سر کی طرف اوپر نہیں۔ جیسا کہ ادویہ مسہلہ کے استعمال سے ہوتا ہے۔ یہ حقنے قوی درجے کے ہونے چاہئیں تاکہ زیادہ جذب کر سکیں۔اس کا مقصد صرف آنتوں اور معدہ کے مواد کا استفراغ نہ ہو بلکہ جگر کے اندرون تک سے استفراغ ہو۔(المیامر)

حقنے کی نلکی یعنی پچکاری کو زور سے دباد ینے پر دوا معدہ میں پہنچ جاتی ہے اور ناک سے نکل آتی ہے ایسے میں ضروری ہے کہ مریض کے بال اتنی زور سے پکڑ کر کھینچے جائیں کہ درد ہونے لگے اور پھر اس کے اوپر ٹھنڈا پانی چھڑکا جائے اور مسہل دوائیں پلائی جائیں اور حقنہ کی پچکاری آہستہ دباؤ ڈالنے سے مقصد پورا نہیں ہوتا۔اس لیے حقنہ کرنے والے کو چاہئے کہ وہ مریض کے نچلے اطراف کو تھوڑا اوپر کر کے بستر پر بائیں پہلو پر لٹائے اور دائیں پیر کو اندر کی طرف موڑ دے تب نلکی کو مقعد میں داخل کرے اور نلکی پر اوسط دباؤ ڈالیں اور کچھ دیر روک کر تب نکالے پھر مریض کو پیٹھ کے بل سلادے۔(کتاب فارسی)

آنتوں سے ثفل خارج کرنے والی بطور حمول مستعمل دوائیں :

گائے کا پتہ شہد کے ہمراہ، آب گرم مری کے ہمراہ، حقنہ کی شکل میں میتھی کا جوشاندہ اور تخم کتاں کا جوشاندہ ہمراہ، شہد، گائے کا پتہ ہمراہ بورق، بھیڑ کا پتہ ہمراہ بورق، بورق اور نمک کے ہمراہ گاڑھا شہد، شحم حنظل شہد کے ساتھ ملا کر اور مولی کو روغن زیتون میں تر کر کے بطور حمول استعمال کرنے سے براز نرم ہو جاتا ہے۔اسی طرح کرنب کی جڑیں مفید ہیں۔پودینہ کو ہی باریک پیس کر شہد کے ساتھ ملا کر شافہ کی شکل میں بالون پیس کر گاڑھا کیا ہوا شہد اور بورق کے ساتھ اور کریلا کا عصارہ یہ تمام دوائیں آنتوں سے براز خارج کرتی ہیں۔

(ابن ماسویہ)

بعض پرندے خود کو سمندر کے پانی سے حقنہ دیتے ہیں جس سے دست ہو کر ان کا پیٹ صاف ہو جاتا ہے۔اگر بدن سے غلیظ فضلہ نکالنا مقصود ہو تو سادہ حقنہ جو پانی روغن زیتون شہد اور نطرون پر مشتمل ہو نہ کیا جائے کیوں کہ اس سے غلیظ فضلات پر اثر نہیں ہوتا بلکہ مزید اذیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔شدید التہاب اور سوزش والے حمیات میں صرف پانی اور تیل سے حقنہ کیا جائے اس کے ساتھ کوئی دوسری گرم چیز نہ شامل کی جائے کہ وہ بخار کی شدت کو اور جلن کو ختم کردے۔ مریض کو حقنہ کرتے وقت اس پوزیشن میں رکھا جائے کہ وہ چت لیٹا ہو سر آزاد ہو، دونوں پیر اور سرین تھوڑے اٹھے ہوئے اونچے ہوں اور حقنہ کا عمل کرنے والے کے ناخن تراشیدہ ہوں کیوں کہ اس سے بعض دفعہ مریض کی مقعد میں خراش آجاتی ہے۔مقعد کے ارد گرد کئی بار تیل لگانا ضروری ہے پھر بائیں ہاتھ کی انگشت شہادت میں تیل لگا کر حلقہ مقعد میں تین بار داخل

کرے تاکہ اس میں کچھ کشادگی آجائے تب پچکاری کو اندر داخل کرے اس کو اندر داخل کرنے میں کوئی زور زبردستی نہ کرے بلکہ میانہ روی سے داخل کر کے اپنے دونوں ہاتھوں سے اسے دبادے۔ نلکی کو زبردستی داخل کرنے کا نقصان یہ ہے کہ اندر کی پوری دوا داخل نہیں ہو سکے گی۔ (جالینوس سے منسوب حقنہ کا بیان)

حقنہ کی پچکاری میں دو سرے ہونے چاہئیں ایک سے دوا اندر داخل کرنے کے لیے اور دوسرے سے ہوا خارج ہونے کے لیے اس کی بناوٹ اس طرح کی ہو کہ دوسروں کے درمیان میں ایک رکاوٹ ہو جس سے دو نلکیاں بن جائیں ایک کا سرا اوپر کی طرف رانگ اسے بند کر دیا جائے تاکہ اس طرف دوا نہ جا سکے اور اس بند نالی کے آخری سرے پر سوراخ ہو جس سے ریح نکل سکے۔ یہ سوراخ اتنے آخر میں نہ ہو کہ مقعد میں پہنچ جائے۔ جب اس طرح کے آلہ سے حقنہ کرنے سے دوا باہر نہیں بہہ سکے گی اور سوراخ سے ہوا باہر خارج ہو جائے گی۔ نلکی کو دباتے وقت حقنہ میں بیشتر اوقات ہوا چڑھ جاتی ہے اور مریض پر سے عمل ہٹتے ہی ہوا دوا کو تیزی سے دفع کر دیتی ہے اور پیٹ جیسا کا تیسا ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

قطوریون اور روغن زیتون کے ساتھ بھوسی کا جوشاندہ ملا کر کا استعمال کرنے سے پیٹ کی غلاظت اچھی طرح خارج ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ اگر بخار بھی ہو تو صرف چقندر اور تیل کے جوشاندے حقنہ کیا جائے۔ چقندر بہت مفید ہے خصوصاً کمر کے دردوں میں۔ قطوریون کے حقنہ کا فائدہ یہ ہے کہ یہ بلغم اور مرہ صفراء کو کھینچ کر نکال باہر کرتا ہے لہذا اس کا استعمال صرف قوی اور تندرست لوگوں میں کیا جائے اس کا جوشاندہ لے کر شہد اور تیل کے ساتھ شامل کر کے حقنہ کیا جائے۔ یہ قبض، درد معدہ، ورم طحال اور وجع مفاصل کے لیے بہترین ہے لیکن اس کے استعمال سے قبل یہ پتہ کر لیا جائے کہ درد اخلاط لطیفہ حارہ کی وجہ سے تو نہیں ہے اگر ایسا ہے تو پھر استعمال کا ارادہ ترک کر دیا جائے اور اگر یہ درد اخلاط غلیظہ باردہ کی وجہ سے ہوں تو پھر یہ مفید ہے۔ حنظل کا حقنہ صرع، برسام، گرانئ سر، مالیخولیا، اذیت ناک درد سر، بہرے پن اور ان امراض چشم میں فائدہ کرتا ہے جن کا سبب پرانا غلیظ بارد مادہ ہو اور اگر درد چشم کے ساتھ گرانی سر اور قبض کی بھی شکایت ہو تب اس کا استعمال کیا جائے۔ شبت کا حقنہ استرخاء معدہ، ضعف اشتہا، بدبودار ڈکار اور ورم معدہ میں مفید ہے اور فودنج نہری کا حقنہ ذات الجنب اور امراض مفاصل کی میں مفید ہے۔ اس کا جوشاندہ شہد اور تیل میں ملا کر استعمال کیا جائے۔ شیح کے جوشاندے میں تھوڑا زیرہ ملائیں اور پکائیں پھر اس میں شہد اور روغن زیتون شامل کر کے اس سے حقنہ کریں۔ اس سے ریاح کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔ اور شیح ارمنی کا حقنہ دیدان میں مفید ہے۔ اس کے جوشاندہ میں شہد اور روغن زیتون ملا کر حقنہ کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے بالخصوص اگر دیدان زیریں آنتوں میں ہوں۔ گرم اور قوی درجہ کے حقنے چوں، بوزھوں اور

خشک بدن والوں کو نہ کیے جائیں۔ ان کو ہلکے اور رطب حقنے کیے جائیں۔ نوجوانوں کے حقنے میں تیل کی مقدار زیادہ ہونی چاہیے کیوں کہ ان کے ثفل میں خشکی زیادہ ہوتی ہے اور پھر انہیں ترطیب کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے بوڑھوں کے حقنے میں تیل کم اور شہد زیادہ ہونا چاہیے اور حمی محرقہ کے مریض کو پانی اور روغن گل سے حقنہ کیا جاتا ہے۔ (مؤلف)

تخم کتاں کا حقنہ تیار کر کے اس سے حقنہ کرنا حمی محرقہ میں مفید ہے۔ روغن گل کو حقنہ کرنے سے پہلے پانی میں خوب اچھی طرح ملا لیں تو بہتر ہوتا ہے۔ رہا حقنہ خشخاش تو یہ ذوسطاریا اور شدید سوزش امعاء میں مفید ہے۔ سوزش میں سکون پہنچاتا اور خلفہ کو دور کرتا ہے۔ آنتوں میں ذبول کی علامتیں غالب ہوں تو تخم کتاں کا جوشاندہ مفید ہوتا ہے اور حرارت کے غلبہ میں روغن گل اور پانی کا حقنہ۔ (صاحب افیلاقوس)

حرارت میں مریض کو صرف ماء الخبز سے حقنہ کیا جائے اور سل کے مریض کو حقنہ دوائیں ملا کر دیں۔ رہا افیون تو اس کی حقنے اور شیافات میں شمولیت دردوں میں سکون پہنچاتی ہے۔ خاص طور سے پیچش میں۔
(مؤلف)

جالینوس نے ابیذیمیا میں کہا ہے کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ اسے حمول کے طور پر استعمال کیا گیا تو وہ مر گئے۔ لہذا اگر زیادہ خون کی کثرت ہو تو اس سے حیرانی نہیں ہونی چاہیے لیکن اگر خون کم ہو تو حرارت کی کمی ہو گی کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ بھوسی اور بنفشہ کا جوشاندہ۔ (مؤلف)

مسہل صفراء حقنہ :

بھوسی اور بنفشہ کا جوشاندہ چالیس تولہ، بورق ایک چوتھائی اوقیہ، سقمونیا ایک چوتھائی درہم، اس میں روغن بنفشہ شامل کر کے حقنہ کیا جائے۔ (حنین)

مسہل بلغم حقنہ :

چقندر کا جوشاندہ تقریباً چالیس تولہ، خربق نصف اوقیہ، شحم حنظل ساڑھے چار ماشہ، روغن زیتون اور دھن قرطم ملا کر حسب دستور حقنہ کیا جائے۔

مسہل سوداء حقنہ :

خربق، افیتمون، چقندر، شحم حنظل، بورق، روغن زیتون اور شہد کو جوش دے کر اس سے حقنہ کیا جائے۔ حقنہ کرتے وقت یہ احتیاط لازم ہے کہ جوف میں ہوا نہ داخل ہو اور وہ ایسے کہ ایک ہی بار میں دوا پہنچادی جائے دوبار میں کرنے پر ریاح اندر جاسکتی ہیں۔ حقنہ کے بعد جب سوکھ جائے تو تو شیرج کو باکا گرم

کر دو کیوں کہ یہ عمل حقنہ کی دوا کو باہر نکل آنے سے روکتی ہے اور ذوسطاریا کی صورت میں روئی کو گرم قابض پانی میں بھگو کر اس سے گرمی پہنچائی جائے۔ دوسری صورتوں میں کسی بھی چیز سے گرمی پہونچائی جائے۔
(ابن سرابیون)

درد گردہ اور عرق النساء کے مریض کو اس پوزیشن میں رکھ کر حقنہ کیا جائے کہ وہ اپنی پیٹھ کے بل لیٹا ہوا ہو اور قولنج کے مریض کو اس حالت میں کہ وہ اپنے چاروں ہاتھوں پیروں پر ٹکا ہوا ہو۔ (مؤلف)

سوداوی امراض مثلاً کتے کے کاٹے میں مخرج سودا دوائیں جن کا فتلہ استعمال کیا جا سکتا ہے یہ ہیں خربق سیاہ، شحم حنظل، بورق، سداب جندبید ستر سب کو ہموزن لے کر جھاگ نکالے ہوئے شہد میں ملا کر بنائیں۔
(کتاب مسیح)

قرص کوکب اور شربت خشخاش ایلاؤس میں مفید ثابت ہوتے ہیں۔ (فلیغریوس)

ایلاؤس کے مریض کو شبت کے ساتھ مویز پکا کر چھان کر پلایا جائے۔ یا گرم ابلتے ہوئے پانی میں روٹی ڈال دی جائے اور پھر اس میں سے کھلائی جائے بہت فائدہ کرتی ہے اور یہی گرم گرم روٹی کھلائی جائے اور اسی سے حقنہ بھی کیا جائے اور روغن گل سے حقنہ کرنے سے قبل اس میں خوب اچھی طرح پانی ملا لینا چاہئے۔ حقنہ خشخاش ذوسطاریا اور شدید سوزش امعاء میں نافع ہے۔ سوزش کو سکون پہونچاتا اور خلفہ کو دور کرتا ہے اور خشکی غالب ہونے کی صورت میں تخم کتاں کا جوشاندہ مفید ہوتا ہے اور حرارت کے غالب ہونے کی صورتت میں روغن گل اور پانی کے ذریعہ حقنہ کرنا مفید ہوتا ہے۔ (مداواۃ الاسقام جالینوس)

برگ غار کے پتوں کو تھوڑی کالی مرچ کے ساتھ خوب پیسنے کے بعد شراب کے ہمراہ لینے سے ایلاؤس میں فائدہ ہوتا ہے۔ بابونہ کا استعمال ایلاؤس کے لیے شافی ہے۔ نصف رطل نیم گرم روغن زیتون سے حقنہ کرنا شدید قبض اور ورم کے لیے مفید ہوتا ہے۔ پارہ، کو پیس کر سرمہ کی مانند بنا کر ایلاؤس کے مریض کو استعمال کرایا جائے اور ورم امعاء کی وجہ سے عارض ہونے والے ایلاؤس میں روغن زیتون کو کھلانا اور اسی سے حقنہ بھی کرنا بہت مفید ہوتا ہے۔ روغن ارید ساڑھائی اونس پلانا مرض ایلاؤس میں بہتر ہے۔ کبھی کبھی دیدان سے بھی ایلاؤس کی شکایت ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

ایلاؤس کے مریض کو نقوع صبر کے بعد روغن بید انجیر پلایا جائے اور مکھن اور تھوڑا سا شہد ملا کر چٹایا جائے۔ مرض ایلاؤس میں ریاح بالکل نہیں خارج ہوتی اور شدید متلی کی شکایت موجود ہوتی ہے اور بہت زیادہ ضعف و لاغری محسوس ہوتی ہے اس میں اگر مریض کچھ کھا پی لے تو عوارضات میں مزید شدت آجاتی

ہے اور بدبو دار ڈکاریں آتی ہیں اور کبھی کبھی پاخانہ کی قے ہو جاتی ہے اور چوتھے دن یا ساتویں دن مریض ہلاک ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی بیس دنوں تک بھی زندہ رہ جاتا ہے۔ایسے مریضوں کی رگیں پر ہو کر ابھر آتی ہیں اور ان کی نبض صغیر ہوتی ہے۔(جید التدبیر)

آب برگ خطمی، خیار شنبر، روغن بادام یا ماء الجبن یا آب مکو جس میں خیار شنبر مل چھان لیا گیا ہو، ایلاؤس میں مفید ہے۔ورم امعاء کی علامت یہ ہے کہ پیاس ہو گی اور چھونے پر گرمی کے احساس کے ساتھ پیٹ میں بھاری پن خار ہو گا اور عام جسمانی حرارت بڑھی ہوئی ہو گی۔(التذکرۃ)

ورم امعاء کے باعث عارض ہونے والے ایلاؤس کے علاج کے لیے حقنہ کا ایک نسخہ یہ ہے :۔آب لبلاب، آب برگ خطمی، آب خبازی، آب برگ کنجد، آب برگ نیلوفر، آب بنفشہ، آب چقندر، لعاب اسپغول، روغن بنفشہ اور فلوس خیار شنبر۔ تازہ دودھ یا مکھن اور بطخ کی چربی کے ساتھ حقنہ کیا جائے۔

قرص کوکب اور شربت خشخاش کا استعمال ایلاؤس میں مفید ہوتا ہے۔(فلیغرغورس)

مویز کے ساتھ شبت کو اس قدر پکائیں کہ ہریرہ جیسا بن جائے۔اسے پلانے سے ایلاؤس میں سکون ملتا ہے، اور گرم ابلتے ہوئے پانی میں روٹی پکا کر کھلانا نفع بخش ہے اور لمبی پچکاری کے ذریعہ حقنہ کیا جائے۔ تیل کے حقنہ کے بعد شحم حنظل وغیرہ کے جوشاندے سے حقنہ کیا جائے۔(مداواۃ الاسقام۔ جالینوس)

مریض کی مقعد میں پھونکنی سے پھونک مارنا مفید ہے۔(بقراط)

کدو دانوں کے پرانے مریض کو ایلاؤس کی شکایت ہو تو اس کا سبب کدو دانوں کو ہی سمجھا جائے اور اس کے ازالہ کے لیے ان کو خارج کرنے والی دوائیں استعمال کرائی جائیں اور مریض کی مقعد میں پھونکنی سے پھونک بھری جائے اور اس کے فوراً بعد حقنہ کیا جائے۔(طبری)

گردہ کے مریض کو ہلکے مسہل ادویہ سے اسہال ہو جاتا ہے لیکن قولنج کے مریضوں کو قوی درجہ کی دواؤں کی ضرورت پڑتی ہے۔گردہ کے مریض کو حقنہ کرنا مضر ہوتا ہے جب کہ قولنج کے مریضوں کے لیے مفید۔اس کے ساتھ عسر بول اور ریڑھ کی ہڈی کے درد کی شکایت ہوتی ہے یہ درد آخری درجہ میں محسوس ہوتا ہے اور درد قولنج کا مریض یا تو پیٹ کی صفائی کے بعد یا ریاح خارج ہونے کے بعد ہی افاقہ محسوس کرتا ہے۔

(یہودی)

نفخ شکم کی شکایت میں ساڑھے دس ماشہ کرویا گرم پانی یا قوی درجہ کی خالص نبیذ کے ساتھ استعمال کرائیں۔(التذکرۃ)

شدید نفخ کے لیے حقنہ کا نسخہ :

نانخواہ، شونیز، کرویا، زیرہ، سداب، انجدان، جنگلی سونف، پودینہ، شبت، صعتر سب کو پانی میں پکائیں اور صاف کر کے اس میں سکنجبین، جاوشیر اور جندبید ستر حل کریں اور پھر اس میں روغن مرزنجوش یا روغن سنبل شامل کر کے اس سے حقنہ کریں۔

نفخہ کے لئے عجیب الاثر دوا :

نانخواہ، کالی مرچ، برگ سداب خشک، دار چینی، کندر، لونگ، جندبید ستر، صعتر، سکنجبین، کرویا، زیرہ، شونیز، افتیمون، وج، زرنباد، حب الغار، قسط، ریوند، ان سب دواؤں کو کوٹ پیس کر اس میں سے ساڑھے چار ماشہ لے کر قوی درجہ کی خالص شراب کے ساتھ پلائی۔ شدید نفخ کے لیے، زنجبیل ساڑھے تین ماشہ، کالی مرچ اس کے برابر، تربد پونے دو ماشہ، شکر پونے پانچ ماشہ، لے کر گرم پانی کے ہمراہ استعمال کرائیں۔
(ابو بکر)

مبتلائے قولنج کی دیر تک ہلکی ہلکی مالش کی جائے اور اس کی دونوں پنڈلیوں پر دیر تک تیز مالش کی جائے۔ اس کے پیٹ پر پہلے روغن سداب، کمون اور جندبید ستر مالش کی جائے۔ پھر فربیون اور فلفل کا ضماد کیا جائے یا فربیون اور فلفل کو کسی تیل میں ملا کے اس سے مالش کی جائے۔ (فلیغر غورس)

نسخہ برائے ضماد قوی :

سداب، فودنج، شونیز، زیرہ، میتھی، قرطم، برگ گاؤزباں، ورق الحمام، تخم انگن اور رائی لے کر پکایا جائے اس میں بزور یا لعاب تخم کتاں شامل کر کے اس سے ضماد کیا جائے۔ (ابو بکر)

اساتذہ فن نے اس درد کے علاج کے لیے تکمید اور گرم ضماد کی سفارش کی ہے یہ دونوں طریقے شفا بخش ہیں لیکن اس کو پابندی سے اختیار کرنا ضروری ہے۔ ملحوظ رہے کہ قوی درجہ کی دواؤں اور خاص طور سے مسہل سوداادویہ سے حقنہ کرنا بسا اوقات قولنج کے بعد آنت میں بری طرح سے خراش پیدا کر دیتا ہے اور اگر ضعف معدہ یا قروح امعاء کے بعد قولنج ہو جائے تو اس کا علاج فصد سے کیا جائے اور حقنہ حادہ سے گریز کیا جائے۔ اور اگر زحیر کے بعد ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آنت میں کہیں ورم ہے۔ (روفس)

حنین کی کتاب المعدہ سے افیون اور خبز سے مرکب ضماد برائے نفخ و قولون :

ہینگ، جندبید ستر، ہموزن لے کر روغن زیتون میں سداب پکا لیا جائے۔ پھر سب کو ملا کر حسب دستور

ضماد تیار کر کے استعمال کیا جائے۔(جور جس)

زحیر اور شدید درد میں سکون پہنچانے والا شافہ :

افیون، جندبید ستر، ہموزن لے کر شافہ بنالیا جائے۔(جور جس)

بادام تلخ اور بادام شیریں دونوں قولنج میں مفید ہیں۔(طبری)

جب قولنج کی علامات مل جائیں تو فورا رگ صافن کی فصد کھولی جائے اور خون کئی بار میں نکالا جائے۔ ہم نے جب اس اصول پر عمل کیا تو اجابت نرم ہوئی اور پیشاب کھل کے ہوا۔ ویسے قولنج ریحی کے علاج میں سب سے خاص چیز پچھنے لگوانا ہے اور جب یہ لگے کہ قولنج کی وجہ گرم ورم ہے تو پھر تسکین سے کام نہ لیا جائے ورنہ ایلاؤس ہو سکتا ہے۔ بلکہ کلائی کی رگ کی فصد کئی بار کھولی جائے اور لعاب مزلقہ استعمال کئے جائیں اور اگر احتباس بول کی شکایت ہو تو ورید صافن کی فصد کھولی جائے۔ بعض قسم کے قولنج میں درد شدید ہوتا ہے اور بعض میں اتنا شدید نہیں۔ شدید درد والا قولنج یا تو آنتوں میں چمٹے ہوئے خلط لذاع یا اسی طرح کی کسی دوسری چیز کی وجہ سے ہوتا ہے یا غلیظ ریاح کے بند ہو جانے کی وجہ سے ہوتا ہے اور وہ قولنج جس میں درد شدید نہیں ہوتا اس کی وجہ بارد غلیظ اخلاط ہوتے ہیں۔ ان کے درمیان علامت فارقہ یہ ہے کہ ریحی درد قولنج کے ساتھ تمدد اور ثقل ہوتا ہے۔ خلطی درد قولنج کے ساتھ لذع اور کرب واضطراب ہوتا ہے، گرم چیزیں اذیت پہنچاتی ہیں اور ہلکی ٹھنڈی چیزیں آرام وسکون دیتی ہیں اور کھانا ترک کر دینے سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ لہذا ماء الشعیر اور العسل کے حقنہ سے علاج کیا جائے تاکہ آنتیں اس خلط سے دھل کر صاف ہو جائیں۔ ماء الشعیر اور ماء العسل کے حقنہ سے آنتیں صاف ہو جائیں تو پھر ایسی بہترین غذائیں کھلائی جائیں جو جلد خراب نہ ہوتی ہوں ایسے میں ملطف اور مسخن دواؤں کے استعمال سے پرہیز کیا جائے کیوں کہ یہاں جس چیز کی ضرورت ہے وہ اس خلط حار کا استفراغ یا اس کی تعدیل مزاج ہے۔ ان دونوں میں سے اگر ایک سے بھی فائدہ نہ ہو تو تخذیر کی تدبیر اختیار کی جائے کیوں کہ مخدرات کا استعمال ان حالات میں مفید ہوتا ہے۔ صرف تخذیر ہی نہیں بلکہ تعدیل مزاج کی بھی تدبیر اختیار کریں۔ غلیظ مواد میں مخدرات کا استعمال نہ کیا جائے کیوں کہ شروع میں تو یہ مسکن ثابت ہوتی ہیں لیکن پھر بعد میں اس مواد کو پہلے سے بھی زیادہ غلیظ اور قوی بنا دیتی ہیں اور قوی درجہ کی گرم دواؤں کا استعمال بھی نہ کریں کیوں کہ ایسی دوائیں ان غلیظ مواد سے ریاح کو دوبارہ ہیجان میں لاتی ہیں جس سے تکلیف بڑھ جاتی ہے بلکہ ان غلیظ مواد کو بغیر کسی قوی اسخان کے تقطیع کرنے والی دوائیں استعمال کی جائیں۔ لہسن اور تریاق کا استعمال اگر حرارت نہ ہو تو بہت مفید ثابت ہوتا ہے اور کسی تیل میں بزور پکا کر اس میں جندبید ستر حل کر کے حقنہ کیا جائے تو اس سے بھی ریاح تحلیل ہوتی ہے اور بھیڑیے کا فضلہ قولنج

ورمی کے علاوہ ہر طرح کے قولنج میں مفید ہے۔ لہذا اس کا استعمال ضرور کیا جائے۔ (کتاب علامتہ القولنج)

قولنج کبھی کبھی کچی غذاؤں مثلاً ترش میوؤں کے استعمال سے یا پیٹ میں ٹھنڈک لگ جانے کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہے کیوں کہ اس سے قولون میں نفخ پیدا ہو جاتا ہے اور ڈکار روقے اس کو سکھا دیتی ہے۔ (روفس)

قولنج خلط غلیظ، ریاح، مرار حار، خشک براز اور ورم امعاء کی وجہ سے ہوتا ہے۔ خشک براز کی وجہ سے ہونے والے قولنج میں ایسا درد ہوتا ہے گویا کوئی تیر اندر کو دھنسا شدید دباؤ ہوا ہے اور قولنج صفراوی میں ناقابل برداشت حد تک پیاس کی شکایت ہوتی ہے۔ بلیون اور کراث کے استعمال سے قولنج میں فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح کنجد، بادام، قرطم، شہد، مصری، چکاوک چڑیوں اور مرغوں کے شوربے، لبلاب، کنوچہ سرخ، چقندر، آب نخود، انجیر، سداب، اور زیرہ میں ان کو خوب کوٹ پیس کر سفوف بنالیا جائے اور جب شدید درد ہو، چبھن اور مروڑ بھی ہو تو روغن بنفشہ کے ساتھ استعمال کرایا جائے اور زیادہ مقدار میں گرم پانی گھونٹ گھونٹ پلایا جائے اور روغن بادام شیریں و تلخ اور مرغی نان کے ساتھ کھانے کو دیں اور اگر پیٹ تن کر طبلی ہو جائے تو نفخ کو دور کرنے والی دوائیں استعمال کرائی جائیں اور تخمیات ملے روغن زیتونی سے حقنہ کیا جائے اور پچھنے لگائے جائیں اور غذا میں کراث، لہسن، اسفیدباج، شبت اور زیرہ استعمال کرایا جائے۔ اگر درد شدید نہ ہو تو سبب مرض غلیظ اور بارد خلط کو تصور کر کے علاج کیا جائے۔ ایسی صورت میں مسہل شربتوں سے دست لائے جائیں چنانچہ ماء الاصول، ایارج فیقرا، اور بید انجیر کا استعمال کیا جائے اور گرم صمغیات سے حقنہ کیا جائے۔ (مجہول)

نسخہ حقنہ مری :

بنفشہ، برگ خطمی، بیخ خطمی، سبوس، ملوخیا کی ٹہنی، برگ کدو، سپستاں، انجیر سفید، بیخ سوسن، روغن بنفشہ، مری۔ غذا کے طور پر مزلق سبزیوں کا پانی ہمراہ روغن بادام ہونا چاہئے اور اس مرض سے چھٹکارا پا جانے کے بعد مغز املتاس، شربت بنفشہ، ماء البقول اور لعابات کا استعمال جاری رکھا جائے خواہ اس میں مشکل ہی کیوں نہ پیش آئے۔

اگر کھانا کھانے کے بعد درد قولنج عارض ہو جائے تو قے کرادی جائے اس سے درد میں افاقہ ہو جاتا ہے اور کھانے میں صرف بزور دیا جائے اور سوائے چقندر اور آب کرنب کے سبزیاں مفید نہیں ہوتیں۔ زیتون سیاہ اس میں مفید ہے۔ ٹھنڈے پانی کا استعمال ٹھیک نہیں ہے۔ شراب ٹھیک ہے اور حب الصوبر کا استعمال بوقت خواب فائدہ مند ہوتا ہے اور حب الصوبر کے مرکبات کا استعمال بھی بوقت خواب مفید ہوتا ہے اور بھنگ کی جڑ لٹکانا مفید ہوتا ہے۔ مرغابی کے احشاء بطن کو بھون کر کھانا مفید ہے۔ اسی طرح چکاوک کو

بھون کر کھانے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ بیماری عروج پر ہو تو قرن الایل محرق ساڑھے چار ماشہ کا استعمال کریں۔ جندبید ستر اور نمک درانی برابر برابر لے کر اس میں سے دو ملعقہ کے برابر یعنی پانچ سے نو ماشہ تک استعمال کرنے سے یہ کاسر ریاح بھی ہے اور سہل بھی۔ بیماری دوبارہ عود کر آنے سے محفوظ رہنے کے لیے اس کا استعمال کیا جائے اور پیٹ و پشت کی مالش کرنب، روغن زیتون اور نطرون سے کی جائے اور پیٹ پر ضماد خردل لگانے سے بیماری دوبارہ نہیں ہوتی اور جڑ سے ختم ہو جاتی ہے۔ ناف سے نیچے داغ لگائے جائیں اور کافی زیادہ دنوں تک اس زخم کو مندمل نہ ہونے دیا جائے تاکہ اس راستے کثیر مقدار میں مواد بہہ جائے۔ ریاضت بھی مفید ہے۔ تخمہ اور کثرت سے شراب پینا مضر ہے اور ایسے مریضوں کے لیے نمکین پانی فائدہ مند ہے اور خربق کا استعمال درد کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے ہے۔ (الاسقام المزمنہ)

قولنج کے لیے سرکہ، سبزی، پنیر اور وہ تمام چیزیں مضر ہیں جو پیٹ کو خشک کر دیتی ہیں اور شیرینی، چکنائی اسفیدباج اور اس جیسی دوسری چیزوں کا مسلسل استعمال فائدہ مند ہے اور ٹھنڈے پانی کا پینا پیٹ کے ہر درد کے لیے مضر ہے۔ پیٹ درد میں دستوں کا لانا مفید ہوتا ہے اس سے درد بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن قروح یا زخموں اور دبیلہ کے دردوں میں اسہال مفید نہیں ہوتا۔ (مجہول)

ایک مریض تھا اس کے بارے میں اندازہ تھا کہ اسے قولنج کی شکایت ہے۔ نطول حقنہ اور ضمادات میں سے کسی بھی اصول علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا تھا بلکہ درد میں اضافہ ہو جاتا تھا۔ ہوا یہ کہ جب اس کو روغن سداب سے حقنہ کیا گیا تو اس کی حالت بگڑ گئی اور جب ایسے حقنہ کا استعمال کیا گیا جس میں جندبید ستر شامل تھا تو اس کا حال اور برا ہو گیا اور جب شہد اور سیاہ مرچ کھلائی گئی تو طبیعت مزید خراب ہو گئی اسی طرح جب اس کو عصارہ میتھی دیا گیا تو بھی حالت خراب ہو گئی۔ پس میں نے اندازہ لگایا کہ ایسا اس وجہ سے ہو رہا ہے کہ اس کی آنتوں میں ٹیس پیدا کرنے والے مواد موجود ہیں جو آنتوں کی جرم سے چپکے ہوئے ہیں جو نیچے اور اوپر سے پہنچنے والی ہر چیز کو فاسد کر دیتے ہیں۔ لہٰذا میں نے اس کو دیر تک خراب نہ ہونے والا کھانا کھانے کی ہدایت کی۔ جس سے میں نے دیکھا کہ اس کا درد کم ہو گیا چنانچہ میں سمجھ گیا کہ اسے اس ردی خلط کے تنقیہ کی ضرورت ہے اور ایارج فیقرا ءوہ بہترین دوا ہے جو اس قسم کے اخلاط و مواد کا تنقیہ کر سکتی ہے لیکن میں ایک دم سے اس کے تنقیہ کی طرف نہیں بڑھا کیوں کہ مریض شدت درد اور درد کے زیادہ دنوں تک رہنے کی وجہ سے ٹوٹ چکا تھا اور کمزور ہو گیا تھا اس لیے میں نے تھوڑا تھوڑا کر کے تنقیہ کیا اور ہر دو استفراغ کے درمیان کچھ دنوں کا مناسب وقفہ رکھا تو اسے شفا ہو گئی۔ اس لیے جب بالکل درست تشخیص ہو جائے تب علاج شروع کیا جائے۔ (تسکین الاوجاع)

الحمدللہ قولنج کی بحث تمام ہوئی

☆☆☆☆☆☆

آٹھواں حصہ ختم ہوا۔ اس کے بعد انشاء اللہ نواں حصہ رحم کے زخموں، نزف سیلان، سرطان، رجاء، ورم رحم، آکلہ رحم اور اس کا ابھار، فتق الرحم، بواسیر اور شفاق الرحم کے بیان پر مشتمل ہوگا۔

KITAB AL-HAWI

VOLUME VIII

(URDU TRANSLATION)

ABU BAKR MUHAMMAD
BIN ZAKARIA AL-RAZI
(865-925 A.D.)

CENTRAL COUNCIL FOR RESEARCH IN UNANI MEDICINE
(Deptt. of I.S.M. & H.)
Ministry of Health & Family Welfare, Govt. of India
New Delhi